e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

مستقبل کی جنگی چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے فوج میں تبدیلی ضروری: جنرل سیٹھی

نئی دہلی (ایوان آئی) فوج کے سربراہ جنرل اوپیندر دویدی سیٹھی نے کہا ہے کہ مستقبل کے جنگی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے فوج کو جدید ٹیکنالوجی، اختراع، تیزی سے بدلتے حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے اور تینوں افواج کے درمیان بہتر تال میل پر توجہ دینی ہوگی۔ انہوں نے واضح کیا کہ فوج میں تبدیلی صرف جدید ہتھیاروں اور تکنیکی اصلاحات تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں فوجی جوان کو مرکز میں رکھنا بھی ضروری ہے۔ جنرل سیٹھی نے بدھ کے روز یہاں مانک شا سینٹر میں منعقدہ میکنائزڈ فورسز سمپوزیم 2026 میں برصغیر میں مستقبل کی جنگ کے موضوع پر اپنے خطاب میں یہ بات کہی۔ دو روزہ کانفرنس کا انعقاد ڈیفنس ایڈوانسڈ ریسرچ اسٹڈیز انسٹی ٹیوٹ نے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف میکنائزڈ فورسز کے تعاون سے کیا ہے۔ فوج کے سربراہ نے مستقبل کی جنگ کے لیے انضمام کو ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے تینوں افواج اور مختلف جنگی ماحذوں کے درمیان بلا رکاوٹ تال میل پر زور دیا۔

گواہاٹی: کولکاتہ-سیرانگ ایکسپریس کے انجن سمیت 7 ڈبے پٹری سے اترے، کئی مسافر زخمی!

گواہاٹی (ایجنسی) آسام میں گواہاٹی کے قریب بدھ (11 نومبر) کی صبح ایک خوفناک ریل حادثہ پیش آیا۔ کولکاتہ-سیرانگ ایکسپریس کے انجن سمیت 7 ڈبے پٹری سے اتر گئے۔ حادثے کے بعد مسافروں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ہندی نیوز پورٹل ذی 9 بھارت رشمی پر شائع خبر کے مطابق کئی مسافروں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ریلوے انتظامیہ اور امدادی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ زخمیوں کو باہر نکالنے اور متاثرہ مسافروں کی مدد کے لیے ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ سی پی آر او گوہلپل کشور شرما نے بتایا کہ حادثہ صبح 6 بج کر 54 منٹ پر پیش آیا۔ حادثے کے بعد امدادی کاموں میں تیزی لانے کے لیے ایک ریلیف ٹرین بھی جائے حادثہ پر بھیجی جا رہی ہے۔ ناتھ ایسٹ فرنٹیئر ریلوے کے سینئر افسران موقع پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لے رہے ہیں۔ یہ حادثہ گواہاٹی کے نگاہ علاقے میں پیش آیا۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۶) شمارہ نمبر (۴۶) لکھنؤ، بروز جمعرات ۱۲-نومبر ۲۰۲۶ء مطابق یکم/جمادی الثانی-۱۴۴۸ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 46 Thursday , November 12 2026 Pages -8

مرکزی کابینہ کے اہم فیصلے

ربیع کی فصلوں کیلئے کھاد پر 62 ہزار کروڑ روپے کی سبسڈی منظور

کسانوں کو عالمی نرخوں پر پڑی اے پی اینڈ پوٹاش دستیاب ہوگی، ایکوالائن میٹرو میں توسیع ہوگی، حکومت نے اسٹیٹ اپ انڈیا اسکیم کو 2031 تک جاری رکھنے کی منظوری دی



نئی دہلی (دیوان آئی) مرکزی کابینہ نے بدھ کے روز ربیع سیزن 2026-27 (یکم اکتوبر 2026 سے 31 مارچ 2027 تک) کے لیے فاسفیٹک اور پوٹاشک کھادوں پر تقریباً 62 ہزار کروڑ روپے کی سبسڈی دینے کی تجویز کو منظوری دے دی۔ مرکزی وزیر اشوانی ویشنو نے اس فیصلے کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ اس ربیع سیزن میں حکومت کھادوں پر سبسڈی کے لیے تقریباً 62,370 کروڑ روپے خرچ کرے گی۔ یہ رقم گزشتہ سال کے ربیع سیزن میں خرچ کیے گئے 37,952 کروڑ روپے کے مقابلے تقریباً 24,417 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ سبسڈی کے پیچھے مرکز کا مقصد کسانوں کو عالمی سطح پر قیمتوں میں اتار چڑھاؤ سے محفوظ رکھنا اور انہیں مناسب اور سستے نرخوں پر کھاد کی دستیابی یقینی بنانا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں ہونے والی کابینہ کی میٹنگ میں اس فیصلے کی تجویز کو منظوری دی گئی۔ میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات اشوانی ویشنو نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ کابینہ کے اس فیصلے کے تحت نیوٹرینٹ اسکیم- 51 گریڈ نیوٹرینٹ اسکیم-04 تک 8,449 کلومیٹر طویل نیا میٹرو کوریڈور تعمیر کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ چار بریں میں مکمل کیا جائے گا۔ اس روٹ پر پانچ انٹیو ایڈ اسٹیشن ہوں گے۔ کوریڈور شروع ہونے کے بعد نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ میں فعال نیٹ ورک کی مجموعی لمبائی بڑھ کر 78.817 کلومیٹر ہو جائے گی۔ مسٹر مودی نے بعد میں سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ جیسے جیسے نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ اترقی کر رہے ہیں، لوگوں کا روزانہ کا سفر طویل کیوں ہو؟ انہوں نے کہا کہ نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ کے لوگوں کے لیے اچھی خبر ہے کہ کابینہ نے ایکوالائن میٹرو کی توسیع کو منظوری دے دی ہے۔ اس سے دفاتر، اسکولوں، اسپتالوں اور تجارتی مراکز تک رسائی آسان ہوگی، ٹریفک کا دباؤ کم ہوگا اور سفر میں لگنے والا وقت بھی گھٹے گا۔ مسٹر ویشنو نے کہا کہ اس توسیع کے ذریعے نیوٹرینٹ کے متعدد تجارتی، رہائشی، تعلیمی اور صحت مراکز کو میٹرو نیٹ ورک سے جوڑنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی نیوٹرینٹ اسکیم-61 پر بلیو لائن میٹرو کے ساتھ انٹرچینج کی سہولت بھی دستیاب ہوگی۔ گجوزہ کوریڈور سے گورسٹی مان، ائیج ایبل ایس مان، بلیو سفائر مال اور گرین نیوٹرینٹ اسکیم- 04 کے تجارتی علاقے کو بہتر رابطہ حاصل ہوگا۔ ان کے علاوہ نیوٹرینٹ اسکیم-51 میں واقع آئی کے ای اے اسکیم-73 اسٹیشن ہوں گے۔ کوریڈور شروع ہونے کے بعد نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ میں فعال نیٹ ورک کی مجموعی لمبائی بڑھ کر 78.817 کلومیٹر ہو جائے گی۔ مسٹر مودی نے بعد میں سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ جیسے جیسے نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ ترقی کر رہے ہیں، لوگوں کا روزانہ کا سفر طویل کیوں ہو؟ انہوں نے کہا کہ نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ کے لوگوں کے لیے اچھی خبر ہے کہ کابینہ نے ایکوالائن میٹرو کی توسیع کو منظوری دے دی ہے۔ اس سے دفاتر، اسکولوں، اسپتالوں اور تجارتی مراکز تک رسائی آسان ہوگی، ٹریفک کا دباؤ کم ہوگا اور سفر میں لگنے والا وقت بھی گھٹے گا۔ مسٹر ویشنو نے کہا کہ اس توسیع کے ذریعے نیوٹرینٹ کے متعدد تجارتی، رہائشی، تعلیمی اور صحت مراکز کو میٹرو نیٹ ورک سے جوڑنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی نیوٹرینٹ اسکیم-61 پر بلیو لائن میٹرو کے ساتھ انٹرچینج کی سہولت بھی دستیاب ہوگی۔ گجوزہ کوریڈور سے گورسٹی مان، ائیج ایبل ایس مان، بلیو سفائر مال اور گرین نیوٹرینٹ اسکیم- 04 کے تجارتی علاقے کو بہتر رابطہ حاصل ہوگا۔ ان کے علاوہ نیوٹرینٹ اسکیم-51 میں واقع آئی کے ای اے اسکیم-73 کے بیشتر ہوں گے۔ کوریڈور شروع ہونے کے بعد نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ میں فعال نیٹ ورک کی مجموعی لمبائی بڑھ کر 78.817 کلومیٹر ہو جائے گی۔ مسٹر مودی نے بعد میں سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ جیسے جیسے نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ ترقی کر رہے ہیں، لوگوں کا روزانہ کا سفر طویل کیوں ہو؟ انہوں نے کہا کہ نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ کے لوگوں کے لیے اچھی خبر ہے کہ کابینہ نے ایکوالائن میٹرو کی توسیع کو منظوری دے دی ہے۔ اس سے دفاتر، اسکولوں، اسپتالوں اور تجارتی مراکز تک رسائی آسان ہوگی، ٹریفک کا دباؤ کم ہوگا اور سفر میں لگنے والا وقت بھی گھٹے گا۔ مسٹر ویشنو نے کہا کہ اس توسیع کے ذریعے نیوٹرینٹ کے متعدد تجارتی، رہائشی، تعلیمی اور صحت مراکز کو میٹرو نیٹ ورک سے جوڑنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی نیوٹرینٹ اسکیم-61 پر بلیو لائن میٹرو کے ساتھ انٹرچینج کی سہولت بھی دستیاب ہوگی۔ گجوزہ کوریڈور سے گورسٹی مان، ائیج ایبل ایس مان، بلیو سفائر مال اور گرین نیوٹرینٹ اسکیم- 04 کے تجارتی علاقے کو بہتر رابطہ حاصل ہوگا۔ ان کے علاوہ نیوٹرینٹ اسکیم-51 میں واقع آئی کے ای اے اسکیم-73

وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں بدھ کے روز یہاں منعقدہ مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں اس سلسلے کی تجویز کو منظوری دی گئی۔ میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات اشوانی ویشنو نے پریس بریفنگ میں بتایا کہ کابینہ کے اس فیصلے کے تحت نیوٹرینٹ اسکیم- 51 گریڈ نیوٹرینٹ اسکیم-04 تک 8,449 کلومیٹر طویل نیا میٹرو کوریڈور تعمیر کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ چار بریں میں مکمل کیا جائے گا۔ اس روٹ پر پانچ انٹیو ایڈ اسٹیشن ہوں گے۔ کوریڈور شروع ہونے کے بعد نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ میں فعال نیٹ ورک کی مجموعی لمبائی بڑھ کر 78.817 کلومیٹر ہو جائے گی۔ مسٹر مودی نے بعد میں سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ جیسے جیسے نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ ترقی کر رہے ہیں، لوگوں کا روزانہ کا سفر طویل کیوں ہو؟ انہوں نے کہا کہ نیوٹرینٹ اور گرین نیوٹرینٹ کے لوگوں کے لیے اچھی خبر ہے کہ کابینہ نے ایکوالائن میٹرو کی توسیع کو منظوری دے دی ہے۔ اس سے دفاتر، اسکولوں، اسپتالوں اور تجارتی مراکز تک رسائی آسان ہوگی، ٹریفک کا دباؤ کم ہوگا اور سفر میں لگنے والا وقت بھی گھٹے گا۔ مسٹر ویشنو نے کہا کہ اس توسیع کے ذریعے نیوٹرینٹ کے متعدد تجارتی، رہائشی، تعلیمی اور صحت مراکز کو میٹرو نیٹ ورک سے جوڑنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی نیوٹرینٹ اسکیم-61 پر بلیو لائن میٹرو کے ساتھ انٹرچینج کی سہولت بھی دستیاب ہوگی۔ گجوزہ کوریڈور سے گورسٹی مان، ائیج ایبل ایس مان، بلیو سفائر مال اور گرین نیوٹرینٹ اسکیم- 04 کے تجارتی علاقے کو بہتر رابطہ حاصل ہوگا۔ ان کے علاوہ نیوٹرینٹ اسکیم-51 میں واقع آئی کے ای اے اسکیم-73

جموں وکشمیر کے کولگام میں سی آر پی ایف کیمپ پر حملہ، 3 جوان زخمی

سری نگر۔ (ایجنسی) جموں وکشمیر کے کولگام ضلع میں بدھ کی دوپہر موٹر سائیکل سوار نامعلوم حملہ آوروں نے سی آر پی ایف کے آگھرن کیمپ میں ناکہ ڈیوٹی پر تعینات جوانوں پر فائرنگ کر دی، جس میں تین جوان زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو انت ناگ کے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دہشت گردانہ حملے کی سی سی ٹی وی فوٹیج سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ اس میں حملہ آوروں کو 15 سیکنڈ کے اندر تقریباً 30 راؤنڈ فائرنگ کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ واقعہ دوپہر تقریباً 2 بج کر 15 منٹ پر پیش آیا۔ زخمی جوانوں کی شناخت ہیڈ کانسٹیبل سوم ویر اور کانسٹیبل ستا نو اور ایشن داس کے طور پر ہوئی ہے۔ تینوں سی آر پی ایف کی 46 ویں بٹالین میں تعینات ہیں۔ فائرنگ کے دوران ایک جوان کی ٹانگ، دوسرے کے ہاتھ اور تیسرے کی پیٹھ میں گولی لگی ہے۔ حملے کے بعد موٹر سائیکل سوار حملہ آور موقع سے فرار ہو گئے۔ واقعے کے فوراً بعد سیکیورٹی فورسز نے علاقے میں تلاشی مہم شروع کر دی ہے۔

حملے کے سلسلے میں وزارت داخلہ میں اعلیٰ سطحی میٹنگ جاری ہے، جس میں سی آر پی ایف کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) افسران کو ضروری معلومات فراہم کر رہے ہیں۔

مدرڈیری نے دودھ کی قیمتوں میں 4 روپے فی لیٹر کا کیا اضافہ، 6 ماہ میں دوسری بار بڑھی قیمت



نئی دہلی۔ (ایجنسی) مدرڈیری نے دہلی این سی آر میں دودھ کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ ڈیری کمپنی نے خام مال اور دیگر ضروری اشیاء کی لاگت بڑھنے کے سبب یہ اضافہ کیا ہے۔ مدر ڈیری نے دودھ کی قیمتوں میں 2 سے 4 روپے فی لیٹر کا اضافہ کیا۔ دودھ کی اضافہ شدہ قیمتیں جمعرات سے نافذ ہو جائیں گی۔ مدرڈیری دہلی این سی آر میں دودھ کی سب سے بڑی سپلائر کمپنی ہے، اور اس نے صرف 6 ماہ کے اندر دوسری بار دودھ کی قیمتیں بڑھائی ہیں۔ اس سے قبل 14 مئی 2026 کو قیمتوں میں اضافہ کیا گیا تھا۔ اپریل 2025 میں بھی قیمتوں میں تبدیلی کی گئی تھی۔ مدرڈیری دہلی این سی آر میں (کھلے یا پیکٹ والے) کی قیمتوں میں 2 سے 4 روپے فی لیٹر تک اضافہ کیا ہے، جو 12 نومبر سے نافذ العمل ہے۔ اس اضافے کے بعد مدر ڈیری کا فل کریم دودھ 76 روپے اور ٹونڈ دودھ 62 روپے فی لیٹر دستیاب ہوگا۔ اس طرح ڈبل ٹونڈ دودھ کی قیمت 54 روپے سے بڑھ کر 56 روپے فی لیٹر ہو گئی ہے۔ گائے کے دودھ کی قیمت 62 روپے سے بڑھ کر 65 روپے فی لیٹر ہو گئی ہے۔ اس سے ان ٹونڈ دودھ (بلک وینڈر/آؤٹ دودھ) کی قیمت 58 روپے سے بڑھ کر 60 روپے فی لیٹر کر دی گئی ہے۔ پی ٹی آئی کے مطابق کسانوں سے دودھ خریدنے کی لاگت کے بیشتر حصے کو پورا کرنے کے لیے 4,111 کروڑ روپے کے کریڈٹ گارنٹی فنڈ کو بھی منظوری دی ہے۔

عوام نے 2027 میں ایس پی کی حکومت بنانے کا ارادہ کر لیا ہے: اکھلیش



لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ اتر پردیش کے کسان، نوجوان، مزدور اور تاجر بدلاؤ چاہتے ہیں۔ عوام نے 2027 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بنانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ ریاست کے لوگ تیار ہیں اور ایس پی کا خاتمہ ہونے ہی والا ہے۔ یہ بات سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے پارٹی کارکنوں سے کہا کہ انہیں انتخابی جنگ لڑنی ہے۔ انہوں نے تمام کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنے بوتھ اور وارڈ سطح کی نگرانی کریں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی بے ایمانی اور دھاندلی سے الیکشن جیتتی ہے۔ انتخابی شیڈیسٹ ریویژن (SIR) کے دوران، بی جے پی نے گزشتہ پیدا کرنے کی کوشش کی، لیکن ایس پی کارکنوں اور پی ڈی اے کے بیشتر لوگوں کے ناموں کو حذف کرنے کی کوشش کی۔ وہ اس کی مخالفت میں لوگوں کے ووٹوں کو بچایا۔ انہوں نے قوتمند اور کارکنوں سے ووٹروں کے ناموں کی حفاظت اور بوتھوں کو مضبوط کرنے کی اپیل کی۔ وہ ڈرامہ کرنے والے کئی واقعات بھی سامنے آرہے ہیں۔ شرو پوار کی ممبئی رہائش گاہ (سلور اوک) پر ان دنوں ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ حال ہی میں جینت پاٹل اور امول کولے نے شرد پوار سے ایک گھنٹے تک ملاقات کی اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ دوسری جانب بھتیجے بھجبل اور ان کے اہل خانہ نے بھی شرد پوار سے ملاقات کی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ شرد پوار پارٹی الیکشن ممبئی میں اپنی رہائش گاہ پر آرام کر رہے ہیں۔ کچھ دن قبل انہیں اسپتال میں ڈسچارج کیا گیا تھا۔ ان کو ہینے میں انفیکشن کی وجہ سے اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔

'اجیت پوار کی این سی پی کے 20 سے 22 اراکین اسمبلی پارٹی چھوڑنے کی تیاری کر رہے ہیں!' سنجے راؤت کا دعویٰ



ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر میں گزشتہ کافی وقت سے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے دونوں گروپ کے انضمام کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ اس دوران شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما اور راجیہ سبھا رکن سنجے راوت نے بڑا دعویٰ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اجیت پوار کی این سی پی کے 20 سے 22 اراکین اسمبلی پارٹی چھوڑ کر شرد پوار کی قیادت والی این سی پی میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ان کے اس دعوے سے مہاراشٹر کی سیاست میں ہلچل مچ گئی ہے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سنجے راوت نے دونوں این سی پی گروپ کے انضمام کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ "اجیت پوار جیسا کوئی رہنما نہیں ہے۔ مجھے انضمام کے بارے میں کچھ نہیں معلوم لیکن این سی پی کے اجیت پوار کے 20 سے 22 اراکین اسمبلی پارٹی چھوڑنے کی تیاری کر رہے ہیں اور یہ اراکین اسمبلی این سی پی کے بانی شرد پوار سے ملاقات کر رہے ہیں"۔ سنجے راوت نے کہا کہ اجیت پوار کی قیادت باقی نہیں رہی ہے۔ ایک طرح سے ان غداری کرنی پڑ رہی ہے اور اپنا وقار داؤ پر لگانا پڑ رہا ہے۔ ایسے وقت میں یا تو وہ اپنے گھر (پارٹی میں) واپس لوٹ آئیں گے، جسے انضمام نہیں کہتے یا پھر وہ انتخابات سے قبل دیگر پارٹیوں میں شامل ہو جائیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ امت شاہ کی یہ پارٹی ایک بار پھر ٹوٹنے کی ہے۔ ان کے مطابق ستیہ اپوار کی پارٹی امت شاہ کی ہے۔ سنجے راوت کے مذکورہ دعوے کی تائید کرنے والے کئی واقعات بھی سامنے آ رہے ہیں۔ شرد پوار کی ممبئی رہائش گاہ (سلور اوک) پر ان دنوں ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ حال ہی میں جینت پاٹل اور امول کولے نے شرد پوار سے ایک گھنٹے تک ملاقات کی اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ دوسری جانب بھتیجے بھجبل اور ان کے اہل خانہ نے بھی شرد پوار سے ملاقات کی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ شرد پوار پارٹی الیکشن ممبئی میں اپنی رہائش گاہ پر آرام کر رہے ہیں۔ کچھ دن قبل انہیں اسپتال میں ڈسچارج کیا گیا تھا۔ ان کو ہینے میں انفیکشن کی وجہ سے اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔

یوپی میں 1,057 پولیس اہلکاروں کو بڑی راحت

لکھنؤ: اتر پردیش حکومت نے محکمہ پولیس میں سب انسپکٹر کے عہدے پر منتخب ہونے والے 2025 بیچ کے 1,057 امیدواروں کو بڑی راحت دی ہے۔ وزیر داخلی یوگی آدتیہ ناتھ نے امتحان کے ذریعے سب انسپکٹر بننے والے 1,030 کانسٹیبلوں اور 27 کمپیوٹر پریٹر سمیت مجموعی طور پر 1,057 پولیس اہلکاروں سے 8-8 لاکھ روپے کے بانڈ کی رقم وصول کرنے کا فیصلہ واپس لے لیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مجموعی طور پر 84.56 کروڑ روپے کی وصولی معاف کرنے کی تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ یہ تجویز یوپی پی ڈبلیو ڈی کی جانب سے حکومت کو بھیجی گئی تھی۔ دراصل، سب انسپکٹر کے عہدے پر انتخاب کے بعد تربیت کے دوران ہر امیدوار سے 8 لاکھ روپے کا بانڈ بھروایا گیا تھا۔

راجیو گاندھی کے قتل کا اندیشہ پہلے ہی ہو گیا تھا

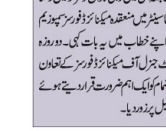


نئی دہلی: کانگریس کی سابق صدر سونیا گاندھی نے اپنی کتاب 'بلانگنگ: اے جرنی آف لو' میں انکشاف کیا ہے کہ راہل گاندھی کو اپنے والد اور سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کے قتل کا اندیشہ پہلے ہی ہو گیا تھا۔ مارچ 1991 میں امریکہ واپس جانے سے قبل راہل نے کہا تھا کہ اگر ان کے والد کی سیکورٹی میں اضافہ نہیں کیا گیا تو انہیں جلد ہی ان کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے گھر آنا پڑ سکتا ہے۔ سونیا گاندھی کے مطابق، اس وقت راجیو گاندھی کی جان کو خطرہ مسلسل بڑھ رہا تھا لیکن ان کی حفاظت کے انتظامات کمزور کر دیے گئے تھے۔ وزیر اعظم کا عہدہ چھوڑنے کے بعد بھی ان کی جان کو لاحق خطرات کم نہیں ہوئے تھے، اس کے باوجود انہیں پہلے جیسی سیکورٹی فراہم نہیں کی جا رہی تھی۔ ان واقعے کے محض دو ماہ بعد، 21 مئی 1991 کو سری پیرمبدور میں ایک انتخابی جلسے کے دوران خودکش بم حملے میں موت ہو گئی تھی۔ سونیا گاندھی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مارچ 1991 میں ایسٹری تعطیلات کے دوران راہل امریکہ سے گھر آئے تھے۔ اس وقت وہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے امریکہ میں مقیم تھے۔ انہوں نے اپنے والد کے ساتھ بہار کے دورے پر جانے کی ضد کی۔ اس دورے کے دوران راہل نے جو کچھ دیکھا، اس سے وہ حیران رہ گئے۔ راجیو گاندھی جس طرح غریب سے ملتے تھے، اس پر جذب اختلاف کی بتاعت کے کارکنوں نے پتھر اور اینٹیں برسائیں۔ سونیا کے مطابق، یہ سب کچھ مقامی پولیس کی موجودگی میں ہو رہا تھا، لیکن پولیس اپنے پسندیدہ تنظیمیں سامنے آ چکی تھیں، جس کے نشانے پر راجیو گاندھی سب سے اہم شخصیت تھے۔ حکام بھی ان خطرات سے بخوبی واقف تھے۔ سونیا کے مطابق، دسمبر 1990 میں ہونے والی ایک کمیٹی کی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ راجیو گاندھی کو اور ہم کی جانے والی اسپیشل پروٹیکشن گروپ (ایس پی جی) کی سیکورٹی برقرار رکھی جائے گی۔ اس میں تبدیلی اسی وقت کی جائے گی جب خطرات کا نئے سرے سے جائزہ لینے کے بعد اس کی ضرورت محسوس ہو۔ لیکن وی پی سنگھ حکومت نے اگلے ہی مہینے اس پی جی کی سیکورٹی واپس لے لی۔ راجیو گاندھی کی قریبی حفاظت کے لیے خصوصی تربیت یافتہ سیکورٹی اہلکاروں کی جگہ مقامی پولیس کو تعینات کر دیا گیا۔ سونیا گاندھی لکھتی ہیں کہ کانگریس پارٹی نے وی پی سنگھ اور چندر شیکھر، دونوں وزرائے اعظم سے راجیو گاندھی کی سیکورٹی بڑھانے کا مطالبہ کیا تھا، لیکن ان مطالبات کو نظر انداز کر دیا گیا۔

بلانگنگ: اے جرنی آف لو میں راجیو گاندھی کی سیکورٹی میں کوتاہی پر سونیا کا انکشاف، وی پی سنگھ حکومت پر بھی سوال

وزیر اعظم راجیو گاندھی کی قتل ناڈو کے سری پیرمبدور میں ایک انتخابی جلسے کے دوران خودکش بم حملے میں موت ہو گئی تھی۔ سونیا گاندھی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مارچ 1991 میں ایسٹری تعطیلات کے دوران راہل امریکہ سے گھر آئے تھے۔ اس وقت وہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے امریکہ میں مقیم تھے۔ انہوں نے اپنے والد کے ساتھ بہار کے دورے پر جانے کی ضد کی۔ اس دورے کے دوران راہل نے جو کچھ دیکھا، اس سے وہ حیران رہ گئے۔ راجیو گاندھی جس طرح غریب سے ملتے تھے، اس پر جذب اختلاف کی بتاعت کے کارکنوں نے پتھر اور اینٹیں برسائیں۔ سونیا کے مطابق، یہ سب کچھ مقامی پولیس کی موجودگی میں ہو رہا تھا، لیکن پولیس اپنے پسندیدہ تنظیمیں سامنے آ چکی تھیں، جس کے نشانے پر راجیو گاندھی سب سے اہم شخصیت تھے۔

'دادا کی جائیداد میں والد کو ملنے والے حصے پر پوتے کا پیدائشی حق نہیں'، سپریم کورٹ کا اہم فیصلہ



نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے وراثت کے حوالے سے ایک اہم فیصلہ سنایا ہے۔ دادا کی جائیداد میں والد کو ملنے والے حصے پر پوتا پیدائشی طور پر اپنا حق نہیں جتا سکتا۔ سپریم کورٹ نے اپنے اہم فیصلے میں وضاحت کی ہے کہ ہندو سکسیشن ایکٹ 1956 کی دفعہ 8 کے تحت دادا کی جائیداد کی تقسیم کے بعد والد کو ملنے والا حصہ ان کی ذاتی جائیداد بن جاتا ہے۔ ایسی صورت میں والد کے زندہ رہنے تک پوتے کا اس جائیداد پر کوئی پیدائشی حق نہیں ہوتا۔ جسٹس آر مہادیون اور جسٹس سنیتا اگروال پر مشتمل بنچ نے ٹمل ناڈو کے بے اولاد ریٹائرڈ پولیس اہلکار کمار مقدمے میں یہ فیصلہ سنایا۔ عدالت نے کہا کہ اگر دادا کی موت وصیت کے بغیر ہو جاتی ہے اور ان کی جائیداد کی تقسیم وارثوں کے درمیان ہوتی ہے تو والد کو ملنے والا حصہ مشترکہ خاندان کی جائیداد نہیں رہتا۔ والد آزادانہ طور پر اس جائیداد کا مالک ہے، خاندان کے محافظ کے طور پر نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والد کو اپنی جائیداد فروخت کرنے، عطیہ کرنے یا کسی دوسرے شخص کو منتقل کرنے کا مکمل اختیار حاصل ہے۔ ان کا بیٹا والد کی زندگی میں ہندو اس فروخت پر روک لگا سکتا ہے اور نہ ہی جائیداد میں نصف حصے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ ہندو سکسیشن ایکٹ، 1956 کی دفعہ 8 کے تحت درجہ اول کے وارثوں میں بیوی، بیٹا اور بیٹی شامل ہیں۔ جب دادا کی موت ہوتی ہے اور جائیداد ان وارثوں کے درمیان تقسیم ہوتی ہے تو والد کو ملنے والا حصہ ان کی ذاتی جائیداد تصور کیا جاتا ہے۔ والد کے زندہ رہنے تک ان کا بیٹا، یعنی پوتا، دادا کی جائیداد کا براہ راست وارث نہیں بنا جاتا۔ حالانکہ اگر والد کی موت دادا سے پہلے ہو جاتی ہے، تو پوتا اپنے مرحوم والد کے حصے کا درجہ اول کا براہ راست وارث بن سکتا ہے۔ یہ معاملہ چنئی میں واقع 1811 مرلع فٹ زمین سے متعلق تھا۔ یہ زمین درخواست گزار مرحوم راجیش کے دادا کی تھی۔ 1994 میں دادا کی تقسیم جائیداد کے تحت یہ زمین راجیش کے والد کے حصے میں آئی تھی۔ اس کے بعد 1997 میں ان کے والد نے یہ زمین فروخت کر دی۔ اس وقت تنازعہ اٹھا جب راجیش نے اپنی والدہ کے ذریعے عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ یہ آبائی جائیداد ہے اور پیدائش کے ساتھ ہی اس میں ان کا آدھا حصہ بنتا ہے۔ لوئر ٹمل ناڈو کورٹ اور مدراس ہائی کورٹ نے راجیش کے دعوے کو مسترد کر دیا تھا۔

5 Majalis
Basilsila-e-Shahadat Shahzadi Fatima Zahra (s.a.)
Date: 11th November to 15th November 2026 Time: 8:00 P.M.
Venue: Husainia Quaima Khatoon, Sajjad Bagh Colony, Lucknow
2
Date: 12th November 2026
Thursday
Khitabat: Maulana
S. Taqi Raza
Saheb Qibla
Majlis Se Qabl 2 Muntakhab Shayer Apna Kalaam Bargah-e-Masoomeen a.s. Mein Pesh Kareinge
Baad-e-Majlis Anjuman Sajjadia, Sajjad Bagh Colony
Bargah-e-Shahzadi Fatima Zahra s.a. Mein Pursa Pesh Karegi
Tamam Momeneen Se Waqt Ki Pabandi Ke Sath Shirkat Ki Guzarish Hai
Minjanib: Dr. Asad Abbas, Dr. Saif Abbas, Murtuza Abbas
LIVE ON GRAFX AGENCY YouTube Channel

بتاریخ 11 سے 17 نومبر 2026
بمقام مسجد حضرت ولی العصرؑ مفتی گنج چوراہا لکھنؤ
مجالسِ عزا
فاطمۃ الزہراؑ شہادت بسلسلۂ زینب الکبریٰؑ
مسجد حضرت ولی العصر مفتی گنج چوراہا لکھنؤ
مجالس سے خطاب
۱۱ نومبر (بدھ) مولانا سید کلب جواد صاحب قبلہ
۱۲ نومبر (جمعرات) مولانا سید محمد علی صاحب قبلہ
۱۳ نومبر (جمعہ) مولانا سید تقی رضا صاحب قبلہ
یوم شہادت جناب سیدہ ۳ نومبر (منگل) مولانا سید کلب جواد صاحب قبلہ
یوم شہادت جناب زینب ۱۴ نومبر (ہفتہ) مولانا سید کلب جواد صاحب قبلہ
یوم شہادت جناب سکینہؑ ۱۵ نومبر (اتوار) مولانا سید کلب جواد صاحب قبلہ
یوم شہادت جناب رقیہؑ ۱۶ نومبر (پیر) مولانا سید کلب جواد صاحب قبلہ
یوم شہادت جناب ام کلثومؑ ۱۷ نومبر (منگل) مولانا سید کلب جواد صاحب قبلہ
LIVE ON
منجانب کمیٹی مسجد حضرت ولی العصرؑ و مومنین مفتی گنج
منجانب: کمیٹی مسجد حضرت ولی العصرؑ و مومنین مفتی گنج
منظم: سید محسن اقبال
مرتب: محمد رضوان (9336960781)

ایران کا جوہری معلومات پر امریکی انعامی پیشکش کے خلاف احتجاج

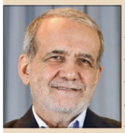
عراقچی کا اقوام متحدہ اور آئی اے ای اے سے مذمت کا مطالبہ



تہران، 11 نومبر (یو این آئی) ایران نے اقوام متحدہ اور بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) سے کہا ہے کہ اس کے جوہری پروگرام کے بارے میں معلومات کے لیے 20 لاکھ ڈالر تک انعام کی امریکی حکومت کی پیشکش کی سخت مذمت کی جانی چاہیے۔ ایران نے خبردار کیا ہے کہ اس قدم سے جاسوسی کو فروغ مل سکتا ہے، جوہری سائنسدانوں کی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے اور حساس جوہری تنصیبات کو تخریب کاری کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس، سلامتی کونسل کی صدر سانیتا پاولوٹا۔ڈیسلیلینڈز اور آئی اے ای اے کے ڈائریکٹر جنرل رافیل گروسی کو لکھے گئے خط میں امریکی اعلان کو ایران کے پرامن جوہری پروگرام کی سلامتی اور سالمیت کے لیے سنگین خطرہ قرار دیا۔ امریکی محکمہ خارجہ نے 6 اور 7 نومبر کو اپنے ریوارڈز فار جسٹس پروگرام کے تحت اس انعام کا اعلان کیا تھا۔ بعدازاں امریکی سینٹرل کمانڈ نے بھی اس کی تشہیر کی۔ اس کے تحت ایران کی جوہری تنصیبات، آلات اور ان سے وابستہ افراد، جن میں سائنسی برادری کے ارکان بھی شامل ہیں، کے بارے میں معلومات دینے پر 20 لاکھ ڈالر تک کا انعام اور ضرورت پڑنے پر منتقلی کی سہولت فراہم کرنے کی پیشکش کی گئی ہے۔ مسٹر عراقچی نے اس اعلان کو غیر ذمہ دارانہ اور خطرناک قدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ جوہری تنصیبات، مواد، تکنیکی آلات اور سائنسدانوں کے بارے میں خفیہ طور پر انٹیلی جنس معلومات اکٹھا کرنے کو کھلی ترغیب دینے کے مترادف ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ مالی لالچ دے کر جوہری سائنسدانوں اور تکنیکی عملے کو نشانہ بنانے سے وہ جاسوسی، دھمکیوں اور حملوں کے خطرے میں آ سکتے ہیں۔ اس سے پرامن جوہری سرگرمیوں میں شامل تنصیبات کی سیکیورٹی کے حوالے سے بھی سنگین تشویش پیدا ہوتی ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے آئی اے ای اے کے سیکیورٹی نگرانی کے نظام کی معتبریت اور غیر جانبداری پر بھی سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ کسی خودمختار ملک کی جوہری تنصیبات اور وہاں کام کرنے والے افراد کی خفیہ معلومات عوامی سطح پر مانگے جانے سے ایجنسی کی تصدیق سے متعلق ذمہ داریاں کمزور ہو سکتی ہیں۔ یہ تشویش اس وقت مزید سنگین ہو جاتی ہے، جب متعلقہ تنصیبات بین الاقوامی نگرانی کے نظام کے تحت آتی ہوں۔ مسٹر عراقچی نے خط میں لکھا، ''امریکہ کے اس تشویشناک اعلان کا ایک فوری اثر یہ ہوگا کہ باقاعدہ سیکیورٹی نگرانی کا مطالبہ کرنا ممکن نہیں رہے گا، جبکہ جن تنصیبات، عملے اور حساس معلومات پر یہ نظام انحصار کرتا ہے، وہ قتل، تخریب کاری اور جارحانہ کارروائی کے خطرے کی زد میں ہوں گے۔'' انہوں نے کہا، ''یہ ضروری ہے کہ اس مخصوص معاملے میں ایجنسی کے سیکیورٹی نگرانی کے نظام کا استعمال امریکی انٹیلی جنس معلومات جمع کرنے کی سرگرمیوں کے لیے نہ ہوا ور نہ ہی اس کی غیر جانبداری پر سمجھوتہ کیا جائے۔'' انہوں نے متنبہ کیا کہ نگرانی کی سرگرمیوں کے دوران اکٹھی کی گئی معلومات کا استعمال ایجنسی کی تصدیق کی ذمہ داریوں سے مکمل طور پر غیر متعلقہ مقاصد کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے (این پی ٹی) کے آرٹیکل چار کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر عراقچی نے کہا کہ ہر ملک کو اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی پاسداری کرنے کی شرط پر، بغیر کسی امتیاز کے، پرامن مقاصد کے لیے جوہری توانائی کی تحقیق، پیداوار اور استعمال کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ملک کو دوسرے ملک کی جائز جوہری سرگرمیوں میں دباؤ ڈالنے والے اقدامات، خفیہ مداخلت یا اس کی جوہری تنصیبات اور سائنسی برادری کی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے والی کارروائیوں کے ذریعے رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیے۔ وزیر نے کہا کہ جوہری سائنسدانوں اور تکنیکی ماہرین کو بغیر کسی خوف، دھمکی یا دباؤ کے اپنا پیشہ ورانہ کام کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جوہری تنصیبات اور وہاں کام کرنے والے افراد کو غیر قانونی مداخلت سے بچانے کی مشترکہ ذمہ داری بین الاقوامی برادری کی ہے۔ مسٹر عراقچی نے گوتریس اور سلامتی کونسل سے امریکی اعلان کے اثرات کو فوری طور پر بین الاقوامی برادری کے نوٹس میں لانے اور بین الاقوامی امن وسلامتی کو درپیش خطرے پر توجہ دینے کی اپیل کی۔ آئی اے ای اے کے سربراہ گروسی کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر عراقچی نے ایجنسی کی نگرانی کی سرگرمیوں میں رازداری، غیر جانبداری اور ادارہ جاتی آزادی کو برقرار رکھنے کے لیے اقدامات کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے گروسی سے یہ یقینی بنانے کے لیے کہا کہ نگرانی سے متعلق معلومات کا انکشاف یا غلط استعمال ایجنسی کے دائرہ اختیار کے برعکس مقاصد کے لیے نہ ہو۔

امریکہ اور اسرائیل ایران کے خلاف جنگ کی سیاسی قیمت چکا رہے ہیں

مسعود پزشکیان کا الزام، سی او پی 31 میں فوجی کارروائیوں کے ماحولیاتی نقصانات اٹھانے کا اعلان



تہران، 11 نومبر (یو این آئی) ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے بدھ کو یہ روز کہا کہ امریکہ اور اسرائیل ان کے ملک کے خلاف جنگ کرنے کے فیصلے کی سیاسی قیمت چکا رہے ہیں۔ مسٹر پزشکیان نے ترکی میں منعقد ہونے والی سی او پی 31 کانفرنس میں شرکت کے لیے تہران سے روانہ ہونے سے قبل کہا کہ امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری کو شروع ہونے والے تنازع کے دوران جنگی جرائم کا ارتکاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ، اسرائیل اور یورپ میں حالیہ انتخابی نتائج جنگ پسندوں اور تشدد پسند عناصر کے خلاف عوام کی بڑھتی ہوئی ناراضگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ مسٹر پزشکیان نے کہا کہ سی او پی 31 امریکہ اور اسرائیل کی فوجی کارروائیوں سے ماحولیات کو پہنچنے والے نقصان کو اجاگر کرنے کا ایک اچھا موقع ہے۔ وہ بین الاقوامی رہنماؤں اور عہدیداروں کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کے دوران یہ معاملہ اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ اور اسرائیل کی کارروائیاں جمہوریت اور انسانی حقوق کے تئیں ان کی وابستگی کے دعوؤں کے برعکس ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کانفرنس کے علاوہ ان کی 10 سے زائد ممالک کے رہنماؤں اور عہدیداروں کے ساتھ ملاقاتیں طے ہیں۔ ان میں ترکی کے صدر رجب طیب اردغان بھی شامل ہیں۔ ایران اور ترکی کے درمیان تعلقات کو سازگار قرار دیتے ہوئے مسٹر پزشکیان نے کہا کہ دونوں ممالک کے علاقائی، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی مفادات مشترک ہیں، جو دوطرفہ تعلقات اور علاقائی سلامتی کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان کا یہ دورہ بین الاقوامی برادری تک ایرانی عوام کا پیغام پہنچائے گا اور اس کے مثبت نتائج سامنے آئیں گے۔ مسٹر پزشکیان کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے، جب امریکہ نے اشارہ دیا ہے کہ فی الحال اسے ایران کے خلاف فوجی کارروائی کو بڑے پیمانے پر بڑھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو نے منگل کے روز پیرس میں جی-7 کی میٹنگ کے دوران کہا کہ ایران میں بڑی فوجی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایران پر امریکہ کی اقتصادی دباؤ کی مہم مؤثر طریقے سے کام کر رہی ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے اتوار کے روز نشر ہونے والے سی بی ایس کے پروگرام 60 منٹس ※ کو دیے گئے انٹرویو میں کہا تھا کہ فی الحال انہیں تنازع کو بڑھانے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ تاہم، انہوں نے جنگ شروع کرنے کے فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ اقتصادی اثرات کے باوجود یہ تاریخی اعتبار سے درست فیصلہ تھا۔

ایران کا امریکہ سے مذاکرات کی خبروں کو مسترد کرنے کا اعلان

سات شرائط پوری ہونے تک آبنائے ہرمز نہیں کھلے گی: رضائی



تہران، 11 نومبر (یو این آئی) ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سکریٹری محسن رضائی نے امریکہ کے ساتھ کسی بھی طرح کے مذاکرات ہونے سے متعلق خبروں کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی جانب سے پیش کردہ سات شرائط پوری ہونے تک آبنائے ہرمز نہیں کھولی جائے گی۔ مسٹر رضائی نے المیادین کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات جاری ہونے یا قطر میں دونوں فریقوں کی ملاقات ہونے سے متعلق امریکی دعوے بالکل جھوٹے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مذاکرات جاری ہونے کی خبریں اقتصادی دباؤ کم کرنے اور تیل کی قیمتوں میں گراوٹ لانے کے مقصد سے پھیلائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران نے اپنی سات شرائط سے امریکی فریق کو آگاہ کر دیا ہے، لیکن امریکہ کا ابتدائی ردعمل ناکافی اور گمراہ کن تھا۔ ایران اب امریکہ کی جانب سے واضح اور دوٹوک جواب کا انتظار کر رہا ہے۔ سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سکریٹری نے امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کے ساتھ اپنی مجوزہ ملاقات سے متعلق خبروں کو بھی بے بنیاد اور جھوٹا قرار دیا۔ اس سے قبل انہوں نے منگل کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایران کے خلاف جنگ کا ذکر کرتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ اس تنازع نے امریکی حکومت کو بری طرح ہلا کر رکھ دیا ہے اور امریکہ ایک مایوس جواری کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں مطالبہ کیا کہ امریکہ مذاکرات سے متعلق جھوٹی خبریں پھیلانا بند کرے اور ایران کی جانب سے طے کردہ سات شرائط پر عمل کرے۔

پیٹ ہیگسیتھ کے خلاف مواخذے کی تحریک ایوان میں ناکام

ایران جنگ پر پارلیمانی منظوری نہ لینے کا الزام



واشنگٹن، 11 نومبر (یو این آئی) پارلیمانی منظوری کے بغیر ایران کے خلاف جنگ کرنے پر امریکہ کے وزیر خارجہ پیٹ ہیگسیتھ کے خلاف مواخذے کی تحریک ایوانِ نمائندگان میں ناکام ہو گئی ہے۔ ایوانِ نمائندگان نے اکثریت سے اس تجویز کو ایک کمیٹی کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے مسٹر ہیگسیتھ کو عہدے سے ہٹانے کی ریپبلکن تھامس میسی کی کوشش فی الحال ناکام ہو گئی ہے۔ پینٹاگون میں چھ ماہ بعد اپنی پہلی پریس کانفرنس میں مسٹر ہیگسیتھ نے مواخذے کی اس کوشش کو تماشا اور سبوتاژ قرار دیا۔ کابینہ کے وزیر کو بدعنوانی کا مجرم ٹھہرا کر آخر کار عہدے سے ہٹانے کی اس کوشش کو شروع سے ہی مشکل سمجھا جا رہا تھا، کیونکہ اس کے لیے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خلاف کئی دیگر ریپبلکن اراکینِ پارلیمنٹ کو بھی ووٹ دینا پڑ سکتا تھا۔ مسٹر میسی منگل کے روز ہونے والی رائے شماری میں واحد ریپبلکن رکن تھے جنہوں نے اس تجویز کو ریپبلکن اکثریت والے ایوانِ نمائندگان کی جوڈیشری کمیٹی کے پاس بھیجنے کی مخالفت میں ووٹ دیا۔ ان کی یہ کوشش 211 کے مقابلے میں 204 ووٹوں سے ناکام ہو گئی۔ ایک درجن سے زائد اراکین نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا، جن میں 11 ڈیموکریٹک اراکین بھی شامل تھے۔ تجویز کو کمیٹی کے سپرد کرنے کے فیصلے سے مواخذے کی یہ کوشش مؤثر طور پر ختم ہو گئی ہے، کیونکہ جنوری میں ڈیموکریٹک پارٹی کے کانگریس کا کنٹرول سنبھالنے سے پہلے موجودہ مدتِ کار میں بہت کم وقت بچا ہے۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں اس رائے شماری کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ کوشش بری طرح ناکام رہی۔ مسٹر ہیگسیتھ کا ذکر کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا، ''ایک بار پھر، وینزویلا اور ایران میں فتح، فوجی بھرتی کی تاریخ میں اب تک کے بہترین اعداد و شمار اور شاذ و نادر ہی دیکھے جانے والے جوش و خروش نے ایک عظیم امریکی وطن پرست کو الزامات سے بری کر دیا ہے۔'' سی بی ایس کے مطابق ووٹنگ کے بعد مسٹر میسی نے کہا کہ انہیں نتیجے پر حیرت نہیں ہوئی، لیکن وہ مایوس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''کانگریس کے بارے میں میرا اندازہ ہے کہ ان لوگوں کو معلوم ہے کہ انہیں کیا کرنا چاہیے۔ لیکن وہ ایسا کرنے کی ہمت نہیں اکٹھا کر پاتے، چاہے سیاسی طور پر اس سے انہیں فائدہ ہی کیوں نہ ہو۔'' مسٹر میسی نے پہلے بھی اعتراف کیا تھا کہ مواخذے کی ان کی کوشش فوری طور پر کامیاب نہیں ہو سکتی، لیکن ان کا موقف تھا کہ اس سے مسٹر ٹرمپ پر ڈیموکریٹک پارٹی کی جانب سے مواخذے کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے مسٹر ہیگسیتھ کو تبدیل کرنے کا دباؤ بنایا جا سکتا ہے۔ مسٹر میسی کے دفتر کے مطابق یہ بھی کہا گیا تھا کہ مسٹر ہیگسیتھ کو ابھی عہدے سے ہٹانے سے ریپبلکن پارٹی کے اقتدار میں رہتے ہوئے سینیٹ کو ان کے جانشین کی تقرری کی منظوری دینے کا وقت مل جائے گا۔ مواخذے کی تجاویز پر کانگریس کی مدتِ کار ختم ہونے کے بعد بھی کارروائی جاری رکھی جا سکتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈیموکریٹک اراکین اگلے سال اس تجویز پر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ حالیہ وسط مدتی انتخابات میں فتح کے بعد ڈیموکریٹک پارٹی جنوری میں کانگریس کے دونوں ایوانوں کا کنٹرول سنبھالے گی۔

جے ڈی وینس نے پیٹ ہیگسیتھ کے دفاع میں آواز اٹھادی

مواخذے کی کوششوں کو سیاسی ڈرامہ قرار دیا



واشنگٹن، 11 نومبر (یو این آئی) امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ کا دفاع کرتے ہوئے انہیں عہدے سے ہٹانے کی کوششوں اور ان کے خلاف عائد الزامات کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہیگسیتھ کے خلاف مواخذے کی کوششیں کسی ایسے جرم پر مبنی نہیں ہیں جو انہیں عہدے سے ہٹانے کا جواز فراہم کرے، بلکہ یہ پینٹاگان میں ان کے فیصلوں پر سیاسی اختلافات کا نتیجہ ہیں۔ وینس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہیگسیتھ کے خلاف قابلِ مواخذہ جرم کا معاملہ بے بنیاد ہے اور اس کا جواب واضح طور پر نفی میں ہے۔ انہوں نے وزیر دفاع کو ہٹانے کی کوششوں کو سیاسی ڈرامہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد کانگریس کی اصل قانون سازی کی ذمہ داری سے توجہ ہٹانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے ارکان کے پاس حکومتی پالیسیوں سے اختلاف ظاہر کرنے کے کئی طریقے موجود ہیں، لیکن ان طریقوں کو اختیار کرنے کے بجائے ہیگسیتھ کو عہدے سے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق قانون سازی مشکل کام ہے، جبکہ کسی عہدیدار کو ہٹانے کی کارروائی آسان ضرور ہے، لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ انہوں نے کہا کہ قانون سازوں نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ بھی ایسا ہی رویہ اختیار کیا تھا۔ وینس نے یورپ اور یوکرین سے امریکی فوجیوں کی واپسی کے منصوبوں میں تبدیلی اور اعلیٰ فوجی افسران کی ازسرنو تنظیم سے متعلق ہیگسیتھ کے فیصلوں کا بھی دفاع کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان فیصلوں پر قانون سازوں کی ناراضی دراصل پینٹاگان کے اندر تبدیلیوں اور فوجی بیوروکریسی کو چیلنج کرنے کی کوششوں سے متعلق ہے۔ نائب صدر نے اشارہ دیا کہ ہیگسیتھ کو ہٹانے کی کوششوں کی بنیادی وجہ ایران کے ساتھ جنگ سے زیادہ پینٹاگان کے موجودہ انتظامی ڈھانچے میں تبدیلیاں لانے کا ان کا ارادہ ہے۔ وینس کے یہ بیانات ریپبلکن رکن کانگریس تھامس میسی کی جانب سے ہیگسیتھ کے خلاف مواخذے کی کارروائی کے لیے دستاویزات پیش کیے جانے کے بعد سامنے آئے ہیں۔

غزہ پر اسرائیلی حملوں میں سات فلسطینی شہید

بارشوں سے سیلاب کا خطرہ ☆ یونیسیف نے دس لاکھ بے گھر افراد کو خبردار کیا



غزہ، 11 نومبر (یو این آئی) غزہ کی پٹی میں اسرائیلی فوج کی فضائی کارروائیوں اور فائرنگ کے نتیجے میں کم از کم سات فلسطینی شہید ہو گئے، جن میں ایک باپ اور اس کا 13 سالہ بیٹا بھی شامل ہے۔ ادھر اقوام متحدہ کے بچوں کے ادارے یونیسیف نے خبردار کیا ہے کہ بارشوں کے دوران تباہ حال نکاسیٔ آب کا نظام لاکھوں بے گھر فلسطینیوں کے لیے سیلاب اور بیماریوں کا خطرہ بڑھا سکتا ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق مقامی طبی حکام نے بتایا کہ منگل کو غزہ شہر کے علاقے زیتون میں بے گھر افراد کی عارضی پناہ گاہ کی چھت پر اسرائیلی فضائی حملے میں فادی رجب اور ان کا 13 سالہ بیٹا ابوبکر شہید ہو گئے۔ علاقے درج میں ایک اسکول کے قریب فضائی حملے میں ایک اور فلسطینی جاں بحق ہوا، جبکہ جنوبی غزہ کے شہر خان یونس میں اسرائیلی فائرنگ سے ایک شخص شہید ہو گیا۔ بعد ازاں صبرا کے علاقے میں ایک دھاتی کارخانے پر فضائی حملے میں مزید تین افراد جاں بحق ہو گئے۔ دریں اثنا مقبوضہ مغربی کنارے کے علاقے برقہ میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے 14 سالہ فلسطینی معتز ایاد دغلس بھی شہید ہو گیا۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق یہ واقعہ پیر کی رات نابلس کے شمال مغرب میں پیش آیا۔ فلسطینی ہلال احمر نے بتایا کہ اس کے عملے نے فائرنگ سے زخمی ہونے والے دو افراد کو اسپتال منتقل کیا، تاہم اسرائیلی فوج نے ایک تیسرے زخمی تک رسائی روک دی اور تین طبی رضا کاروں کو حراست میں لے لیا۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ اس کے اہلکاروں نے اسرائیلی گاڑیوں پر پتھراؤ کی کوشش کرنے والے فلسطینیوں کو روکنے کے لیے فائرنگ کی تھی۔ ادھر یونیسیف نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل نے غزہ شہر میں بارش کے پانی کے بڑے ذخیرے کی مرمت کے لیے درکار سامان کی درآمد کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ادارے کے مطابق شیخ رضوان کا یہ ذخیرہ گندے پانی سے آلودہ ہو چکا ہے اور شدید بارشوں کے دوران اس کے لبریز ہونے سے قریبی آبادیوں میں آلودہ پانی پھیلنے کا خدشہ ہے۔ یونیسیف کے ترجمان جیمز ایلڈر نے جنیوا میں بتایا کہ ادارہ تقریباً ایک سال سے اسرائیلی حکام اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بورڈ آف پیس کے ساتھ اس منصوبے پر کام کر رہا تھا، جس پر 30 لاکھ ڈالر لاگت آنی تھی، لیکن اسرائیلی فوج کے ادارے کوگیٹ نے گزشتہ چند روز میں اسے مسترد کر دیا۔ یونیسیف کے مطابق ذخیرے کا زہریلا اور آلودہ پانی سڑکوں اور خیموں میں داخل ہو سکتا ہے، جس سے بے گھر خاندانوں کو دوبارہ اپنے عارضی ٹھکانے چھوڑنے پڑ سکتے ہیں اور بیماریوں کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ حالیہ شدید بارشوں کے باعث غزہ میں ہزاروں خیمے زیر آب آ چکے ہیں۔ ایک واقعے میں ریت کا بند گرنے سے چار افراد، جن میں تین کم عمر بچے شامل تھے، جاں بحق ہو گئے۔ عالمی ادارہ صحت کے ترجمان کرسچن لنڈ مائر نے بھی خبردار کیا ہے کہ سیلاب، ناقص صفائی اور صحت و پانی کی ناکافی سہولتوں کے باعث غزہ میں متعدی بیماریوں کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ ان کے مطابق تقریباً 10 لاکھ بے گھر افراد کو درمیانے یا شدید درجے کے سیلابی خطرات کا سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال امریکہ کی ثالثی میں ہونے والی جنگ بندی کے تحت غزہ کی تعمیر نو کا وعدہ کیا گیا تھا، تاہم حماس کو غیر مسلح کرنے اور اسرائیلی فوج کے انخلا کی شرائط پر اختلافات کے باعث اس عمل میں خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہو سکی۔

ٹرمپ کی مجوزہ فتح یادگار کے خلاف کینیڈی خاندان میدان میں

ارلنگٹن قبرستان کے تاریخی مناظر متاثر ہونے پر قانونی چیلنج



واشنگٹن، 11 نومبر (یو این آئی) امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ارلنگٹن قومی قبرستان کے قریب تجویز کردہ 250 فٹ اونچی فتح کی یادگار کے خلاف کینیڈی خاندان کے نو افراد قانونی جنگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ خاندان کا کہنا ہے کہ اس یادگار کی تعمیر سے ان کے اہل خانہ کی قبروں اور قومی یادگاروں کے تاریخی مناظر متاثر ہوں گے۔ خاندان کے ارکان نے منگل کو واشنگٹن ڈی سی کی ایک عدالت میں عرضی دائر کر کے اس منصوبے کو چیلنج کرنے والے موجودہ مقدمے میں شامل ہونے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ مجوزہ یادگار سے صدر جان ایف کینیڈی، سینیٹر رابرٹ ایف کینیڈی اور سینیٹر ایڈورڈ ایم کینیڈی کی قبروں کے ساتھ ساتھ ایٹرنل فلیم ※ یادگار کا منظر بھی متاثر ہوگا۔ خاندان نے دلیل دی کہ یہ وسیع ڈھانچہ امریکی فوجیوں کی قبروں، جن میں کینیڈی خاندان کے افراد کی قبریں بھی شامل ہیں، پر مستقل طور پر سایہ ڈالے گا اور قبرستان کی تاریخی نوعیت کو متاثر کرے گا۔ خاندان کے ارکان نے پیر کو ڈسٹرکٹ آف کولمبیا کی امریکی ضلعی عدالت میں دائر عرضی میں درخواست کی کہ عدالت ٹرمپ انتظامیہ کو کانگریس کی منظوری، کانگریس کی جانب سے کسی اسپانسر کی نامزدگی اور تمام قانونی تقاضوں کی تعمیل کیے بغیر یادگار کو منظوری دینے، مجاز کرنے یا اس کی تعمیر سے روکے۔ عرضی میں کہا گیا ہے، ''صدر ڈونلڈ ٹرمپ غیر قانونی طور پر ایک وسیع یادگاری دروازہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، جو ارلنگٹن قومی قبرستان میں کینیڈی خاندان کے اعزاز میں تعمیر کی گئی یادگاروں اور ان کی قبروں کے تاریخی مناظر پر مستقل طور پر سایہ ڈالے گا اور انہیں نقصان پہنچائے گا۔ اس سے ملک کے لیے جان قربان کرنے والے لاکھوں امریکی ہیروز کی یادگاروں کے مناظر بھی متاثر ہوں گے۔'' مجوزہ یادگار لنکن میموریل سے دوگنے سے بھی زیادہ اونچا اور 25 منزلہ دفتری عمارت کے برابر قرار دیتے ہوئے خاندان نے کہا کہ میموریل سرکل میں اس کی تعمیر لنکن میموریل اور ارلنگٹن قومی قبرستان کو جوڑنے والی تاریخی بصری لکیر میں رکاوٹ بنے گی۔ امریکی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق، روری کینیڈی اور میکسویل کینیڈی نے ایک بیان میں کہا کہ مجوزہ ڈھانچہ ان کے والدین اور چچاؤں کی قبروں کے ساتھ ساتھ ملک کے لیے قربانی دینے والے ہزاروں امریکی فوجیوں کی قبروں پر سایہ ڈالے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس منصوبے سے جمہوری اصولوں اور تاریخی اہمیت کے حامل مقامات کے تحفظ سے متعلق قانونی دفعات پر سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔ مقدمے میں شامل کینیڈی خاندان کے نو ارکان میں رابرٹ ایف کینیڈی اور ایڈورڈ ایم کینیڈی کے بچے اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ انہوں نے واشنگٹن ڈی سی اور ریاست ورجینیا کی جانب سے ٹرمپ انتظامیہ کے خلاف دائر مقدمے میں فریق بننے کی درخواست کی ہے۔ ویتنام جنگ کے کئی سابق فوجیوں، تاریخی ورثے کے تحفظ سے وابستہ افراد اور ارلنگٹن کاؤنٹی نے بھی اس منصوبے کو چیلنج کیا ہے۔ کینیڈی خاندان کا کہنا ہے کہ اپنے اہل خانہ کی قبروں کے تحفظ میں ان کا قانونی مفاد وابستہ ہے۔ خاندان نے دلیل دی کہ عدالتیں پہلے بھی اہل خانہ کو اپنے پیاروں کی قبروں کے تحفظ کا حق دے چکی ہیں۔ خاندان کے وکیلوں نے کہا کہ مجوزہ یادگار ارلنگٹن قومی قبرستان کے کام کاج اور تاریخی نوعیت میں غیر قانونی مداخلت ہے۔ ان کا استدلال ہے کہ اس سطح کی مداخلت کی منظوری دینے کا آئینی حق صرف امریکی کانگریس کے پاس ہے۔ یہ قانونی چیلنج ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب گزشتہ ہفتے ایک وفاقی جج نے مجوزہ یادگار کی تعمیر پر عارضی طور پر 14 دنوں کے لیے روک لگا دی تھی۔ یہ روک منصوبے کے حق میں حتمی منظوری کے لیے ہونے والی ووٹنگ کے بعد لگائی گئی۔ اس سے قبل طویل عوامی سماعت کے دوران شہریوں نے اس منصوبے کی مخالفت کی تھی۔ مجوزہ یادگار پوٹومیک ندی کے اس پار ایک ٹریفک چوراہے پر تعمیر کی جانی ہے، جو لنکن میموریل کے سامنے واقع ہے۔

اٹلی کے 300 سے زائد اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی، اسکول خالی کرالیے گئے



روم، 11 نومبر (یو این آئی) اٹلی میں اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی کا نیا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ملک کے شمال سے جنوب تک تقریباً 300 تعلیمی اداروں کو بدھ کی صبح تقریباً 9:50 بجے دھمکی آمیز ای میل موصول ہوئی جس کے بعد ہزاروں طلباء اور اساتذہ میں خوف و ہراس پھیل گیا اور انہیں کلاسوں سے باہر نکالنا پڑا۔ اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے صورتحال کا جائزہ لینے اور ضروری اقدامات میں ہم آہنگی کے لیے شام چار بجے وزیر اعظم کے دفتر پلازو شگی میں ایک میٹنگ طلب کی ہے۔ اس میں نائب وزیر اعظم، وزیر داخلہ ماتیو پیانتدوسی، وزیر دفاع گوئیڈو کروسیٹو، وزیر اعظم کے دفتر کے انڈر سکریٹری الفریڈو مانتوانو، انٹیلی جنس ایجنسیوں کے اعلیٰ حکام اور نیشنل سائبر سکیورٹی ایجنسی کے نمائندے شریک ہوں گے۔ تائیوان کی ایک یونیورسٹی کے ڈومین سے منسلک ای میل پتے سے بھیجے گئے پیغام میں لکھا تھا، ''میں میخائل اینڈروپوف ہوں، ولایت آف میسوجینستان کا رہنما۔ ہم تمہیں تباہ کرنے آئے ہیں۔ ہم اطالویوں کا قتل عام کریں گے۔'' پیغام میں مزید دھمکی دی گئی، ''میں طویل عرصے سے اس کی تیاری کر رہا ہوں۔ تم میں سے ہر ایک کو مار ڈالوں گا۔ میں نے ابھی تمہاری عمارت میں ایک پلاسٹک بیگ کے اندر ریموٹ کنٹرول سے پھٹنے والا طاقتور بم رکھا ہے۔ اسے اس طرح رکھا گیا ہے کہ دھماکے کی لہر پوری عمارت میں پھیل جائے۔ تمہاری صرف ہڈیاں اور خون آلود باقیات بچیں گی۔ اس کے علاوہ، ہم نے تمہاری وزیر اعظم کی کار کے انجن میں بھی بم رکھا ہے۔ اس کے بعد بچے ہوئے لوگوں کو چاقو مار کر ختم کر دیں گے۔'' میخائل اینڈروپوف نام کا استعمال حالیہ دنوں میں یورپ کے کئی ٹیلی ویژن چینلز کو بھیجے گئے دھمکی آمیز ای میلز میں بھی کیا گیا ہے۔ ان پیغامات میں بھیجنے والے نے درجنوں پروازوں کو متاثر کرنے والی بم کی دھمکیوں کی ذمہ داری بھی قبول کی تھی۔ اسکولوں کو بھیجا گیا ای میل تائیوان کی چانگھوا کاؤنٹی میں واقع دائیہ یونیورسٹی سے جڑے پتے سے آیا تھا۔ دھمکی آمیز پیغام کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اسکول انتظامیہ اور انتظامی عملے نے فوری طور پر پولیس اور مقامی انتظامیہ کو مطلع کیا۔ روم، میلان، نیپلس، بولوگنا اور کئی دیگر صوبوں کے اسکولوں میں ہنگامی حفاظتی اقدامات شروع کر دیے گئے۔ کلاسیں معطل کر دی گئیں اور احتیاط کے طور پر سینکڑوں طلباء کو محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا۔ کئی اسکولوں میں طلباء کو گھر بھیجا جا رہا ہے۔ پولیس، کارابینیری (نیم فوجی پولیس فورس) کے بم ڈسپوزل اسکواڈ اور پوسٹل پولیس کے اہلکار عمارتوں کی تلاشی لے رہے ہیں۔ ان کا مقصد احاطے کو محفوظ بنانا اور دھمکی کی حقیقت کا پتہ لگانا ہے۔ تفتیشی ایجنسیاں بڑے پیمانے پر کمپیوٹر اسپوفنگ تکنیکوں کے ذریعے جعلی دھمکیاں بھیج کر خوف و ہراس پھیلانے کے شبہ کی بھی جانچ کر رہی ہیں۔ فی الحال کسی بھی اسکول میں دھماکہ خیز مواد ملنے کی اطلاع نہیں ہے۔ دھمکی آمیز پیغام کا دائرہ ملک بھر میں پھیلا ہوا ہے اور اس سے 300 سے زائد اسکولوں کے کیمپس متاثر ہونے کی خبر ہے۔

اسپین میں رہائشی بحران کے خلاف ملک گیر عام ہڑتال

لاکھوں کارکن سڑکوں پر، کاروباری اور ٹرانسپورٹ سرگرمیاں متاثر



بارسلونا، 11 نومبر (یو این آئی) اسپین میں لاکھوں کارکنوں نے بدھ کو ملک میں رہائشی بحران کے حل کے مطالبے پر ملک گیر ہڑتال کی۔ یہ ہڑتال ایسے وقت ہو رہی ہے جب ملک میں عام انتخابات ہونے میں تین ہفتے سے بھی کم وقت رہ گیا ہے اور ان انتخابات کے نتیجے میں انتہائی دائیں بازو کی جماعت کے اقتدار میں آنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ 14 برسوں میں اسپین کی یہ پہلی عام ہڑتال ہے۔ اس کے باعث ملک کے وسیع عوامی ٹرانسپورٹ نظام میں تاخیر ہونے اور یوروزون کی چوتھی بڑی معیشت میں کاروباری اداروں، فیکٹریوں اور دکانوں کی سرگرمیاں متاثر ہونے یا ان کے بند رہنے کا امکان ہے۔ ہڑتال کے ابتدائی گھنٹوں میں چند معمولی واقعات کی اطلاعات بھی موصول ہوئیں۔ ان میں ملک کے دوسرے بڑے شہر بارسلونا میں سڑکوں کی ناکہ بندی شامل ہے، جہاں بعض مقامات پر ٹائر بھی جلائے گئے۔ دارالحکومت میڈرڈ کے مضافات میں واقع ملک کی سب سے بڑی ہول سیل منڈی کے قریب ہڑتالی کارکنوں اور پولیس کے درمیان جھڑپیں بھی ہوئیں۔ بارسلونا کے عوامی چوراہوں پر جمع ہونے والے ہڑتالی کارکنوں نے آدھی رات ہوتے ہی آتش بازی بھی کی۔ ہڑتال کی اپیل کرنے والی دو بڑی ٹریڈ یونینوں، یو جی ٹی اور سی سی او او، نے سوشل میڈیا پر جاری ایک بیان میں بتایا کہ ابتدائی گھنٹوں میں مختلف شعبوں میں بڑے پیمانے پر کام بند رہا۔

حضرت فاطمہ زہراؑ خواتین کے لیے ہر دور میں مثالی کردار ہیں

مادرِ حسنین حضرت فاطمہ کی یاد میں مجالس کا انعقاد★امام باڑہ سید تقی صاحب میں آج سے تین مجالس ★بنتِ رسول کا ماتم کل ★مسجد اختر حسین میں مرثیے کی مجلس کل ★دفتر رہبری کی جانب سے امام باڑہ سبطین آباد میں دو روزہ مجالس عزا کا انعقاد 12 نومبر سے

لکھنؤ۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دختر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے غم میں بدھ کو امام باڑہ قائم ؒ خانوں سجاد باغ میں پانچ روزہ مجالس کا آغاز ہوگیا۔ آج کی مجلس کو مولانا حمید الحسن نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن سجادیہ نے نوحہ خوانی کی۔ مجالس کے منتظم ڈاکٹر اسد عباس نے بتایا کہ جمعرات کو رات 8 بجے مولانا تقی رضا مجلس سے خطاب کریں گے۔

امام باڑہ امین المتین منصور نگر میں آج تیسری مجلس کو مولانا عادل حسن رضوی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ خواتین کے لیے ہر دور میں مثالی کردار ہیں۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی اور کردار دنیا بھر کی خواتین کے لیے صبر، سادگی، ایثار اور استقامت کی عظیم مثال ہے۔

اسی طرح رضوی نہ زنجیبہ، نکہت رائے تالاب، طاہر جروالی ہال میں بدھ کو منعقدہ مجالس سے مولانا مرزا رضا عباس، مولانا دانش زیدی، مولانا ظہیر عباس، مولانا محمد عسکری اور مولانا مصطفیٰ علی خان نے خطاب کیا۔

درگاہ حضرت عباس علیہ السلام، رستم نگر میں آج جمعرات روزہ مجالس کا آغاز ہوگیا۔ آج کی مجلس کو مولانا کلب رشید نے خطاب کیا۔ کل دوسری مجلس سے بھی مولانا کلب رشید، تیسری مجلس سے مولانا باقر سجاد یزدی اور چوتھی مجلس سے رات 30:8 بجے مولانا کلب جواد خطاب کریں گے۔ شب شہادت کی مجلس کے بعد درگاہ کے احاطے سے روضۂ فاطمیین کے احاطے تک جلوس جائے گا اور ماتمی انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ روضۂ فاطمیین میں الوداعی مجلس کو مولانا عمار کاظم جروالی خطاب کریں گے۔

دریا دلی مسجد میں منعقدہ مجلس کو مولانا اصغر مہدی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن دربارِ حسینی نے نوحہ خوانی کی۔ غدیری مسجد، مہندی کنج میں منعقدہ مجلس سے مولانا منظر علی عارفی نے خطاب کیا۔ چھوٹا امام باڑہ حسینی آباد میں جماعتِ جعفری کی جانب سے منعقدہ مجلس کو مولانا ہمی حسن خان نے خطاب کیا۔ ایوزی سجد میدان، ایل ایچ خان میں مولانا سید اقبال حیدر نے مجلس سے خطاب کیا۔

☆ دفتر آیت اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی کی جانب سے شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کی یاد میں امام باڑہ سید ثقی صاحب، اکبری گیٹ، مسجد حسینین علی خان کے پیچھے، چوک میں 12 سے 14 نومبر تک تین روزہ مجالس منعقد کی جائیں گی۔ یہ مجالس روزانہ شام 7 بجے ہوں گی۔ پہلی مجلس کو مولانا سید رضا عباس نقوی، دوسری مجلس کو مولانا سید افضل حیدر اور تیسری مجلس کو مولانا نصیر عباس خطاب کریں گے۔

☆ حضرت علی اکبر ہال، چھوٹے صاحب عالم روڈ میں بنت رسول کا ماتم کے عنوان سے جمعہ کو رات 8 بجے مجلس منعقد ہوگی۔ مجلس سے مولانا سید احمد رضا (بجنور) خطاب کریں گے۔ مجلس کا آغاز وفا عباس تلاوت قرآن سے کریں گے، جبکہ سوز خوانی ہادی حسن زیدی اور پیش خوانی سرور دیوری کریں گے۔ اس موقع پر انجمن شاہ انس وجاں نوحہ خوانی کرے گی۔

☆ بزم زینت کی جانب سے مسجد اختر حسین، ناپے والی گلی میں جمعہ کو شام 30:7 بجے مجلس منعقد ہوگی۔ مجلس سے مولانا سید احمد رضا عباس نقوی خطاب کریں گے۔ مجلس کا آغاز وفا عباس تلاوت قرآن سے کریں گے، جبکہ سوز خوانی ہادی حسن زیدی اور پیش خوانی سرور دیوری کریں گے۔ اس موقع پر انجمن شاہ انس وجاں نوحہ خوانی کرے گی۔

☆ بزم زینت کی جانب سے مسجد اختر حسین، ناپے والی گلی میں جمعہ کو شام 30:7 بجے مجلس منعقد ہوگی۔ مجلس سے مولانا سید احمد رضا (بجنور) خطاب کریں گے۔ مجلس کا آغاز وفا عباس تلاوت قرآن سے کریں گے، جبکہ سوز خوانی ہادی حسن زیدی اور پیش خوانی سرور دیوری کریں گے۔ اس موقع پر انجمن شاہ انس وجاں نوحہ خوانی کرے گی۔

☆ دفتر آیت اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی کی جانب سے شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کی یاد میں امام باڑہ سید ثقی صاحب، اکبری گیٹ، مسجد حسینین علی خان کے پیچھے، چوک میں 12 سے 14 نومبر تک تین روزہ مجالس منعقد کی جائیں گی۔ یہ مجالس روزانہ شام 7 بجے ہوں گی۔ پہلی مجلس کو مولانا سید رضا عباس نقوی، دوسری مجلس کو مولانا سید افضل حیدر اور تیسری مجلس کو مولانا نصیر عباس خطاب کریں گے۔

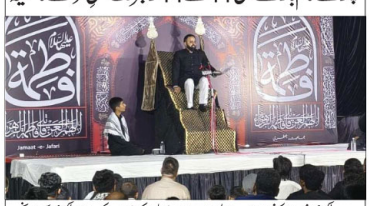
☆ حضرت علی اکبر ہال، چھوٹے صاحب عالم روڈ میں بنت رسول کا ماتم کے عنوان سے جمعہ کو رات 8 بجے مجلس منعقد ہوگی۔ مجلس سے مولانا سید احمد رضا (بجنور) خطاب کریں گے۔ مجلس کا آغاز وفا عباس تلاوت قرآن سے کریں گے، جبکہ سوز خوانی ہادی حسن زیدی اور پیش خوانی سرور دیوری کریں گے۔ اس موقع پر انجمن شاہ انس وجاں نوحہ خوانی کرے گی۔

شہزادیٔ کونین جناب فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے سلسلے میں مجالسِ غم



لکھنؤ۔ دستہ خطیب الایمان کی جانب سے روضۂ کاظمین میں شہزادیٔ کونین جناب فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے سلسلے میں منعقد ہونے والی مجالس کی کل پہلی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا یتیم زیدی صاحب نے جناب فاطمہ زہراؑ کے فضائل بیان کیے۔ مجلس کے آخر میں مولانہ نے مصائب بیان کیے۔ جسے سن کر مومنین اشک بار ہوگئے۔ بعد مجلس شہری معروف انجمن حقیقتی نے بارگاہ معصومین میں پرسہ پیش کیا۔ مجلس سے قبل قاری جناب دانش صاحب تلاوت اور جناب انعم نذیری صاحب نے بارگاہ معصومینؑ میں نظرانہ عقیدت پیش کیا۔ نظامت کے فرائض جناب تیز مجیدی صاحب انجام دئے۔ اس سلسلے کی دوسری مجلس آج شب میں 8:30 بجے ہوگی اس مجلس کو بھی مولانا یتیم زیدی صاحب خطاب کریں گے۔ آج کی مجلس کے بعد جتع القبع کی تعمیر کے سلسلے میں ایک انتظامی کنڈل مارچ روضۂ کاظمین سے کربلا دیانت الدولہ بہادر نکالا جائیگا۔ عزاداری الآخر مطابق 13 نومبر کو آخری مجلس کے بعد شہر کی مختلف انجمن اپنے اپنے ماتمی اندرون روضۂ کاظمین میں نوحہ خوانی کرکے اقوام حسینؑ کو آگاہی ماں کا پرسہ پیش کریں گی۔ دستہ کے جنرل سکریٹری سبطین رضوی اور سکریٹری حفاظت حسینؑ نے مومنین سے شرکت کی گزارش کی ہے۔

چھوٹے امام باڑے میں 11 سے 14 نومبر تک مجلسِ عزائے فاطمیہ



لکھنؤ: شہزادیٔ کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کی یاد میں لکھنؤ کے تاریخی چھوٹے امام باڑے میں 11 سے 14 نومبر تک مجلس عزائے فاطمیہ کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق 11 سے 13 نومبر تک روزانہ رات 8 بجے جمعیت الاسلام والمسلمین مولانا ذاکی حسن خاں صاحب مجلس کو خطاب فرمائیں گے۔ وہیں 14 نومبر کو دوپہر 3 بجے جامعہ ناظمیہ کے پروفیسر جمعیت الاسلام والمسلمین مولانا ظہیر عباس خاں صاحب مجلس کو خطاب کریں گے۔ اسی دن رات 8 بجے مجلس الوداعی کا انعقاد ہوگا، جسے جمعیت الاسلام والمسلمین مولانا محمد میاں عابدی صاحب خطاب فرمائیں گے۔ یہ تمام مجالس لکھنؤ کے تاریخی چھوٹے امام باڑے میں منعقد ہوں گی۔ پروگرام کے منتظمین نے تمام مومنین ومومنات سے کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

دوروزہ مجالس عزائے فاطمیہ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس سلسلے کی پہلی مجلس 12 نومبر کو شب میں 00:07 بجے منعقد ہوگی جسے مولانا پروفیسر کمال الدین اکبر صاحب خطاب کریں گے۔ دوسری مجلس 13 نومبر کو منعقد ہوگی جسے مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب خطاب فرمائیں گے۔ مجلس میں نمائندہ ولی فقیہ جنابہ الاسلام آقای حکیم الہی بھی موجود رہیں گے۔ بعد مجلس دفتر رہبر معظم کی جانب سے مومنین کے لئے نذر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ تمام مومنین سے شرکت کی پرخلوص استدعا ہے۔



ایام عزائے فاطمیہ کے سلسلے کی شب کی پہلی مجلس سے حسینیہ امانت علی، عالم پور میں خطاب کرتے ہوئے مولانا سید نجیب الحسن زیدی ممبئی۔



عزائے فاطمیہ کے سلسلے کی پہلی مجلس کو حسینیہ شہید محمد مرحوم عالم میں مولانا سید باقر سجاد خطاب کرتے ہوئے۔

تاریخی گنبد خضرا کانفرنس 13 اور 14 نومبر کو

کوشامی۔ مگھر پنچایت کرارہی کے آزاد نگر میں مسلم نوجوان کمیٹی کے زیر اہتمام 62 ویں سالانہ دو روزہ تاریخی گنبد خضرا کانفرنس 13 اور 14 نومبر 2026 کو بعد نماز عشاء منعقد ہوگی۔ کانفرنس کی سرپرستی حضور داعی اسلام شیخ احسان اللہ اویسی صاحب قبلہ کریں گے، جبکہ صدارت مولانا محمد عمران عارفی سید سراس کریں گے۔ نظامت کے فرائض عارف حسن صدیقی جبل پوری انجام دیں گے۔ کانفرنس سے مولانا سید عالمگیر اشرف ناظم، مفتی شفیق القادری ممبئی سمیت دیگر علمائے کرام خطاب کریں گے۔ اس کے علاوہ متعدد مقامی علما بھی شرکت کریں گے۔ اس موقع پر منعقدہ مشاعرے میں شکیل عارفی فرخ آبادی، سید شعر علی کمانا پوری، عثمان غنی دارھانگ، افضل الدا آبادی، احسان شاکر اعظمی، خواجہ غلام سرور بھدری، سید اشرف رائے پوری، اشرف رضا کوکاتا، اظہر نور ایا کانپوری اور ہاری ٹیلی پرواز بھدوہی سمیت دیگر شعرا اپنا کلام پیش کریں گے۔ مسلم نوجوان کمیٹی کے عہدیداران اور اراکین نے نظم انتظامیہ سے کانفرنس کے دوران تحفظ صفائی، بجلی، پانی اور طبی خدمات سمیت ضروری انتظامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی عوام سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

یوگی آدتیہ ناتھ کے متوقع دورہ سے قبل گڑھ مکتیشور میلے کی تیاریاں تیز

امروہہ/ایاپی، 11 نومبر (ایاین آئی) گڑھ مکتیشور میلے میں اتر پردیش کے نذیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی گنگا کے کنارے متوقع آمد کے پیش نظر ضلع انتظامیہ پیشگی تقریباتمام تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں۔ توقع ہے کہ چیف منسٹر 14 نومبر کو گڑھ مکتیشور کا دورہ کریں گے، حالاں کہ سرکاری تصدیق ابھی باقی ہے۔ اس نے اس سے قبل 2018 اور 26 اکتوبر کو میلے کا دورہ کیا تھا۔ 2017 میں گنگا کنارے لگنے والے میلے کو دو سال بعد اس کی اختراع اور روایتی مذہبی شناخت کے تحفظ کے بارے میں سوالات اٹھائے جارہے ہیں۔ چیف منسٹر کا تجزہ دورہ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے قبل سیاسی طور پر بھی اہم سمجھا جاتا ہے۔ تاہم انتظامیہ اسے انتظامات کا جائزہ بتا رہی ہے۔ عقیدت مندوں کا خیال ہے کہ گنگا کے کناروں سے کئی اہیل، جوالاکھوں لوگوں کے عقیدے کا مرکز ہے، کا سیچ اثر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ میلہ سیاست دانوں کی بھی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

کاشی میں ایک شوروم کے کچن میں آگ لگ گئی جس پر تین فائر انجنوں نے قابو پالیا

وارانسی، 11 نومبر (ایاین آئی) اتر پردیش کے وارانسی کے چوک قنادہ علاقے میں شاہ پوری مال کے ساتھ واقع جالان شوروم کے کچن میں بدھ کو آگ لگ گئی، جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں اور آگ بجھانے کی کارروائی شروع کردی۔ آگ کی شدت کو دیکھتے ہوئے فائر بریگیڈ کی تین گاڑیوں کو جائے وقوعہ پر بلایا گیا۔ فائر فائٹرز نے کافی کوشش کے بعد آگ پر قابو پالیا۔ اس دوران تحقیقات کی بھی مدد سے وقوعہ پر پہنچی اور آگ لگنے کی ممکنہ وجہ کی تحقیقات شروع کردی۔ اے سی پی دوہ کنڈ کمار تیواری، چوک پولیس اسٹیشن کے انچارج نے بتایا، اور شام سے موقع پر پولیس اسٹیشن کے انچارج نریش کمار سنگھ پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر موجود تھے۔ حکام نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور ضروری معلومات اکٹھی کیں۔ ابتدائی معلومات کے مطابق شبہ ہے کہ آگ شوروم کے کچن میں شارٹ سرکٹ کے باعث لگی۔

ہردوئی میں گنگا ایکسپریس وے پر ایس یو وی کے ڈیوائیڈر سے ٹکرا جانے سے تین افراد ہلاک

ہردوئی، 11 نومبر (ایاین آئی) اتر پردیش میں ہردوئی ضلع کے سینڈی تھانہ علاقے میں تیز رفتار ایس یو وی کے ڈیوائیڈر سے ٹکرا جانے سے ایک جوڑے اور ایک شیر خوار بچے کی موت ہوگئی اور ایک اور بچے کی حالت نازک ہے۔ پولیس نے بتایا کہ سورہ بھاپرساد اہیرا (36) جو پریاگ راج کا رہائشی ہے اور نوئیڈا میں کام کرتا ہے، اپنی بیوی منویکا پاہیرا (34)، چار سالہ بیٹے شیوم (34) اور سات سالہ بیٹے دیوم (34) کے ساتھ ایک XUV 300 میں پریاگ راج جارہا تھا۔ ان کی کار قابو سے باہر ہوگئی اور سینڈی تھانہ علاقے کے انتوا۔ سیملا گاؤں کے قریب کلومیٹر 317 پر ایکسپریس وے سے ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔

کم سن طالب علم محمد وسیم نے حفظِ قرآن کیا



بارہ بنکی (پریس ریلیز) قرآن پاک کی حفاظت کی ذمہ داری خود رب کائنات نے لی ہے، اس مقدس کتاب میں قیامت تک کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ قرآن کریم کی حفاظت کے بہترین نمونے حفاظ کرام کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو حفاظ کے سینوں میں محفوظ کر رکھا ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ دارالرشاد بنکی، بارہ بنکی کے مہتمم مولانا سید عبدالحمید قاسمی نے جامعہ میں منعقدہ مکمل حفظ قرآن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ کے ناظم تعلیمات مولانا سید اظہر قاسمی نے کہا کہ حافظ قرآن اور اس کے والدین کو روز محشر اللہ تعالیٰ کی جانب سے عزت وتکریم سے نوازا جائے گا اور ان کے سروں پر نورانی تاج پہنایا جائے گا۔ واضح رہے کہ جامعہ کے کم سن طالب علم حافظ محمد وسیم بن محمد اسلام، ساکن ہرکا نے قاری محمد احمد کی زیر نگرانی قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کی تکمیل حفظ پر جامعہ میں ایک مختصر مگر پُرسنت تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں اساتذہ و دیگر متعلقین نے شرکت کرکے طالب علم کو مبارک باد پیش کی اور اس کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس موقع پر جامعہ کے اساتذہ مولانا عبدالقدوس قاسمی، مولانا غیاث الدین قاسمی، مفتی مسعود احمد قاسمی، قاری محمد وسیم، مولانا افتخار قاسمی، مولانا محمد انس، حافظ محمد سعید، ماسٹر محمد اکرم، حافظ محمد نسیم، مولانا نور محمد قاسمی، قاری محمد شعیب، قاری ابوبکر، حافظ محمد راشد، حافظ محمد ریحان ہرکا، محمد اشتیاق اور حیات اللہ ہرکا، متعدد پور بلوٹ خاص موجود رہے۔ آخر میں مہتمم جامعہ مولانا سید عبدالحمید قاسمی کی دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔

نئی نسل تک پہنچائیں مولانا آزاد کے افکار: سراج مہدی

مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش پر پریس کلب میں پروقار تقریب، تعلیم، اتحاد اور بھائی چارے کا دیا پیغام



لکھنؤ: ملک کے پہلے وزیر تعلیم، عظیم مجاہد آزادی، نامور ماہر تعلیم اور بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش کے موقع پر نیشنل اتحاد ملت کنکشن کی جانب سے پریس کلب میں ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں مولانا آزاد کے افکار، ان کی جدوجہد سے پُر زندگی، تعمیر وطن میں ان کی خدمات اور شعبۂ تعلیم میں ان کے تاریخی کارناموں کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ پروگرام میں مقررین نے کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کی پوری زندگی ملکی آزادی، قومی یکجہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی، باہمی بھائی چارے اور فروغ تعلیم کے لیے وقف تھی۔ ان کا ماننا تھا کہ تعلیم ہی کسی بھی معاشرے اور ملک کی ترقی کی سب سے مضبوط بنیاد ہے۔ انہوں نے جدید تعلیم کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ گنگا جمنی تہذیب اور ہندو مسلم اتحاد کو مضبوط کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس موقع پر سماج، تعلیم، طب، صحافت اور کھیل کی شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی اہم شخصیات کو مولانا آزاد ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اعزاز حاصل کرنے والوں میں ڈاکٹر کے۔ کے۔ سنگھ (پروفیسر آف سرجری، کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی)، ڈاکٹر سید سردار نواب (سائنٹفک کمیٹیز اور ایشیا ریکارڈ ہولڈر 1990)، وہ نامور شاعر (سینئر صحافی و سماجی کارکن) اور معروف شاعر سرویش استھانہ شامل تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ریشن وکشت نے کہا کہ مولانا آزاد اعتماد اور قومی اتحاد کا درس ہر دور میں دیتے رہے۔ آج ملک کو ان کے افکار کی جتنی ضرورت ہے، شاید پہلے کبھی نہیں تھی۔ ہمیں مسلسل سچ اور بھائی چارے کے ذریعے آگے بڑھنا ہے۔ ندیم اشرف جائسی نے کہا کہ مولانا آزاد صرف ایک فرد نہیں، بلکہ ذات خود ایک عظیم شخصیت اور نظریہ تھے۔ سینئر صحافی اور سماجی کارکن وندنا مشرا نے کہا کہ مولانا آزاد نے خواتین کی تعلیم اور معاشرے میں ان کی شمولیت کو خاص اہمیت دی۔ مولانا مشتاق نے کہا کہ مولانا آزاد کی سوچ آج بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی ان کے دور میں تھی۔ ہمیں ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا چاہیے۔ سراج مہدی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ پریم کانت تیواری نے کہا کہ مولانا آزاد نے جنگ آزادی میں جو قربانیاں دیں، وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ڈاکٹر سید سردار نواب نے کہا کہ میری جائے پیدائش جوہنور ہے، لیکن لکھنؤ میری جائے عمل ہے۔ ایسے پروگرامات کے ذریعے نوجوانوں کو اپنی شاندار تاریخ اور عظیم شخصیات کے خیالات سے روشناس کرانا بے حد ضروری ہے۔ مولانا سیف عباس نقوی نے کہا کہ بزرگوں کی خدمات اور ان کے دکھائے ہوئے راستے کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ کا قلم مضبوط ہے تو آپ کا مستقبل بھی تابناک ہے۔ مولانا آزاد نے اپنے کردار اور افکار کے ذریعے نوجوانوں کے دلوں میں جو جگہ بنائی ہے، وہ ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ اضراف علی نے مولانا آزاد کی تاریخی تقاریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جامع مسجد میں دیا گیا ان کا اتحاد اور بھائی چارے کا پیغام آج بھی معاشرے کے لیے مشعل راہ ہے۔

پروگرام کے منتظم سراج مہدی نے تمام مہمانوں، مقررین اور معزز شخصیات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنا، تعلیم کو فروغ دینا اور معاشرے میں محبت، امن آہنگی، بھائی چارے اور قومی یکجہتی کا پیغام پھیلانا ہی اس تقریب کا اصل مقصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل کو مولانا آزاد کی حیات اور ان کے افکار سے روشناس کرانا وقت کی ضرورت ہے، تاکہ آنے والی نسلیں ان کے نقش قدم پر چل کر ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔

اس موقع پر سماجی، تعلیمی، سیاسی اور صحافتی میدان سے وابستہ متعدد اہم شخصیات موجود تھیں، جن میں محمد ناصر، شمیم سن گنگ، پرديپ کپور، مسعود حسن، دیپے شنکر سنگھ، راجندر سنگھ پرویز، زبیر احمد، عبد الوحید، شاشوت تیواری، وہی احمد، عبد النصیر ناصر، شاعر منور جعفری، شاعر معید رہبر لکھنوی، توصیف حسین، آفتاب احمد اور برجیش دویدی سمیت کئی معززین شامل رہے۔

یوپی انتخابات کے لیے بی جے پی کی بڑی تیاری

اتحادیوں کو منائیں گے، این ڈی اے کو مضبوط کریں گے، دیا بڑا پیغام

لکھنؤ: 11 نومبر (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی نے 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے لیے اپنی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ اس حوالے سے پارٹی نے اپنے اتحادیوں کو منانے کی حکمت عملی اپنائی ہے۔ اس بار بھارتیہ جنتا پارٹی بڑے اتحاد کے ساتھ ریاستی انتخابات لڑنے کی تیاری کر رہی ہے۔ این ڈی اے، پانچ جماعتوں کے اتحاد کے طور پر، اتر پردیش کی سیاست میں مضبوط قدم جمانے کی امید ہے۔ اس دوران سماج وادی پارٹی کانگریس کے ساتھ اتحاد میں الیکشن لڑنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اگر دونوں اتحادوں نے ابھی تک سیٹوں کی تقسیم کے معاہدوں کو حتمی شکل نہیں دی ہے، لیکن سماج وادی پارٹی اور کانگریس سیٹوں کی تقسیم کو لے کر مسلسل اختلافات کا شکار ہیں۔ این ڈی اے کے اندر اس طرح کی مخالفت ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی اتر پردیش کی 403 میں سے 60 اسمبلی سیٹیں اپنے اتحادیوں کو دینے کی تیاری کر رہی ہے۔

خلیج بنگال سے آنے والی نم ہوائیں اتر پردیش میں کہرے کو بڑھا رہی ہیں

لکھنؤ: 11 نومبر (پی این ایس) بھارتیہ موسمیات کے مطابق اتر پردیش میں موسم کا کوئی فعال نظام نہ ہونے کی وجہ سے موسم معمول کے مطابق رہا۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ریاست کے دنوں ڈویژنوں میں موسم خشک رہا۔ صبح کے وقت مغربی اتر پردیش کے کچھ حصوں میں گھنی دھند چھائی رہی، جس کی وجہ سے مرئیت کم ہوگئی۔ اس کے بعد دھند میں کمی آئی۔ دن کے وقت آسمان صاف رہا، چمکتی دھوپ کے ساتھ۔ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32.4 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا جو معمول سے 3 ڈگری سیلسیس زیادہ ہے۔ سب سے کم سے کم درجہ حرارت بھی 14.5 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا جو معمول سے 2 ڈگری سیلسیس کم ہے۔ ماہر موسمیات ڈاکٹر آنس سنگھ نے بتایا کہ اتر پردیش میں موسم کا کوئی فعال نظام نہ ہونے کی وجہ سے موسم خشک رہتا ہے۔ آئندہ سات روز تک موسم خشک رہے گا۔ اس وقت فعال ویسٹرن ڈسٹرب پنجاب اور گردونواح کو متاثر کر رہا ہے۔ اتر پردیش کے موسم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی خلیج بنگال سے مشرقی اتر پردیش تک ایک ٹرف لائن پھیلی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے خلیج بنگال سے نم ہوائیں اتر پردیش میں داخل ہو رہی ہیں، جس سے صبح اور شام کی دھند میں معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔

2027 کے انتخابات سے پہلے بی جے پی نے ایس پی کے دورِ حکومت کو نشانہ بنانے کی تیاری کر لی

لکھنؤ: 11 نومبر (پی این ایس) گذشتہ کئی انتخابات کی طرح، بھارتیہ جنتا پارٹی اتر پردیش میں ماضی کی یادوں کو انتخابی مسئلہ بنانے کی تیاری کر رہی ہے۔ انتخابات سے پہلے ماضی کے دور کو یاد کرنا سیاست میں کوئی نئی بات نہیں۔ تاہم، جب کوئی پارٹی، خصوصاً اُس سال اقتدار میں رہنے کے باوجود، اپنے انتخابی حلقہ کو ایک بڑا حصہ پچھلی حکومت پر تنقید کرنے میں صرف کرتی ہے، تو اس کے سیاسی ارادوں کو سمجھنا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔ بی جے پی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے پہلے کچھ ایسا ہی کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ جس طرح لالو۔ رابڑی حکومت کے مبینہ 'جنگل راج' کو بہار اسمبلی انتخابات میں راشٹریہ جنتا دل کو گھیرنے کے لیے انتخابی گفتگو کے مرکز میں رکھا گیا تھا، اسی طرح بی جے پی اتر پردیش میں اسی حکمت عملی کا ایک مختلف ورژن استعمال کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ یہاں سماج وادی پارٹی اور کانگریس پارٹی دونوں نشانے پر ہیں۔ بی جے پی 2017 سے پہلے اتر پردیش کے ووٹروں کو یاد دلانا چاہتی ہے۔ اس دور کے جرائم، لاقانونیت اور سیاسی سرپرستی کے واقعات کو اجاگر کر کے، وہ یہ پیغام دینے کی کوشش کر رہی ہے کہ اس پی ایس پی کی واپسی کا مطلب ماضی نہ بھولنے والے 'گنڈہ راج' کی واپسی ہوگی۔ یہ حکمت عملی دراصل یوگی آدتیہ ناتھ کے حالیہ بیانات میں صاف نظر آتی ہے۔ 2 نومبر 2026 کو گونڈہ میں ایک پروگرام کے دوران، انہوں نے سماج وادی پارٹی کو اتر پردیش کے لیے 'لعنت' قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب بھی اس پی کی حکومت اقتدار میں آئی، ریاست میں جرائم، اناری اور فسادات بڑھ گئے۔ انہوں نے 25 سے 28 سال کی عمر کے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے والدین سے ریاست کے کرفیو اور فسادات اور خواتین اور بیٹیوں کی حفاظت کے بارے میں پوچھیں۔ اتفاق سے نومبر 2025 میں بہار انتخابات کے دوران مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے بھی ایسی ہی اپیل کی تھی۔ فرق یہ تھا کہ شاہ بہار میں نیتیش کمار کی بیس سال کی میعاد کو نشانہ لالو رابڑی کے دور حکومت سے کر رہے تھے، جب کہ یوگی آدتیہ ناتھ سال 2 کی تقریباً اسی قدر میں رہنے کے باوجود اپنی حکومت کے بجائے پچھلی حکومت کی کامیابیوں کو یاد کر رہے تھے۔

ذہنی صحت، ذمہ دارانہ صحافت اور زندگی کا تحفظ

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی



میڈیا محض اطلاعات کی ترسیل کا ذریعہ نہیں بلکہ رائے عامہ کی تشکیل، سماجی رویوں کی تبدیلی اور اجتماعی شعور کی بیداری کا ایک مؤثر وسیلہ ہے۔ اس کے الفاظ، سرخیاں، تصاویر اور خبروں کو پیش کرنے کا انداز لوگوں کی سوچ پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ذہنی صحت جیسے حساس موضوع اور خودکشی جیسے سنگین مسئلے پر میڈیا کی ذمہ داری عام خبروں کی رپورٹنگ سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ایک غیر ذمہ دارانہ خبر کسی ذہنی طور پر پریشان شخص کی مایوسی میں اضافہ کرسکتی ہے، جب کہ ایک حساس، متوازن اور امید افزا رپورٹ کسی کی زندگی بچانے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس اعتبار سے میڈیا کا کردار صرف واقعات کی اطلاع دینا نہیں بلکہ زندگی کے تحفظ، انسانی وقار اور ذہنی صحت کے تئیں مثبت سماجی رویہ پیدا کرنا بھی ہے۔

ذہنی صحت انسانی زندگی کا بنیادی حصہ ہے۔ جس طرح جسمانی بیماری انسان کی روزمرہ زندگی، صلاحیتوں اور تعلقات کو متاثر کرتی ہے، اسی طرح ذہنی دباؤ، اضطراب، ڈپریشن اور دیگر نفسیاتی مسائل بھی انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں ذہنی بیماریوں کو اب بھی کمزوری، ناکامی یا غیر معمولی رویے سے جوڑ کر دیکھا جاتا ہے۔ ذہنی مسائل کا شکار افراد کو ہمدردی اور تعاون فراہم کرنے کے بجائے بعض اوقات طنز، تمسخر اور سماجی امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نتیجتاً وہ اپنی پریشانی بیان کرنے، علاج کروانے یا کسی سے مدد لینے سے گریز کرتے ہیں۔

خودکشی ایک پیچیدہ سماجی، نفسیاتی اور صحت عامہ کا مسئلہ ہے۔ اس کے اسباب متعدد ہوتے ہیں، کسی ایک واقعے، تعلق یا ناکامی کو اس کی واحد وجہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ذہنی امراض، شدید ذہنی دباؤ، سماجی تنہائی، معاشی مشکلات، خاندانی تنازعات، تعلیمی مسابقت، بے روزگاری اور دیگر حالات مختلف افراد کو مختلف انداز میں متاثر کرسکتے ہیں۔ اس لیے خودکشی کو اکثر انفرادی کمزوری یا جذباتی شکست سمجھ لیا جاتا ہے، جبکہ یہ کئی پیچیدہ عوامل کے باہمی تعامل کا نتیجہ ہوسکتی ہے۔ اس لیے کسی واقعے کو ایک سادہ اور یک رخی کہانی بنا کر پیش کرنا درست نہیں۔ اس کا حل محض نصیحت یا اخلاقی تلقین میں نہیں، بلکہ سماجی شعور، بہتر ذہنی صحت کی سہولتوں، بروقت مدد اور ذمہ دارانہ صحافت میں پوشیدہ ہے۔

نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو 2024 کی رپورٹ کے اعداد و شمار کے مطابق بھارت میں خودکشی سے ایک سال میں 1,70,746 اموات ہوئیں۔ اوسطاً روزانہ 468 فی ایک لاکھ آبادی میں یہ شرح 12.2 فی صد رہی جس میں مردوں کا تناسب 73.5 اور خواتین کا تناسب 26.5 فیصد تھا۔ یومیہ اجرت پر کام کرنے والے طبقہ کی سب سے زیادہ 52910 اموات خودکشی سے ہوئی۔ خودکشی کی کوشش کرنے والوں کی تعداد اس سے الگ اور کہیں زیادہ ہے۔ رپورٹ کے مطابق خاندانی مسائل، ذہنی صحت اور نشے کی لت مل کر تقریباً 59 فیصد واقعات سے وابستہ ہیں۔

حکومت ہند کے نیشنل مینٹل ہیلتھ سروے 2016-15 میں بتایا گیا تھا کہ بالغ آبادی کے تقریباً 10.6 فیصد افراد کسی قابل تشخیص ذہنی عارضے کا شکار تھے۔ اس سروے کا تشویشناک پہلو یہ تھا کہ ذہنی عوارض میں مبتلا 70 سے 92 فیصد افراد مناسب علاج حاصل نہیں کر پا رہے تھے۔ اس کی وجوہات میں آگہی کی کمی، سماجی بدنامی کا خوف اور ماہرین کی قلت شامل ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ذہنی بیماری کو ہمارے معاشرے میں اب بھی جسمانی بیماری جیسی سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا۔

اس صورت حال کو بدلنے میں میڈیا اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ اگر اخبارات، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم ذہنی صحت کو انسانی صحت کا لازمی حصہ قرار دیتے ہوئے اس پر مستند معلومات فراہم کریں تو معاشرے میں پھیلی غلط فہمیوں کو دور کیا جاسکتا ہے۔ ذہنی بیماریوں کو کسی کردار کی کمزوری کے بجائے قابلِ فہم اور قابلِ علاج صحت کے مسائل کے طور پر پیش کرنا چاہیے۔ نفسیات میں خودکشی کے رجحان کو ورتھر اثر (Werther Effect) کہا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح جرمن ادیب گوئٹے کے 1774 میں شائع ہونے والے ناول The Sorrows of Young Werther سے ماخوذ ہے۔ ناول کے مرکزی کردار کی خودکشی کے بعد یورپ میں ایسے واقعات سامنے آئے جن میں بعض افراد نے اس کردار کے انداز کی نقل کی۔ اس تاریخی واقعے نے اس امکان کی طرف توجہ دلائی کہ کسی خودکشی کی غیر ذمہ دارانہ اور مسلسل تشہیر بعض حساس افراد میں تقلیدی رویے کا خطرہ بڑھا سکتی ہے۔

اس کے برعکس پاپاگینو اثر (Papageno Effect) اس مثبت اثر کو بیان کرتا ہے جس میں مشکلات پر قابو پانے، مدد حاصل کرنے اور زندگی کی طرف واپس آنے کی حقیقی کہانیاں شامل ہیں۔ ان کے ذریعہ میڈیا لوگوں میں امید پیدا کرکے خودکشی کی روک تھام میں فعال کردار ادا کر سکتا ہے۔ ہندوستانی میڈیا کی رپورٹنگ پر نیشنل میڈیکل جرنل آف انڈیا 2023 میں شائع ہونے والی ایک تحقیق میں چھ بڑے انگریزی اخبارات کی خودکشی سے متعلق 117 خبروں کا لیا گیا۔ اس کے مطابق 82.9 فیصد خبروں میں خودکشی کا طریقہ بتایا گیا تھا۔ 58.1 فیصد میں خودکشی کی صرف ایک وجہ بیان کی گئی تھی۔ 74.4 فیصد میں تصاویر شامل تھیں۔ صرف 8.5 فیصد خبروں میں مدد حاصل کرنے کے لیے ہیلپ لائن کی معلومات دی گئی تھی۔ 71.8 فیصد خبروں میں عوام کے لیے کسی مفید رہنمائی کا فقدان تھا۔ یہ مطالعہ اگرچہ محدود مدت اور صرف انگریزی اخبارات پر مشتمل تھا، لیکن اس کے نتائج ہندوستانی صحافت کے لیے ایک اہم سوال ضرور اٹھاتے ہیں کیا میڈیا اپنی خبر رسانی کی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے انسانی زندگی کے تحفظ میں بھی اپنا کردار ادا کر رہا ہے؟ یہ صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ صحافتی ادارے اپنی اداراتی پالیسیوں پر نظرثانی کریں اور صحافیوں کو حساس موضوعات کی رپورٹنگ کے لیے باقاعدہ تربیت فراہم کریں۔

خودکشی کی رپورٹنگ میں احتیاط کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے عالمی ادارہ صحت (WHO) اور انٹرنیشنل ایسوسی ایشن فار سوسائڈ پریوینشن نے صحافیوں کے لیے رہنما اصول مرتب کیے ہیں۔ ہندوستان میں پریس کونسل آف انڈیا نے بھی 13 ستمبر 2019 کو جسٹس سی کے پرساد کی سربراہی میں عالمی ادارہ صحت کی ہدایات کی بنیاد پر خودکشی سے متعلق رپورٹنگ کے اصول جاری کیے۔ ان ہدایات کے مطابق خودکشی کی خبروں کو غیر ضروری طور پر نمایاں جگہ نہیں دینی چاہیے اور نہ ہی ایک ہی واقعے کو بار بار نشر یا شائع کرنا چاہیے۔ ایسی زبان اور سرخیوں سے گریز ضروری ہے جو خودکشی کو سنسنی خیز بنائیں یا اسے مسائل کا حل ظاہر کریں۔ خودکشی کے طریقۂ کار، مقام اور دیگر تفصیلات بیان کرنے سے بھی احتراز کرنا چاہیے۔ اسی طرح تصاویر، ویڈیوز اور سوشل میڈیا لنکس کی اشاعت میں خصوصی احتیاط برتنی چاہیے۔ ان اصولوں کا مقصد خبر کو چھپانا نہیں بلکہ اسے اس انداز میں پیش کرنا ہے کہ عوام تک ضروری معلومات بھی پہنچیں اور کسی دوسرے شخص کے متاثر ہونے کا خطرہ بھی کم سے کم ہو۔ صحافیوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ خبر کی اہمیت صرف اس کی سنسنی خیزی سے متعین نہیں ہوتی بلکہ اس کی سماجی افادیت اور انسانی اثرات بھی اتنے ہی اہم ہیں۔

بچوں اور نوعمروں سے متعلق خبروں میں یہ ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ ان کی شناخت، اسکول، خاندان اور رہائشی علاقے کی تفصیلات ظاہر نہیں کرنی چاہئیں۔ ان کی نجی زندگی کا تحفظ، باخبر رضامندی اور ذہنی سکون کو ترجیح دینا ضروری ہے۔ کسی ایسے انٹرویو یا تصویر سے گریز کیا جائے جو ان کے لیے مزید ذہنی اذیت یا سماجی تضحیک کا سبب بن سکتی ہو۔

سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ نے معلومات کی ترسیل کو غیر معمولی رفتار دے دی ہے۔ اب کوئی خبر چند لمحوں میں لاکھوں لوگوں تک پہنچ سکتی ہے۔ لیکن اس سہولت کے ساتھ کئی خطرات بھی وابستہ ہیں۔ بعض ویب سائٹس اور سوشل میڈیا گروپس خودکشی کی ترغیب دینے والا مواد پھیلاتے ہیں۔ غیر مصدقہ معلومات، سنسنی خیز ویڈیوز اور اشتعال انگیز تبصرے ذہنی طور پر پریشان افراد کے لیے نقصان دہ ہوسکتے ہیں۔

تاہم ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے ذہنی صحت کے ماہرین کی آرا، مستند معلومات، مشاورتی خدمات اور مدد حاصل کرنے کے ذرائع وسیع پیمانے پر عوام تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔ صحافتی اداروں کو چاہیے کہ خبروں کے ساتھ مناسب اور تصدیق شدہ امدادی معلومات بھی فراہم کریں اور سوشل میڈیا پر بھی وہی احتیاط برتیں جو روایتی صحافت میں ضروری ہے۔

خودکشی کی روک تھام صرف میڈیا کی ذمہ داری نہیں۔ اس کے لیے حکومت، تعلیمی اداروں، طبی ماہرین، سماجی تنظیموں، خاندانوں اور کمیونٹی کی مشترکہ کوششیں ضروری ہیں۔ صحافتی اداروں کو اپنی اداراتی پالیسیوں میں ذمہ دارانہ رپورٹنگ کے اصول شامل کرنے چاہئیں۔ صحافت کے تعلیمی اداروں میں ذہنی صحت اور خودکشی سے متعلق رپورٹنگ کی باقاعدہ تربیت دی جانی چاہیے۔ ذہنی صحت کے ماہرین اور صحافیوں کے درمیان مسلسل رابطہ بھی ضروری ہے تاکہ خبروں میں طبی اور سماجی حقائق کی درست ترجمانی ہو سکے۔ ذہنی صحت کے مسائل سے گزرنے والے افراد کو بھی اس مکالمے میں مساوی شراکت دار بنایا جانا چاہیے۔ ان کے تجربات کو عزت اور حساسیت کے ساتھ پیش کیا جائے، نہ کہ انہیں محض خبر کا موضوع بنا دیا جائے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ صحافت خبر کی سنسنی سے آگے بڑھ کر انسانی زندگی کے تحفظ کو اپنی ترجیح بنائے۔ ذہنی صحت کو شرمندگی نہیں بلکہ صحت کا ایک اہم مسئلہ سمجھا جائے، خودکشی کو کسی مسئلے کا حل بنا کر پیش کرنے کے بجائے اس کی روک تھام کے راستے دکھائے جائیں اور مایوسی کے بجائے امید کی کہانیاں عام کی جائیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ صحافت کا مقصد صرف یہ بتانا نہیں کہ کیا ہوا، بلکہ یہ بھی ہے کہ اس خبر سے معاشرے پر کیا اثر پڑے گا۔ ذمہ دارانہ صحافت وہ ہے جو خبر بھی دے، شعور بھی بیدار کرے اور زندگی بچانے میں بھی اپنا کردار ادا کرے۔

9810371907

امریکہ کے اسرائیل اور فلسطین سے بدلتے رشتے

ڈاکٹر سلیم خان

اسرائیل کا وجود چونکہ امریکہ کی مدد اور حمایت پر منحصر ہے اس لیے اس یو ایس اے کی 51 ویں ناجائز ریاست بھی کہا جاتا ہے۔ اس بار نیتن یاہو کی حکومت سازی میں ناکامی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ شخص امریکہ و دیگر مغربی ممالک حلیفوں کے ساتھ اسرائیل کے تعلقات کو نہ صرف بہتر بنانے میں ناکام رہا بلکہ بگاڑ کا سبب بن گیا۔ اس حقیقت کا برملا اظہار اپوزیشن اتحاد میں شامل سب سے زیادہ بائیں بازو کی جماعت کے سربراہ یائر گولان نے کیا۔ وہ بولے: 'نیتن یاہو اور بین گویر کا اقتدار میں رہنا اسرائیل کو بین الاقوامی پابندیوں، عالمی تنہائی اور امریکہ کے ساتھ تصادم کی راہ پر لے جاسکتا ہے جو ہمارا دوست اور اہم ترین اتحادی ہے۔' یہ بات بظاہر عجیب ہے کیونکہ صدر ٹرمپ کے ساتھ نیتن یاہو کے نہایت قریبی تعلقات ہیں اور انہوں نے اسرائیلی عوام سے نیتن یاہو کو کامیاب کرنے کی اپیل بھی کی تھی۔ یہ حسنِ اتفاق ہے کہ نیتن یاہو کی مانند خود صدر ٹرمپ بھی وسط مدتی انتخاب میں اوندھے منہ گر گئے۔ اس کے بعد اسرائیل کے اپوزیشن قانون سازوں نے کہنا شروع کردیا کہ امریکہ میں منعقد ہونے والے وسط مدتی انتخابات میں ڈیموکریٹس کی ریپبلکن پارٹی پر فتح نے نیتن یاہو کو ہٹانے کی ضرورت مزید نمایاں کردیا ہے۔

نتن یاہو کے "وسیع قومی حکومت" قائم کرنے کی کوشش میں ناکامی کی ایک وجہ امریکی انتخاب میں ٹرمپ کی ناکامی ہے۔ یاہو کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس کو وسیع قومی حکومت کی سربراہی کا موقع نہیں ملے تو بدعنوانی کے الزامات میں اپنے عہدے سے معزولی کے بعد جیل بھی جانا پڑ سکتا ہے۔ اسرائیلی صدر کا جھکاؤ پہلے ممکنہ اتحادی حکومت کی جانب تھا مگر چونکہ آئزن کوٹ اور ان کے اتحادیوں نے اس امکان کو مسترد کردیا اس لیے نیتن یاہو کی خود کو جیل جانے سے بچانے کی آخری کوشش بھی ناکام ہوگئی۔ بالآخر اسرائیلی صدر نے سابق آرمی چیف اور اپوزیشن رہنما گاڈی آئزن کوٹ کو نئی حکومت تشکیل دینے کی ذمہ داری سونپ دی۔ ابھی تک کی سیاسی پیش رفتیہ ہے کہ اسرائیل کی 120 رکنی نئی پارلیمنٹ (26 ویں کنیسٹ) کے ارکین نے حلف اٹھالیا ہے۔ اس کے علاوہ اہم پارلیمانی عہدوں پر بھی اتفاق ہوگیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق آئزن کوٹ نے اتحادی رہنماؤں (نفتالی بینیٹ، یائیر لاپید، اور او یگدور لیبرمین) کے ساتھ مل کر پارلیمنٹ کے اہم عہدوں کی تقسیم طے کردی ہے۔ اس معاہدے کے تحت متان کہانا کو کنیسٹ کا نیا اسپیکر اور او یگدور لیبرمین کو خارجہ و دفاعی امور کی کمیٹی کا سربراہ نامزد کیا جاچکا ہے۔ اب پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے بعد آئزن کوٹ کی باقاعدہ حلف برداری اور نیتن یاہو کی جیل کا راستہ صاف ہوجائے گا۔

امریکہ اور اسرائیل کے درمیان چونکہ باپ بیٹے کا رشتہ ہے اس لیے اسرائیلی انتخابات پر امریکہ کے اثرات مرتب ہونے چاہییں لیکن الٹا ہوتا ہے۔ اسرائیل یا فلسطین کے تئیں امریکی صدر کا رویہ اس کے انتخابی نتائج کو متاثر کرتا ہے۔ دو سال قبل ٹرمپ اور کملا ہیرس کے درمیان مقابلے میں بھی اس کے اثرات نظر آئے اور اس بار وسط مدتی انتخاب میں اسے دیکھا گیا۔ گزشتہ انتخابی مہم میں ٹرمپ کا نعرہ 'ماگا (میک امریکہ گریٹ اگین)' تھا۔ ٹرمپ نے اس نعرے سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ وہ دیگر ممالک کے اندر اپنے وسائل کو صرف کرنے کے بجائے امریکہ کی معاشی حالت پر توجہ دیں گے۔ اس سے فلسطین کے حامیوں کو یہ پیغام ملا کہ غزہ کی جنگ میں ٹرمپ اسرائیل کی پشت پناہی نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ ٹرمپ نے عرب رائے دہندگان کے ساتھ رابطے استوار کرنے پر خصوصی توجہ دی تھی۔ اس کے برعکس کملا ہیرس نے نہ صرف نیتن یاہو کی مکمل حمایت کی بلکہ آگے بڑھ کر یہودیوں کی ناز برداری کے لیے اسرائیل کو بھیجے جانے والے اسلحہ پر دستخط کرتے ہوئے تصویر کھنچوا کر ذرائع ابلاغ میں نشر کردی۔ روایتی طور پر ڈیموکریٹس کو فلسطین کا حامی اور صہیونیت مخالف سمجھا جاتا ہے مگر کملا کی اس حماقت نے سارے کیے کرائے پر پانی پھیر کر ان کی شکست میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ اگر بدعہدی نہ کرتے۔ دوسروں کے معاملات میں مداخلت کرنے کے بجائے اندرون ملک معاشی مسائل کو حل کرنے پر توجہ دیتے تو انہیں دو سال کے اندر ایسی کراری ہار کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

ڈیموکریٹس نے اپنی سابقہ غلطی کا کفارہ ادا کرتے ہوئے اس بار غزہ جنگ سے ہونے والی تباہی پر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے اسرائیل کے حوالے سے سخت مؤقف اپنانے کا عزم ظاہر کیا۔ نیتن یاہو کی شکست سے ہوا کے رخ میں تبدیلی دیکھ کر ووٹنگ کے دوران ٹرمپ نے اعلان کردیا کہ انہوں نے نتن یاہو سے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اسرائیل کو ملنے والی تقریباً چار ارب ڈالر کی سالانہ امریکی فوجی امداد کو رواں سال کے اختتام تک ختم کردیا جائے۔ یہ بات اگر ٹرمپ کے بجائے نیتن یاہو کہتا تب تو اس کی کوئی اہمیت ہوتی کیونکہ وہ لینے والا ہے مگر دینے والے امریکہ کا یہ فرمان مضحکہ خیز ہے۔ ٹرمپ کا یہ بیان بہت تاخیر سے آیا اور اس وقت تک چڑیا کھیت چگ چکی تھی۔ ٹرمپ اس کا کوئی سیاسی فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ ریپبلکن کے برخلاف ڈیموکریٹس نے اس بار زیادہ سوجھ بوجھ سے کام لیتے ہوئے اپنی انتخابی مہم چلائی۔ نیویارک سے کانگریس کے ڈیموکریٹک امیدوار ریڈ لینڈر اپنی جماعت کے بائیں بازو سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے رائے شماری سے چند دن پہلے فلسطین میں مغربی کنارے کا سفر کرکے اس کو اپنی انتخابی مہم میں بڑی خوبی سے استعمال کیا۔ انھوں نے زیتون کی فصل کاٹنے میں فلسطینیوں کی مدد کی اور اس جرم میں مختصر وقت کے لیے اسرائیلی فورسز کی حراست میں بھی رہے۔ اس بات کو انھوں نے سوشل میڈیا پر اپنی تشہیر میں استعمال کیا۔

امریکی سیاست کی تاریخ میں اس غیر معمولی واقعہ پر خود نیتن یاہو یہ کہنے پر مجبور ہوگیا تھا کہ مستقبل میں اسرائیل کو شاید امریکی سکیورٹی کے بغیر رہنا پڑے گا۔ ماہرین کے مطابق ایوانِ نمائندگان اور سینیٹ میں ڈیموکریٹس کی کامیابی اسرائیلی ریاست پر دباؤ بڑھانے اور اس کے لیے امریکی حمایت کے بعض [illegible]

☆☆☆

سونیا گاندھی کی خودنوشت 'بیلانگنگ: اے جرنی آف لو' کی مقبولیت

بک اسٹور سے کوئک کامرس تک بدلتا ہوا منظر نامہ

ناگیندر

کتابوں کی دنیا میں کسی نئی تصنیف کی آمد، اس کے موضوع، مصنف کی شہرت اور قارئین کی دلچسپی کے اعتبار سے اہمیت رکھتی ہے، لیکن بعض کتابیں اپنی اشاعت کے ساتھ ہی محض ایک ادبی یا سیاسی واقعہ نہیں رہتیں بلکہ معاشرتی رجحانات اور بدلتے ہوئے زمانے کی ترجمانی کرنے لگتی ہیں۔ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی سربراہ سونیا گاندھی کی خودنوشت 'بیلانگنگ: اے جرنی آف لو' (A Journey:Belonging of Love) کی مقبولیت کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جاسکتا ہے۔ 10 نومبر 2026 کو بازار میں آنے والی اس کتاب نے نہ صرف سیاسی حلقوں میں تجسس پیدا کیا بلکہ ہندوستان میں کتابوں کی خرید و فروخت کے روایتی طریقوں کو بھی ایک نئی بحث کا موضوع بنا دیا ہے۔ ہارپر کولنز انڈیا کے زیر اہتمام شائع ہونے والی 544 صفحات پر مشتمل یہ ہارڈ کور کتاب اپنی اشاعت سے پہلے ہی موضوعِ بحث بن چکی تھی۔ اس کی قیمت 1299 روپے مقرر کی گئی، تاہم آن لائن خریداری کے بعض پلیٹ فارمز پر رعایتی قیمت نے بھی اس کی مقبولیت میں اضافہ کیا۔ خاص طور پر کوئک کامرس پلیٹ فارم بلنکٹ کے ذریعے اس کتاب کی دستیابی نے ایک نئی صورت حال پیدا کردی۔ [illegible]

سونیا گاندھی کی خودنوشت 'بیلانگنگ: اے جرنی آف لو' نے کتابوں میں غیر معمولی دلچسپی پیدا کردی۔ بک اسٹورز سے لے کر کوئک کامرس پلیٹ فارم تک اس کی مقبولیت نے مطالعے کے بدلتے رجحانات کو نمایاں کیا ہے۔

ہندوستان میں سیاسی شخصیات کی خودنوشتوں، یادداشتوں اور سیاسی تاریخ پر مبنی کتابوں سے قارئین کی دلچسپی کا ایک طویل سلسلہ موجود ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی کتاب 'این آٹو بایوگرافی' سے لے کر حالیہ برسوں کی سیاسی تصانیف تک، قارئین ہمیشہ یہ جاننے کے خواہش مند رہے ہیں کہ ملک کی سیاست کے اہم فیصلوں کے پیچھے کیا حالات اور خیالات کارفرما تھے۔



پیدا ہونے والی دلچسپی کے کئی پہلو ہیں۔ سب سے اہم پہلو ان کی طویل سیاسی زندگی اور نجی شخصیت کے درمیان موجود فاصلہ ہے۔ سونیا گاندھی کئی دہائیوں سے ہندوستانی سیاست کا ایک اہم حصہ رہی ہیں، لیکن اپنی نجی زندگی اور ذاتی خیالات کے اظہار کے معاملے میں وہ عموماً محتاط رہی ہیں۔ ایسے میں ان کی [illegible]

حلقوں تک محدود نہیں رہی۔ ممبئی، بنگلورو، کولکاتا اور حیدرآباد سمیت ملک کے کئی بڑے شہروں میں بھی اس کی مانگ کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ ممبئی کے معروف کتابی مراکز کتاب خانہ، کراس ورڈ اور وائٹ کرو میں کتاب کی آمد کے ساتھ قارئین کی دلچسپی دیکھی گئی۔ خاص طور پر نوجوان پیشہ ور افراد اور کالج [illegible]

اور سماجی مباحث کے مطالعے کی ایک مضبوط روایت موجود ہے، جس نے اس کتاب کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا۔

حیدرآباد میں بھی بالخصوص آئی ٹی شعبے سے وابستہ نوجوانوں کے درمیان اس کتاب کو لے کر دلچسپی کی اطلاعات سامنے آئیں۔ اس کے علاوہ چندی گڑھ، لکھنؤ اور جے پور جیسے شہروں میں بھی کتاب کی مانگ کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتابوں کی دنیا میں بدلتا ہوا کاروباری ماڈل

اس پوری صورت حال کا ایک اہم پہلو اشاعتی صنعت اور کتابوں کی فروخت کا بدلتا ہوا کاروباری ماڈل ہے۔ پہلے کتاب کی کامیابی کا اندازہ زیادہ تر بک اسٹورز میں فروخت، تقسیم کاروں کے آرڈرز اور نئے ایڈیشن کی ضرورت سے لگایا جاتا تھا۔ اب اس میں آن لائن فروخت، سوشل میڈیا پر ہونے والی تشہیر، صارفین کے تبصرے اور کوئک کامرس پلیٹ فارمز کی کارکردگی بھی شامل ہوگئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق سونیا گاندھی کی خودنوشت کے پہلے ایڈیشن میں ایک لاکھ کاپیاں شائع کی گئی ہیں۔ اگرچہ کتاب کی مجموعی فروخت کے حتمی اعداد و شمار ابھی دستیاب نہیں ہیں، لیکن ابتدائی دلچسپی نے اشاعتی حلقوں کو اس کے تجارتی امکانات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ یہاں ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ کیا اس قسم کی مقبولیت ہندوستان میں مطالعے کی مجموعی عادت میں اضافے کا اشارہ ہے؟ اس کا [illegible]

مطالعے کا رجحان ختم نہیں ہوا، صرف انداز بدلا ہے

[illegible]

بڑے شہروں میں غیر معمولی جوش و خروش

[illegible]

آٹھ سے بیس منٹ میں گھر تک پہنچ رہی کتاب

[illegible]

نوجوان نسل کی دلچسپی کے اسباب

[illegible]

سیاسی خودنوشتوں کی مقبولیت نئی نہیں

[illegible]

☆☆☆

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں



قدیم اردو اور جدید اردو: لسانی ارتقاء، اسلوبیاتی تبدیلیاں اور تہذیبی تناظر



غلام مزمل عطاؔ اشرفی
سمرسہ، بہار
9341137638

اردو زبان کی تاریخ محض الفاظ کے بدلنے، جملوں کے نئے سانچوں میں ڈھلنے یا املا وتلفظ کے تغیرات کی داستان نہیں، بلکہ یہ برصغیر کے تہذیبی، سماجی، علمی اور فکری ارتقا کی ایک طویل روداد ہے۔ ہر زندہ زبان کی طرح اردو بھی اپنے عہد کے تقاضوں، معاشرتی تبدیلیوں، علمی تحریکوں اور دوسری زبانوں کے اثرات سے مسلسل ارتقا پذیر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کی اردو اور چند صدیوں پہلے کی اردو میں لفظیات، محاورات، طرزِ بیان، جملوں کی ساخت اور اسلوب کے اعتبار سے نمایاں فرق دکھائی دیتا ہے۔

تاہم یہ سمجھنا درست نہیں کہ قدیم اردو کوئی بالکل الگ زبان تھی اور جدید اردو اس کی جگہ لینے والی دوسری زبان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں ایک ہی لسانی روایت کے مختلف تاریخی مراحل ہیں۔ قدیم اردو نے جن بنیادوں پر اپنی ادبی شناخت قائم کی، جدید اردو اسی ورثے کو اپنے عہد کے علمی، فکری اور ابلاغی تقاضوں کے مطابق آگے بڑھا رہی ہے۔

اس موضوع کا مطالعہ اس لیے بھی اہم ہے کہ اس سے نہ صرف اردو کے تاریخی سفر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے، بلکہ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ زبان کی اصل قوت اس کی تبدیلی قبول کرنے کی صلاحیت اور اپنے تہذیبی تشخص کو برقرار رکھنے میں مضمر ہے۔

۱۔ قدیم اردو کا تاریخی پس منظر

اردو کی ابتدائی تشکیل کا تعلق برصغیر کی مختلف لسانی روایتوں، خصوصاً شمالی ہندی مقامی بولیوں، فارسی، عربی اور دیگر زبانوں کے باہمی اختلاط سے ہے۔ اس کے ابتدائی ادبی نقوش دکن اور شمالی ہند کے مختلف علاقوں میں ملتے ہیں۔ مختلف ادوار میں اسے ہندوی، دہلوی، ریختہ اور اردوئے معلیٰ جیسے ناموں سے بھی یاد کیا گیا۔

ابتدائی اردو میں مقامی زبانوں کے الفاظ اور فارسی و عربی تراکیب کا امتزاج نمایاں تھا۔ کئی ادب میں اس کی ایک مخصوص لسانی صورت سامنے آتی ہے، جب کہ بعد کے زمانے میں دہلی اور لکھنؤ کے ادبی مراکز نے اس کے محاورے، شعری اسلوب اور نثری روایت کو مزید وسعت دی۔

قدیم اردو کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں فارسی اسلوب، عربی الفاظ اور مقامی محاورات ایک ساتھ جلوہ گر ہوتے تھے۔ اس دور کی نثر میں عبارت آرائی، مسجع و مقفیٰ جملوں اور طویل تراکیب کا استعمال بھی عام تھا۔

۲۔ جدید اردو کا ظہور اور ارتقائی مراحل

انیسویں صدی میں اردو نثر نے ایک اہم تاریخی موڑ لیا۔ جدید تعلیم، مطابع و اخبارات کے فروغ، انگریزی زبان سے رابطے، سائنسی علوم کی آمد اور سماجی اصلاحی تحریکوں نے اردو کے اظہار و ابلاغ کے طریقوں کو تبدیل کیا۔

فورٹ ولیم کالج، دہلی کالج اور سرسید احمد خان کی علمی و اصلاحی تحریک نے جدید اردو نثر کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ خصوصاً سرسید احمد خان اور ان کے رفقا نے نثر کو غیر ضروری تکلف سے نکال کر نسبتاً سادہ، واضح اور مقصدی بنانے کی کوشش کی۔

اس تبدیلی کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اردو کی ادبی لطافت ختم ہوگئی، بلکہ اس کے اظہار کے میدان وسیع ہوئے۔ اب اردو صرف داستان، قصیدہ و غزل اور مذہبی و اخلاقی تحریروں تک محدود نہیں رہی، بلکہ تاریخ، سائنس، فلسفہ، صحافت، معاشرت، سیاست اور جدید علوم کے اظہار کا وسیلہ بھی بننے لگی۔

۳۔ قدیم اور جدید اردو میں بنیادی فرق

قدیم اور جدید اردو کے درمیان فرق کو چند اہم لسانی اور اسلوبیاتی پہلوؤں سے سمجھا جاسکتا ہے۔

(الف) لفظیات اور ذخیرۂ الفاظ

قدیم اردو میں فارسی اور عربی الاصل الفاظ، مرکبات اور تراکیب کا استعمال نسبتاً زیادہ تھا۔ اس کے برعکس جدید اردو میں فارسی و عربی الفاظ کے ساتھ ہندی، انگریزی اور دیگر زبانوں سے مستعار الفاظ بھی کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔

چند مثالیں:

قدیم یا روایتی لفظ — جدید اور عام فہم متبادل

رقعہ — خط یا تحریر

نامۂ اعمال کا کردگی کارکردگی رپورٹ

عریضہ درخواست

مراسلہ خط و کتابت

حسبِ ارشاد ہدایت کے مطابق

ازاں بعد اس کے بعد

بہ موجب کے مطابق

بایں ہمہ اس کے باوجود

حسبِ سابق پہلے کی طرح

استفسار دریافت یا پوچھ گچھ

حصولِ مقصد مقصد حاصل کرنا

اشاعتِ افکار | خیالات کی اشاعت

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ان میں سے بہت سے الفاظ آج بھی مستعمل ہیں۔ انہیں متروک کہنا درست نہیں؛ البتہ روزمرہ گفتگو اور عام صحافت میں ان کے استعمال کی شرح پہلے کے مقابلے میں کم ہوئی ہے۔

(ب) جملوں کی ساخت اور طرزِ اظہار

قدیم نثر میں طویل جملوں، متعدد ضمنی فقروں، فارسی تراکیب اور عبارت آرائی کا رجحان نمایاں تھا۔ جدید نثر میں اختصار، وضاحت، ترتیب اور براہِ راست اظہار کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

مثال نمبر ۱ :

قدیم طرز: بندہ پروردا عرصہ دراز سے آپ کی زیارت بابرکت کا اشتیاق دل میں موجزن ہے مگر حالات کی ناسازگاری کے باعث یہ تمنا بنوز نہ بر آئیل ہے۔

جدید طرز: محترم! کافی عرصے سے آپ سے ملاقات کی خواہش ہے لیکن حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک یہ خواہش پوری نہیں ہوسکی۔

مثال نمبر ۲ :

قدیم طرز: حسبِ ارشاد، بندہ نے تمام ضروری امور کی انجام دہی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔

جدید طرز: آپ کی ہدایت کے مطابق میں نے تمام ضروری کام مکمل کرنے کی پوری کوشش کی۔

مثال نمبر ۳ :

قدیم طرز: بایں ہمہ، اہلِ علم و دانش کی یہ متفقہ رائے ہے کہ حصولِ علم کے بغیر تعمیرِ معاشرہ کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

جدید طرز: اس کے باوجود اہلِ علم کا اتفاق ہے کہ تعلیم کے بغیر ایک بہتر معاشرے کی تشکیل ممکن نہیں۔

ان مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید اردو نے بنیادی مفہوم کو برقرار رکھتے ہوئے اظہار کو نسبتاً آسان اور براہِ راست بنانے کی کوشش کی ہے۔

(ج) محاورات اور روزمرہ کا فرق

زبان کی اصل خوب صورتی اس کے محاورات اور روزمرہ میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ قدیم اردو میں ایسے محاورات اور تراکیب کا استعمال عام تھا جن میں تہذیبی رکھ رکھاؤ اور معاشرتی آداب کی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔

چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

قدیم روایتی انداز — جدید عام فہم انداز

قدم رنجہ فرمانا — تشریف لانا

زحمتِ ملاقات گوارا فرمانا — ملاقات کے لیے وقت نکالنا

ممنونِ کرم ہوں — آپ کا شکر گزار ہوں

بندہ نواز مہربان

فی الفور — فوراً

چشم بدور — نظرِ بد سے محفوظ رہے

شرفِ ملاقات حاصل ہوا — ملاقات کا موقع ملا

بارگاہِ عالی میں عرض ہے — آپ سے گزارش ہے

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان میں سے بہت سے الفاظ اور محاورے آج بھی زندہ ہیں۔ فرق ان کی موجودگی سے زیادہ ان کے استعمال کے ماحول اور تناسب میں ہے۔

۴۔ قدیم اردو نثر اور جدید اردو نثر: ادبی مثالیں

اردو نثر کے ارتقا کو سمجھنے کے لیے اس کے اہم ادیبوں اور ان کے اسلوب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

میر امن دہلوی: ان کی تصنیف باغ و بہار اردو نثر کی تاریخ میں اہم مقام رکھتی ہے۔ اس میں دہلی کے خاوں میں تقسیم کرنا نہیں، بلکہ یہ واضح کرنا ہے کہ اردو شاعری نے اپنے کلاسیکی حسن کو برقرار رکھتے ہوئے جدید فکر بھی حاصل کی ہے۔ جدید شاعری نے نظم، آزاد نظم اور نثری نظم کے ذریعے اظہار کے نئے امکانات پیدا کیے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ غزل یا کلاسیکی شاعری کی اہمیت ختم ہوگئی۔ آج بھی کلاسیکی غزل اپنی فنی مہارت، عروضی پابندی اور تہذیبی لطافت کے باعث اردو ادب کا بنیادی سرمایہ ہے۔

۶۔ املا، تلفظ اور رسم الخط میں تبدیلیاں

قدیم اور جدید اردو کے مطالعے میں املا اور تلفظ کا مسئلہ بھی اہم ہے۔ مطابع، اخبارات، تعلیمی اداروں اور ادب نویسی نے اردو کے املا کو کسی حد تک معیاری بنانے میں کردار ادا کیا۔

ماضی میں بعض الفاظ کے املا اور تلفظ میں علاقائی اور کتابتی اختلافات زیادہ دکھائی دیتے تھے۔ جدید دور میں لغات، درسی کتابوں اور ابلاغی ذرائع نے ایک عمومی معیار کو فروغ دیا ہے۔

ان ادیبوں کے مطالعے سے ایک اہم نکتہ سامنے آتا ہے: جدید اردو نثر کا آغاز کسی ایک مصنف سے نہیں ہوا، بلکہ یہ مختلف ادبی، تعلیمی اور سماجی تحریکوں کے اشتراک سے وجود میں آنے والا ارتقائی عمل تھا۔

۵۔ شاعری میں قدیم اور جدید اردو کا فرق

اردو شاعری میں قدیم اور جدید کے فرق کو صرف الفاظ کی تبدیلی سے نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس میں موضوعات، علامتوں، تشبیہات، استعاروں، پیکروں اور فکری ترجیحات کا بھی اہم کردار ہے۔

قدیم غزل میں عشق، ہجر و وصال، رقیب، ساقی، مے خانہ، گل، بلبل، شمع اور پروانے جیسی علامتیں خاص اہمیت رکھتی تھیں۔ جدید شاعری میں ان روایتی علامتوں کے ساتھ فرد کی تنہائی، معاشرتی ناہمواری، سیاسی شعور، انسانی آزادی، نفسیاتی پیچیدگی اور تہذیبی بحران جیسے موضوعات بھی نمایاں ہوئے۔

مثلاً قدیم غزل کے اسلوب میں:

دل کی ویرانی کا کیا مذکور ہے
یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا

میر تقی میر

جب کہ جدید فکری شاعری میں:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

علامہ اقبال

یہاں مقصد دونوں اشعار کو محض قدیم اور جدید کے خانوں میں تقسیم کرنا نہیں، بلکہ یہ واضح کرنا ہے کہ اردو شاعری نے اپنے کلاسیکی حسن کو برقرار رکھتے ہوئے جدید فکر بھی حاصل کی ہے۔ جدید شاعری نے نظم، آزاد نظم اور نثری نظم کے ذریعے اظہار کے نئے امکانات پیدا کیے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ غزل یا کلاسیکی شاعری کی اہمیت ختم ہوگئی۔ آج بھی کلاسیکی غزل اپنی فنی مہارت، عروضی پابندی اور تہذیبی لطافت کے باعث اردو ادب کا بنیادی سرمایہ ہے۔

۶۔ املا، تلفظ اور رسم الخط میں تبدیلیاں

قدیم اور جدید اردو کے مطالعے میں املا اور تلفظ کا مسئلہ بھی اہم ہے۔ مطابع، اخبارات، تعلیمی اداروں اور ادب نویسی نے اردو کے املا کو کسی حد تک معیاری بنانے میں کردار ادا کیا۔

ماضی میں بعض الفاظ کے املا اور تلفظ میں علاقائی اور کتابتی اختلافات زیادہ دکھائی دیتے تھے۔ جدید دور میں لغات، درسی کتابوں اور ابلاغی ذرائع نے ایک عمومی معیار کو فروغ دیا ہے۔

تاہم یہ سمجھنا درست نہیں کہ اردو کا رسم الخط تبدیل ہو گیا ہے۔ اردو آج بھی بنیادی طور پر فارسی-عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور تسلیق اس کی نمایاں کتابتی شناخت ہے۔

جدید ٹیکنالوجی نے اہلِ تحریر کے طریقوں میں تبدیلی پیدا کی ہے۔ موبائل فون، سوشل میڈیا اور رومن اردو نے ایک ایسا غیر رسمی ابلاغی رجحان پیدا کیا ہے جس میں اردو حروف کے بجائے انگریزی حروف سے اردو لکھی جاتی ہے۔

مثلاً:

Aap kaise hain؟ — آپ کیسے ہیں؟
Mujhe Urdu se mohabbat hai. — مجھے اردو سے محبت ہے۔
Ilm insaan ki pehchan hai. — علم انسان کی پہچان ہے۔

رومن اردو فوری رابطے کا ذریعہ ضرور ہے، لیکن یہ اردو رسم الخط کا مکمل متبادل نہیں ہوسکتی، خصوصاً علمی، ادبی اور تعلیمی تحریروں میں۔

۷۔ جدید اردو پر انگریزی اور دیگر زبانوں کے اثرات

جدید اردو کا ایک نمایاں پہلو دوسری زبانوں، خصوصاً انگریزی کے الفاظ کا بڑھتا ہوا استعمال ہے۔ سائنس، ٹیکنالوجی، طب، معاشیات، سیاست اور ذرائع ابلاغ نے اردو کے ذخیرۂ الفاظ میں نئے الفاظ اور اصطلاحات کا اضافہ کیا ہے۔

مثلاً:

انگریزی اصطلاح — اردو متداول یا مفہوم
Technology — ٹیکنالوجی، جدید فنون
Education — تعلیم
Research — تحقیق
Communication — ابلاغ
Information — معلومات
Democracy — جمہوریت
Economy — معیشت
Environment — ماحولیات
Artificial Intelligence — مصنوعی ذہانت
Digital Media — برقی ذرائع ابلاغ

یہاں ایک اہم لسانی نکتہ قابلِ غور ہے کہ ہر مستعار لفظ زبان کے لیے نقصان دہ نہیں ہوتا۔ زبانیں ہمیشہ ایک دوسرے سے الفاظ لیتی اور دیتی رہی ہیں۔ انگریزی نے بھی عربی، فارسی، فرانسیسی اور متعدد دوسری زبانوں سے ہزاروں الفاظ قبول کیے ہیں۔ (جاری) ☆☆☆



ڈاکٹر محمد عظیم الدین

ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام اپنی خوشخو شگفتہ فائر (Wings of Fire) میں ایک ایسے منظر کا ذکر کرتے ہیں جس نے انہیں حیرت اور مسرت سے بھر دیا تھا۔ امریکا کے خلائی ادارے ناسا (NASA) کے واشنگٹن ڈی سی میں واقع فلائٹ فیسلٹی (Wallops Flight Facility) میں ایک پینٹنگ آویزاں تھی۔ اس میں میدانِ جنگ کا منظر تھا اور فضا میں راکٹ پروازکرتے دکھائی دے رہے تھے۔ تصویر میں راکٹ داغنے والے سپاہیوں کو دیکھ کر کلام کے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ ان کے خدوخال جنوبی ایشیا کے باشندوں سے ملتے تھے۔ قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ ٹیپو سلطان کی فوج تھی، جو انگریزوں کے خلاف راکٹ استعمال کر رہی تھی۔ کلام نے اس منظر کو ایک ایسی تاریخی حقیقت کی یاد دہانی قرار دیا جسے ٹیپو سلطان کے اپنے ملک میں فراموش کر دیا گیا تھا، جب کہ دنیا کے دوسرے سرے پر اسے محفوظ رکھا گیا تھا۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کیا کہ ناسا میں ایک بھارتی کو تکنیکی راکٹ ٹیکنالوجی کے ہیرو کے طور پر یاد کیا جا رہا تھا۔

یہ پینٹنگ ایک ایسے تاریخی باب کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کی اہمیت محض جنگی فتوحات تک محدود نہیں۔ اٹھارویں صدی میں میسور کی فوج نے راکٹ کو ایک باقاعدہ جنگی ہتھیار کی صورت دی۔ حیدر علی نے اس کے استعمال کو منظم کیا اور ٹیپو سلطان نے اس نظام کو مزید وسعت دی۔ ان راکٹوں کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کا لوہے کا خول تھا، جس نے اس زمانے کے رائج راکٹوں کے مقابلے میں انہیں زیادہ قوت اور بہتر کارکردگی فراہم کی۔ برطانوی فوج نے ان راکٹوں کا سامنا کیا، ان کے نمونے اپنے قبضے میں لیے اور ان کا مطالعہ کیا۔ بعد میں برطانیہ میں ولیم کانگریو نے راکٹ سازی کے ایک منظم نظام کو ترتی دی۔ یوں میسور کے میدانوں میں ہونے والے تجربات نے یورپ میں جنگی راکٹ ٹیکنالوجی کی پیش رفت کے لیے ایک اہم مثال فراہم کی۔

راکٹ کی تاریخ میسور سے شروع نہیں ہوتی۔ بارود سے چلنے والے آتشیں تیر اور ابتدائی راکٹ چین میں صدیوں پہلے استعمال ہوتے تھے۔ 1232ء میں چین کے شہر کائی فینگ کے محاصرے کے دوران راکٹ نما آتشیں ہتھیاروں کے استعمال کا ذکر ملتا ہے۔ یورپ میں بھی چودھویں اور پندرھویں صدی تک راکٹوں کے تجربات ہونے لگے تھے۔ تاہم، توپ خانے کی ترقی کے ساتھ راکٹوں کا استعمال محدود ہو گیا۔ توپوں کے مقابلے میں ان کا نشانہ غیر یقینی اور کارکردگی کم قابلِ اعتماد تھی۔ اٹھارویں صدی کے آخر کے نصف میں میسور کی فوج نے ان پرانے ہتھیار کو نئی تکنیکی صورت دی۔ ماہر ہوابازی اور تاریخ سائنس کے محقق رودم نرسمہیا نے اپنی تحقیقی تصنیف Rockets in Mysore and Britain 1750,and 1850 A.D.) میں اس پیش رفت کو برصغیر اور برطانیہ کی ٹیکنالوجی کی تاریخ کا ایک اہم موڑ قرار دیا ہے۔

میسور کے راکٹوں میں بنیادی تبدیلی ان کے بارودی خول کی ساخت میں آئی۔ اس سے پہلے یورپ میں رائج کئی راکٹوں کے بارودی خانے کاغذ کے گتے یا لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ میسور کے کاریگروں نے اس مقصد کے لیے لوہے کے پتلے مگر مضبوط خول تیار کیے۔ ان میں بارود بھر جاتا اور پھر خول کو ایک لمبی بانس کی لکڑی پاکیزہ کے ساتھ باندھا جاتا تھا۔ یہ لکڑی راکٹ کی پرواز کو مستحکم رکھنے میں مدد کرتی تھی۔ لوہے کا خول بارود کے جلنے سے پیدا ہونے والے دباؤ کو پہلے کے کمزور مواد کی نسبت بہتر طور پر برداشت کرتا تھا۔ اس سے راکٹ کو زیادہ قوت پر اور نسبتاً طویل فاصلہ حاصل ہوتا۔

نرسمہا کے مطابق، میسور کے راکٹوں کی ایک عمومی ساخت میں لوہے کا خول تقریباً 60 سے 75 سینٹی میٹر قطر اور 200 سے 250 سینٹی میٹر لمبا ہوتا تھا، جب کہ ان کی پرواز کا فاصلہ ایک سے دو کلومیٹر تک پہنچ سکتا تھا۔ تاہم، برطانیہ کے رائل آرٹلری میوزیم میں محفوظ ایک تاریخی نمونے کی پیمائش میں فرق ملتا ہے۔ ایک خول کا قطر تقریباً 58 ملی میٹر اور لمبائی 254 ملی میٹر تھی، جب کہ دوسرے کا قطر 37 ملی میٹر اور لمبائی 198 ملی میٹر تھی۔ ان نمونوں کے ساتھ بالترتیب تلوار کی دھار اور بانس کی لکڑی منسلک تھی۔ اس فرق سے واضح ہوتا ہے کہ میسور کے راکٹ ایک ہی پیمانے پر تیار نہیں کیے جاتے تھے، ان کی ساخت اور جسامت ضرورت اور استعمال کے مطابق بدلتی تھی۔

حیدر علی نے راکٹوں کو فوجی حکمتِ عملی کا حصہ بنایا اور انہیں چلانے کے لیے تربیت یافتہ دستے قائم کیے۔ ان کے عہد میں راکٹ بردار سپاہیوں کی تعداد کے بارے میں مختلف تاریخی اندازے ملتے ہیں۔ بعض ماخذ اسے تقریباً پانچ سو بتاتے ہیں۔ ٹیپو سلطان نے اپنے والد کے قائم کردہ نظام کو وسعت دی اور راکٹ بردار فوجیوں کی تعداد کئی ہزار تک پہنچائی۔ پانچ ہزار کے قریب کی تعداد کی تاریخی تحریروں میں بیان کی جاتی ہے، لیکن اسے قطعی اور مستند عدد سمجھنے کے بجائے ایک تخمینہ قرار دینا زیادہ مناسب ہے۔ ان دستوں کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ میسور میں راکٹ محض کسی ہنگامی موقع پر استعمال ہونے والا ہتھیار نہیں تھے۔ ان کے لیے سپاہیوں کی تربیت، بارود کی تیاری، ہتھیاروں کی فراہمی اور جنگی استعمال کا باقاعدہ انتظام موجود تھا۔

ٹیپو سلطان کے دور میں فوجی تنظیم اور جنگی ضابطوں کو تحریری شکل دینے کی کوشش بھی کی گئی۔ فتح المجاہدین (Fath-ul-Mujahidin) اس سلسلے میں ایک اہم تاریخی ماخذ ہے۔ اس میں فوجی انتظام، جنگی تیاری اور سپاہیوں کی ذمہ داریوں سے متعلق تفصیلات ملتی ہیں۔ اس کتاب کو میسور کی فوجی تنظیم کے مطالعے میں اہمیت حاصل ہے۔ راکٹ بردار دستوں کی سرگرمیوں کو بھی اسی منظم فوجی نظام کے پس منظر میں سمجھنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میسور کی راکٹ سازی کے پیچھے دھات اور بارود کی کاریگری کے ساتھ فوجی منصوبہ بندی اور عملی تربیت بھی شامل تھی۔

1780ء کی جنگ پولی لور (Pollilur) میں میسور کے راکٹوں نے برطانوی فوج کے خلاف فیصلہ کن کردار ادا کیا، جہاں حیدر علی اور ٹیپو سلطان کی افواج نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو سخت شکست سے دوچار کیا۔ اس معرکے کے بارے میں ایک معروف تاریخی روایت یہ ہے کہ میسوری راکٹوں کی بوچھاڑ سے برطانوی فوج کے اسلحے اور بارود کے ذخیرے میں آگ بھڑک اٹھی۔ اس دھماکے اور راکٹوں کی مسلسل یلغار نے برطانوی صفوں میں شدید خوف و ہراس اور بدنظمی پھیلا دی، جس سے میسور کی فوج کو واضح عسکری برتری حاصل ہوگئی۔ سرنگاپٹم کے دریا دولت باغ کی دیواروں پر نقش ایک تاریخی تصویر آج بھی اس فتح کی گواہی دیتی ہے، جس میں میدانِ جنگ کی اُچھل اور برطانوی بارودی ذخیرے کو شعلوں کی لپیٹ میں آتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

میسور کے راکٹوں کا استعمال پولی لور تک محدود نہیں رہا۔ 1792ء اور 1799ء کی اینگلو میسور جنگوں میں بھی ان کا استعمال کیا گیا۔ 1799ء میں سری رنگاپٹم کے محاصرے کے دوران برطانوی فوج کو راکٹ حملوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اپریل کے مہینے میں سلطان پیٹ کے مقام پر کرنل آرتھر ویلزلی، جو بعد میں ڈیوک آف ویلنگٹن کے نام سے مشہور ہوئے، کے دستے کو رات کے وقت راکٹوں اور بندوقوں کی شدید فائرنگ کا سامنا کرنا پڑا۔ راکٹوں کی غیر متوقع مست اور فضا میں ان کی آواز نے فوجی صف بندی اور نقل و حرکت کو مشکل بنا دیا۔ اس زمانے کے برطانوی فوجی بیانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ میسور کے راکٹ ان کے لیے محض ایک نیا ہتھیار نہیں تھے، وہ میدانِ جنگ میں ایک حقیقی خطرہ بن چکے تھے۔

1799ء میں ٹیپو سلطان کی شہادت اور سری رنگاپٹم پر برطانوی قبضے کے بعد میسور کے اسلحہ خانوں سے راکٹوں اور ان کے آلات کی بڑی تعداد برآمد ہوئی۔ برطانوی فوج نے ان نمونوں کو اپنے قبضے میں لے کر ان کا مطالعہ کیا۔ ان راکٹوں کی لوہے کی ساخت نے خاص طور پر توجہ حاصل کی، کیونکہ اس سے بارود کے جلنے کے دوران زیادہ دباؤ پیدا کرنا ممکن تھا۔ میسور کے تجربے نے برطانوی ماہرین کو یہ سمجھنے میں مدد دی کہ مضبوط دھاتی خول راکٹ کی قوت اور فاصلے میں اضافہ کر سکتا ہے۔ یہی وہ تکنیکی پہلو تھا جس نے برطانیہ میں راکٹ سازی کے نئے تجربات کو تحریک دی۔

اس سلسلے میں ولیم کانگریو (William Congreve) کا نام نمایاں ہے۔ کانگریو نے 1801ء کے بعد راکٹوں پر تجربات شروع کیے اور وول وچ آرسنل (Woolwich Arsenal) میں ان کی ساخت، بارود، وزن، رفتار اور داغنے کے طریقوں پر کام کیا۔ میسور کے راکٹ ان تجربات کے لیے ایک اہم مثال تھے۔ تاہم کانگریو نے ان راکٹوں کا مطالعہ کیا اور ان میں کئی بہتری کیں۔ انہوں نے اپنی تحقیق اور انجینئرنگ کے ذریعے مختلف جسامت کے راکٹ تیار کیے، ان کے لیے مخصوص بارودی ترکیبیں وضع کیں اور انہیں داغنے کے لیے ایسے آلات بنائے جنہیں زمینی اور بحری کارروائیوں میں استعمال کیا جا سکتا تھا۔ ان کا نظام راکٹوں کی تیاری، نقل و حمل، داغنے اور فوجی استعمال کے لیے زیادہ منظم تھا۔ کانگریو کی کتاب (A Concise Account of the Origin and Progress of the Rocket System) کا ایک مستند اشاعتی ریکارڈ 1807ء کی تاریخ درج کرتا ہے۔

کانگریو راکٹوں کو جلد ہی برطانوی فوجی مہمات میں استعمال کیا جانے لگا۔ 1805ء میں فرانس کے ساحلی شہر بولون پر بحری حملے کے دوران ان کا ابتدائی تجربہ کامیاب نہ ہو سکا، لیکن اگلے برس بولون اور اولی کے شہر کو گیئنا پر حملوں میں انہیں زیادہ مؤثر انداز سے استعمال کیا گیا۔ 1807ء میں کوپن ہیگن پر برطانوی حملے کے دوران بھی راکٹ داغے گئے۔ 1814ء میں امریکا کے خلاف جنگ میں فورٹ میک ہنری (Fort McHenry) پر برطانوی بحری حملے کے دوران کانگریو راکٹ استعمال ہوئے۔ امریکی شاعر فرانسس اسکاٹ کی (Francis Scott Key) نے اس حملے میں آسمان پر چمکتے راکٹوں کا منظر دیکھا، جس کا نکس بعد میں امریکی قومی ترانے The Star-Spangled Banner (((" کی معروف سطر "the red glare' rockets" میں محفوظ ہوگیا۔ یوں میسور کے راکٹوں سے جڑی تکنیکی تاریخ ایک ایسے واقعے تک پہنچی جس کی یاد امریکی قومی ترانے میں بھی باقی ہے۔

انیسویں صدی کے بعد توپ خانے میں تیزی سے ترقی ہوئی۔ توپوں کی مار، نشانے کی درستگی اور قابلِ اعتماد کارکردگی بہتر ہونے لگی، جس سے ابتدائی جنگی راکٹوں کی اہمیت کم ہوتی گئی۔ مگر راکٹ کا بنیادی سائنسی اصول برقرار رہا۔ راکٹ انجن میں ایندھن جلنے سے پیدا ہونے والی گیسیں تیز رفتاری سے پیچھے خارج ہوتی ہیں اور زمل کو اصول کے تحت راکٹ آگے کی طرف دھکیلتی ہیں۔ جدید خلائی راکٹ اسی اصول کی مدد سے مصنوعی سیاروں کو مدار میں پہنچاتے ہیں، جب کہ میزائلوں میں اس کے ساتھ رہنمائی اور کنٹرول کے جدید نظام بھی شامل ہوتے ہیں۔ آج کے راکٹ اور میزائل ایندھن، دھاتوں، جرائر تی تحفظ، رہنمائی اور کنٹرول کی جو پیچیدہ ٹیکنالوجی پر مبنی ہیں، اس لیے میسور کے بارودی راکٹوں کو جدید میزائلوں کا براہِ راست پیش رو کہنا درست نہیں، لیکن جنگی راکٹوں کی ترقی کی تاریخ میں ان کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔

میسور کے راکٹوں کی تاریخ کا ایک اور اہم پہلو ان کے مادی آثار کی بازیافت ہے۔ 2002ء میں کرناٹک کے ناگر علاقے میں ایک کنویں کی صفائی کے دوران تقریباً 160 زنگ آلود لوہے کے خول ملے۔ ان کی شناخت کے لیے محکمۂ آثارِ قدیمہ نے تحقیق کی۔ جولائی 2018ء میں اسی علاقے میں مزید کھدائی کے دوران ایک ہزار سے زیادہ راکٹ اور گولہ بارود کے نمونے برآمد ہوئے۔ یہ دریافتیں اس لیے غیر معمولی تھیں کہ ان سے اٹھارویں صدی کے جنگی راکٹوں کے بارے میں دستیاب تاریخی تحریروں کو مادی شواہد سے تقویت ملی۔ تاہم، آثارِ قدیمہ کے حکام نے اس وقت یہ بھی واضح کیا تھا کہ ان نمونوں کی ٹیپو سلطان کے عہد سے قطعی نسبت کے لیے مزید سائنسی تحقیق ضروری ہے۔ اس لیے انہیں بلا احتیاط ٹیپو سلطان کے فنی ذخیرے کا حصہ قرار دینا مناسب نہیں۔

ان دریافتوں نے ایک ایسے پہلو کی طرف بھی توجہ دلائی جسے تاریخ کی عام کتابوں میں اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ کسی جنگی ٹیکنالوجی کی کامیابی صرف بادشاہوں یا فوجی کمانڈروں کی حکمتِ عملی کا نتیجہ نہیں ہوتی۔ اس کے پیچھے دھات کو ڈھالنے والے کاریگر، بارود تیار کرنے والے ماہرین، ہتھیاروں کی آزمائش کرنے والے سپاہی اور فوجی نظام کو چلانے والے منتظمین بھی ہوتے ہیں۔ میسور کے راکٹوں کی تیاری میں ان سب کی مہارت شامل تھی۔ ان میں سے بیشتر کے نام تاریخ میں محفوظ نہیں رہ سکے، لیکن ان کی کاریگری کے آثار آج بھی زمین سے برآمد ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبد الکلام نے ناسا کے ہال میں آویزاں اس پینٹنگ میں اپنے خطے کی ایک ایسی تاریخ دیکھی تھی جسے دنیا کے ایک دوسرے حصے میں محفوظ رکھا گیا تھا۔ اس تصویر کے پیچھے میسور کے کاریگروں کی محنت، حیدر علی کی فوجی تنظیم اور ٹیپو سلطان کے دور کی تکنیکی پیش رفت موجود تھی۔ برطانوی ماہرین نے ان راکٹوں کا مطالعہ کیا اور کانگریو نے اپنی تحقیق سے انہیں ایک نئے نظام میں ڈھالا۔ یہ تاریخ کسی ایک قوم یا فرد کی تنہا کامیابی کی داستان نہیں؛ یہ علم اور ہنر کے اس سفر کی کہانی ہے جس میں ایک جگہ کا تجربہ دوسری جگہ کی تحقیق کے لیے بنیاد بنتا ہے۔ ناسا کی وہ پینٹنگ اسی سفر کی ایک یادگار تصویر ہے: ایک ایسا منظر جس میں میسور کے راکٹ آج بھی تاریخ کے آسمان پر پرواز کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

☆☆☆



رام مندر چندہ گھوٹالے پر مودی اور یوگی کی خاموشی کیوں؟ کانگریس کا سوال

چندہ چوری کی ذمہ داری سے بی جے پی، آر ایس ایس اور وی ایچ پی بری نہیں ہو سکتے، جے رام رمیش نے اٹھائے سوالات

نئی دہلی۔ رام مندر میں مبینہ چندہ چوری معاملہ پر کانگریس نے آج ایک بار پھر بی جے پی، آر ایس ایس اور وشو ہندو پریشد کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ساتھ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی خاموشی پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ کانگریس کے راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے آج سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر 'چندہ چوری، عقیدت سے دھوکہ' عنوان کے ساتھ ایک تفصیلی پوسٹ جاری کی ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ "ایودھیا کے شری رام مندر میں ٹرسٹ سے لے کر تعمیرات، چندہ، چڑھاوے کی گنتی اور بینک میں جمع کرانے تک ہر جگہ بی جے پی، آر ایس ایس اور وی ایچ پی کے ہی لوگ بیٹھے تھے، تو اب وہ چڑھاوے کی چوری کی ذمہ داری سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔"

کانگریس لیڈر کا کہنا ہے کہ "سب سے حیرانی کی بات یہ ہے کہ 2021 میں ہی چڑھاوے میں گڑبڑی اور ہیرا پھیری کے الزامات خود آر ایس ایس سے وابستہ سابق اکاؤنٹس انچارج مہیپال سنگھ نے عائد کیے تھے، جنہیں خود آر ایس ایس نے 'سیوا' کے لیے مندر بھیجا تھا۔ ان کا الزام ہے کہ انہوں نے 2021 میں ہی چوری پکڑ کر چمپت رائے اور گوپال راؤ کو بتایا تھا، لیکن ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے انہیں ہی ہٹا دیا گیا۔ ایسے میں 5 سال تک چوری میں چمپت رائے اور گوپال راؤ کی شراکت داری کیسے نہیں ہے؟ کیا یہ اوپر سے نیچے تک ملی بھگت کر کے چوری اور لوٹ کا پختہ ثبوت نہیں ہے؟"

> جے رام رمیش کے مطابق کانگریس کا مطالبہ ہے کہ تمام مالیاتی ریکارڈ عوام کے سامنے لائے جائیں، جانچ کا دائرہ وسیع کیا جائے اور قصوروار پائے جانے والے ہر شخص کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔

جے رام رمیش نے میڈیا رپورٹس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ "تعمیراتی کام دیکھنے والے انجینئر دینا ناتھ ورما نے بھی الزام عائد کیا تھا کہ ٹرسٹ کے دفتر کے کام میں 40 فیصد کمیشن مانگا گیا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اس کی آڈیو چمپت رائے کو سنائی اور اس کے بعد انہیں ہی پروجیکٹ سے ہٹا دیا گیا۔ کیا چمپت رائے سے اس معاملے میں براہ راست سوال جواب کیا گیا؟ جب انہیں پہلے سے ہی بے ضابطگیوں کی اطلاع تھی تو چارج شیٹ میں چمپت رائے، انیل مشرا اور گوپال راؤ ملزم کے بجائے گواہ کیسے بن گئے؟" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "میڈیا رپورٹس کے مطابق ملزم انوکلپ مشرا کا تعلق بجرنگ دل اور آر ایس ایس کی شاکھا سے رہا ہے۔ 30 اپریل 2026 کو ان کی بھاگوت کتھا میں خود چمپت رائے بھی پہنچے تھے۔ کیا یہ چوروں کو براہ راست اعلیٰ سطح پر سرپرستی فراہم کرنے کے مترادف نہیں ہے؟ میڈیا رپورٹس کے مطابق گنتی کے عملے کے انچارج سبھاش شریواستو اپنے گھر پر شاکھا لگاتے تھے۔ ایس آئی ٹی نے مبینہ طور پر انہیں 'دان پاتر' (عطیہ صندوق) کی چابیاں غیر مجاز لوگوں تک پہنچانے کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ الزام ہے کہ ملزم تنو یادو، چمپت رائے کے ڈرائیور تھے۔" میڈیا رپورٹس کا حوالہ دیتے ہوئے جے رام رمیش 'ایکس' پر لکھتے ہیں کہ "پجاریوں کی بھرتی کے لیے اشتہار جاری کیے گئے، سلیکشن کمیٹی بنائی گئی اور تربیتی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی۔ لیکن جس گنتی کے کمرے میں ہر ہفتے کروڑوں روپے آتے تھے، وہاں نہ کوئی اشتہار جاری کیا گیا اور نہ ہی انٹرویو لیا گیا۔ جن لوگوں نے بندر بانٹ کر کے اپنے اپنے قریبی لوگوں کو وہاں تعینات کیا، کیا انہیں ملزم نہیں بنایا جانا چاہیے تھا؟"



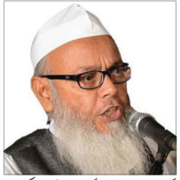
جے رام رمیش کے مطابق 5 فروری 2020 کو وزیر اعظم مودی نے خود لوک سبھا میں 'شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ' کے قیام کا اعلان کیا تھا۔ اس کے لیے پوری کارروائی انہوں نے خود خفیہ طریقے سے انجام دی تھی اور اس کے انتخاب کے معیار اور اس سلسلے میں ہونے والی بات چیت کے بارے میں کوئی معلومات عوامی سطح پر دستیاب نہیں ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں سوال اٹھاتے ہوئے لکھا کہ "وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ دونوں ہی کریڈٹ لینے اور تصویریں کھنچوانے میں سب سے آگے رہے، لیکن چڑھاوے کی چوری پر وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ مسلسل خاموش کیوں ہیں؟ وزیر اعلیٰ نے اتر پردیش اسمبلی میں کہا تھا کہ ٹرسٹ کی اپیل پر حکومت نے ایس آئی ٹی تشکیل دی۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ پہلی ایس آئی ٹی کی رپورٹ اسی ٹرسٹ کے حوالے کر دی گئی، جس کے عہدیداروں پر بدعنوانی کے الزامات تھے؟ جب وہ رپورٹ عوام کی نظر میں مشتبہ افراد کے ساتھ شیئر ہو چکی ہے تو اسے عوام سے کیوں چھپائی جا رہی ہے؟"

کانگریس لیڈر کا کہنا ہے کہ "سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ تمام مشتبہ افراد اور ملزمان کے روابط صرف بی جے پی، آر ایس ایس اور وشو ہندو پریشد سے ہی کیوں جڑے ہوئے ہیں؟ اب جوابدہی صرف گرفتار کیے گئے 8 ملزمین تک محدود نہیں رہ سکتی۔ مندر کی تعمیر، انتظام اور چڑھاوے کے پورے نظام سے وابستہ ہر ذمہ دار شخص کے کردار کی جانچ سپریم کورٹ کی نگرانی میں ہونی چاہیے۔" ان کے مطابق کانگریس کا مطالبہ ہے کہ تمام مالیاتی ریکارڈ عوام کے سامنے لائے جائیں، جانچ کا دائرہ وسیع کیا جائے اور قصوروار پائے جانے والے ہر شخص کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ بھگوان شری رام کے نام پر ملنے والے چندے اور چڑھاوے کا پورا حساب ملک کو دینا ہوگا۔ کوئی عہدہ، سیاسی رسائی یا تنظیمی سرپرستی کسی کو جوابدہی سے بچا نہیں سکتی۔'

مہاراشٹر فریڈم آف ریلجن ایکٹ بنام لو جہاد قانون

بامبے ہائی کورٹ کی ہدایت پر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے دوبارہ پٹیشن داخل کی، دیوالی کی تعطیلات کے بعد سماعت متوقع

ممبئی۔ مہاراشٹر حکومت کی جانب سے بنائے گئے لو جہاد قانون بنام مہاراشٹر فریڈم آف ریلجن ایکٹ 2026 کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی پٹیشن کو بامبے ہائی کورٹ کی ہدایت پر عرض گذار مولانا حلیم اللہ قاسمی نے دوبارہ بامبے ہائی کورٹ میں داخل کر دیا ہے۔ گذشتہ ہفتے بامبے ہائی کورٹ نے مولانا حلیم اللہ قاسمی کو ہدایت دی تھی کہ وہ پٹیشن میں مزید تفصیلات درج کر کے دوبارہ داخل کرے۔ دوران سماعت چیف جسٹس آف بامبے ہائی کورٹ نے زبانی تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان کے ہر شہری کو اپنے پسند کے مذہب کو اختیار کرنے کی آئینی آزادی ہے لیکن صرف شادی کے لیئے کسی کا مذہب تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ عدالت نے زبانی تبصرہ کرتے ہوئے مزید کہا تھا کہ اس قانون کو بنانے کا مقصد ہندوستان کے سیکولر تانے بانے کو محفوظ رکھنا ہے اور جبراً تبدیلی مذہب کو روکنا ہے۔ عدالت نے مزید کہا تھا کہ ہوسکتا ہے اس قانون میں خامیاں ہوں لیکن ابھی اس موقع پر اس قانون کے تعلق سے عدالت کوئی فیصلہ نہیں صادر کریگی۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی کی جانب سے داخل پٹیشن میں مزید تحریر کیا گیا ہے کہ مہاراشٹر حکومت کی جانب سے بنائے گئے قانون کی وجہ سے انہیں خدشہ ہے کہ اس قانون کا غلط استعمال کر کے ان جیسے دینی و علمی بیانات



کرنے والے مقررین کو پریشان کیا جاسکتا ہے کیونکہ قانون میں درج کیا گیا ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم شخص کسی عالم دین یا مبلغ کا بیان سن کر مذہب تبدیل کرتا ہے تو اس عالم دین یا مبلغ کے خلاف جبراً مذہب تبدیل کرانے کی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ عرضداشت میں مزید تحریر ہے کہ لفظ 'لالچ' کی تعریف انتہائی مبہم طریقے سے کی گئی ہے، لالچ دے کر مذہب تبدیل کرانے کو غیر ضمانتی جرم قرار دیا گیا ہے جبکہ مفت تعلیم دینے، بہتر طرز زندگی گذارنے کے لیئے اقدامات کرنے، روحانی علاج، اپنے مذہب کی تعریف اور دوسرے کے مذہب کی برائی کو بھی لالچ دینے کے زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ عرض داشت میں مزید تحریر ہے کہ کہ مہاراشٹر فریڈم آف ریلجن ایکٹ 2026 نافذ العمل ہونے کے بعد سے عرض گذار اور صوبہ میں رہنے والے مسلمانوں میں بے چینی ہے کہ اس قانون کا غلط استعمال ہوسکتا ہے کیونکہ اس قانون میں پولس اور اتھاریٹی کو بہت زیادہ اختیارات دیئے ہیں۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی کی جانب سے داخل پٹیشن کو ایڈوکیٹ متین شیخ نے بامبے ہائی کورٹ میں داخل کیا ہے۔

ہندوستان اور عمان کی بحری افواج کے درمیان مشترکہ بحری مشق نسیم البحر

نئی دہلی، (یو این آئی) ہندوستان اور عمان کی بحری افواج کے درمیان مسقط میں منعقدہ مشترکہ بحری مشق نسیم البحر میں باہمی تال میل بڑھانے، پیشہ ورانہ تعاون کو مضبوط بنانے اور ایک دوسرے کے بارے میں بہتر سمجھ بوجھ پیدا کرنے پر زور دیا گیا۔ وزارت دفاع نے بدھ کو بتایا کہ 8 نومبر سے شروع ہونے والی اس مشق کے 15 ویں ایڈیشن کا مقصد دونوں بحری افواج کے درمیان تال میل کو فروغ دینا، پیشہ ورانہ تعاون مضبوط کرنا اور باہمی سمجھ بوجھ کو بہتر بنانا تھا۔ مشق کے بندرگاہی مرحلے کے دوران دونوں بحری افواج کے ماہرین نے دھماکہ خیز مواد کو ناکارہ بنانے، سمندری بارودی سرنگوں سے نمٹنے اور آئی سروے جیسے موضوعات پر اپنے تجربات اور معلومات کا تبادلہ کیا۔ سمندری مرحلے میں ہندوستانی بحریہ کے جنگی جہاز آئی این ایس سورت اور عمان کی رائل نیوی کے جہاز المعزّ نے مشترکہ سرگرمیوں میں حصہ لیا۔

'ملازمین کے آرام کا انتظام ضروری'، ایئرپورٹ، ہوٹل اور ہاسپیٹلٹی انڈسٹری سے سونو سود کی اپیل

ممبئی۔ بالی ووڈ اداکار سونو سود نے ایئرپورٹ، ہوٹل اور ہاسپیٹلٹی انڈسٹری کے شعبے میں کام کرنے والے ملازمین کی سہولیات سے متعلق ایک اہم مسئلہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لمبے وقت تک کھڑے رہ کر مسکراتے ہوئے خدمات فراہم کرنے والے ملازمین کے لیے بیٹھنے اور آرام کرنے کا مناسب انتظام ہونا چاہئے، اور ان لوگوں کے کام کی جگہ پر بنیادی سہولتیں بھی دی جانی چاہئے۔ سونو سود نے اسے محض ایک سہولت کا معاملہ نہیں، بلکہ ملازمین کے احترام اور انسانیت سے وابستہ موضوع قرار دیا۔ اداکار کا کہنا ہے کہ اس بات پر زور دیا جانا چاہیے کہ خدمات فراہم کرنے والے ملازمین کا احترام کیا جائے اور ساتھ ہی ان کی سہولت کے لیے بھی مناسب انتظامات کیے جائیں۔ بدھ کے روز اداکار سونو سود نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر یہ پیغام شیئر کیا، جس میں انہوں نے کاؤنٹر، لاؤنج، ریسپشن اور سروس ڈیسک پر کام کرنے والے ملازمین کی سہولت کے لیے ضروری سامان فراہم کرنے کی اپیل کی۔ سونو سود نے لکھا کہ تمام ایئرپورٹ اتھارٹیز، ایئرپورٹ لاؤنجز، ہوٹلوں اور ہاسپیٹلٹی انڈسٹری سے میری مؤدبانہ درخواست ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کاؤنٹر، لاؤنج، ریسپشن اور سروس ڈیسک پر عملہ 10 سے 12 گھنٹے تک کھڑے رہ کر مسکراتے ہوئے ہماری خدمت کرتا ہے۔ کیا ہم نے کبھی سوچا ہے کہ ان کا کام کتنا تھکا



دینے والا ہوتا ہے؟ سونو سود نے اسٹاف کے بیٹھنے کی سہولیات سے متعلق بات کرتے ہوئے لکھا کہ میرا پختہ یقین ہے کہ انہیں لازمی طور پر اونچے اسٹول یا بیٹھنے کا مناسب انتظام فراہم کیا جانا چاہیے اور جب کام سے فرصت ملے تو انہیں آرام کرنے کا موقع بھی دیا جانا چاہیے۔ اسے کام کی جگہ پر بنیادی معیار کا حصہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ ہاسپیٹلٹی کا مطلب دوسروں کو آرام پہنچانا ہے۔ آیئے ان لوگوں کے آرام کو بھی نہ بھولیں، جو ہماری خدمت کرتے ہیں۔ تھوڑا آرام کوئی سہولت نہیں ہے، بلکہ یہ احترام اور انسانیت کا معاملہ ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے، جب سونو سود لوگوں کی آواز بن کر سامنے آئے ہیں۔ اس سے قبل بھی وہ لوگوں کی مدد کر چکے ہیں اور ان کے حق میں اپنی آواز اٹھا چکے ہیں۔ حال ہی میں ستمبر 2026 میں نیپال میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے دوران سونو سود نے سیلاب متاثرین میں کھانا، کمبل اور ضروری امدادی سامان تقسیم کیا تھا۔

تیجسوی یادو کا این ڈی اے حکومت پر حملہ، بہار میں مالی وانتظامی بدحالی کا الزام

پٹنہ: بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو نے ریاست کی این ڈی اے حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ بہار مالی افراتفری، انتظامی بدانتظامی، نااہلی، بے ضابطگی اور حکومتی خلا کی علامت بن چکا ہے۔ ان کے مطابق بدحکمرانی، کمزور قانون و انتظام اور بدعنوانی اب حکومت اور سماج کے ہر درجے میں سنگین مسئلہ بن چکے ہیں۔ تیجسوی یادو نے بدھ کے روز جاری ایک پریس بیان میں کہا کہ بہار میں ہر سطح پر مافیا کا راج قائم ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس سے زیادہ افسوس ناک صورتحال کیا ہوسکتی ہے کہ مجرم پولیس اہلکاروں کو قتل کر رہے ہیں، جبکہ پولیس اپنی خامیوں کو چھپانے کے لیے بے گناہ شہریوں کی جان لے رہی ہے۔ انہوں نے ریاست کی امن وقانون کی صورت حال پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت میں انتظامی ڈھانچہ مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ بہار میں عملاً حکومت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کو



نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ ان کی غیر تجربہ کار قیادت کے باعث ریاست میں افراتفری اور تباہ کن حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے بقول، ریاست میں حکمرانی کا نظام تقریباً ختم ہو چکا ہے اور وزیر اعلیٰ کی محدود معلومات، غیر تربیت یافتہ طرز عمل اور انتظامی نااہلی کے باعث افسران بھی انہیں سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ قائد حزب اختلاف نے یہ بھی الزام لگایا کہ عوامی مسائل کا حل، عوامی مفاد اور عام لوگوں کی زندگی کو بہتر بنانا وزیر اعلیٰ کی ترجیحات میں شامل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ روزگار اور ملازمتیں، معیاری تعلیم، بہتر طبی سہولتیں، امن و قانون، صنعتی ترقی، بنیادی ڈھانچے کی توسیع، ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری جیسے اہم معاملات حکومت کی توجہ سے باہر ہیں۔ تیجسوی یادو کے مطابق وزیر اعلیٰ کی غیر تجربہ کاری اور ناسمجھی کے نتیجے میں پولیس اور انتظامیہ بے لگام ہو گئے ہیں، جبکہ بدعنوانی نے تمام حدود عبور کر لی ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ووٹ چوری کے ذریعے اقتدار میں آنے والے لوگوں نے بہار کو تباہی کی طرف دھکیلنے کے لیے ریاست کی باگ ڈور وزیر اعلیٰ کے حوالے کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ بہار کی موجودہ صورتحال ریاست کے مستقبل اور عام شہریوں کے مفادات کے لیے شدید تشویش کا باعث ہے۔

'مولانا آزاد نے ایسے ہندوستان کی بنیاد رکھی جہاں علم ہر شہری کو با اختیار بناتا ہے'

یوم پیدائش پر کانگریس کا خراج عقیدت، ملکارجن کھڑگے نے 'ایکس' پر لکھا کہ مولانا آزاد نے ملک میں تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے اور اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا تھا

نئی دہلی۔ ہندوستان میں ہر سال 11 نومبر کو قومی یوم تعلیم کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن ملک کے پہلے وزیر تعلیم اور 'بھارت رتن' سے سرفراز مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش کی مناسبت سے منایا جاتا ہے۔ مجاہد آزادی، عظیم عالم اور ماہر تعلیم مولانا آزاد نے ملک میں تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے اور اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس موقع پر کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے سمیت پارٹی کے کئی سرکردہ رہنماؤں نے مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا اور قومی یوم تعلیم کی مبارکباد دی۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش کے موقع پر ہم 'بھارت رتن' سے سرفراز، عظیم مجاہد آزادی، دوراندیش سیاست داں، ممتاز عالم، کانگریس کے سابق صدر اور آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم کو دلی خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "سیکولرازم، قومی اتحاد اور جامع تعلیم کے پرجوش حامی مولانا آزاد نے ایسے ہندوستان کی بنیاد رکھی جہاں علم ہر شہری کو با اختیار بناتا ہے اور تنوع ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔ ان کے نظریات آج بھی کانگریس پارٹی کے لیے مشعل راہ ہیں اور ایک ترقی پسند، جامع ہندوستان کے ہمارے تصور کی رہنمائی کرتے ہیں۔" ملکارجن کھڑگے نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں مزید لکھا کہ "قومی یوم تعلیم کے موقع پر طلبہ، اساتذہ، ماہرین تعلیم اور ان تمام لوگوں کو میری جانب سے دلی مبارکباد، جو نوجوان ذہنوں کی آبیاری اور ایک باشعور قوم کی تعمیر کے لیے انتھک محنت کر رہے ہیں۔" کانگریس کے راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی نے 'ایکس' پر لکھا کہ "عظیم مجاہد آزادی، آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم اور بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کے یوم پیدائش کے موقع پر آج اقلیتی شعبہ جامع مسجد کے قریب واقع ان کی قبر پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کرے گا۔"

کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا کہ 'ایک ترقی پسند قوم کی بنیاد تعلیم، مساوات اور اتحاد پر قائم ہوتی ہے، ان ہی نظریات کی مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی پوری زندگی بھر وکالت کی۔ اداروں کے قیام، اعلیٰ تعلیم اور ہندوستان کے مالا مال ثقافتی ورثے کے فروغ میں ان کی خدمات آج بھی ملک کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔" وزیر اعلیٰ نے مزید لکھا کہ "ایک ایسے دوراندیش رہنما کو ان کے یوم پیدائش پر یاد کر رہے ہیں جنہوں نے ایک ہمہ گیر اور تعلیم یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔" کیرلم کے وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن 'ایکس' پر لکھتے ہیں کہ "قومی یوم تعلیم کے موقع پر ہم ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ وہ ایک دوراندیش رہنما تھے جنہوں نے سب کے لیے تعلیم کی بھرپور وکالت کی۔ آیئے، آج ہم اس عزم کا اعادہ کریں کہ معیاری اور جامع تعلیم ہمارے معاشرے کے ہر بچے کے لیے قابل رسائی ہو، تاکہ ہم ان کے ورثے کو آگے بڑھا سکیں۔" کانگریس نے مولانا آزاد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے 'ایکس' پر لکھا کہ "مجاہد آزادی اور ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کو ان کے یوم پیدائش پر یاد کرتے ہوئے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ قومی یوم تعلیم کے موقع پر ہم ان کے دوراندیش نظریات کو یاد کرتے ہیں اور سب کے لیے جامع، قابل رسائی اور معیاری تعلیم کو یقینی بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہیں۔



بہار کے معزز گورنر لیفٹیننٹ جنرل جناب سید عطا حسنین کے دورۂ حیدرآباد کے موقع پر میر فراست علی باقری بی جے پی سینئر لیڈر نے ان کا خیر مقدم کیا اور خوشگوار ملاقات کرتے ہوئے مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ اس موقع پر چانکیہ نیشنل لا یونیورسٹی (CNLU)، پٹنہ کے وائس چانسلر پروفیسر فیضان مصطفیٰ صاحب بھی موجود تھے۔ میر فراست علی باقری نے ممتاز شخصیات سے ملاقات اور تبادلۂ خیال کو اپنے لیے باعثِ مسرت قرار دیا۔

اولمپک گولڈ میڈلسٹ ایم ایم سومیا کے گھر چوری، کرناٹک پولیس نے 8 تمغے اور آبائی تلوار کی برآمد، 2 ملزمان گرفتار

بنگلورو: ہندوستانی ہاکی ٹیم کے سابق کپتان اور اولمپک گولڈ میڈلسٹ ایم ایم سومیا کے بنگلورو واقع گھر میں چوری کی واردات کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ چور ان کے گھر سے 1980 کے ماسکو اولمپکس کا گولڈ میڈل سمیت آٹھ بین الاقوامی تمغے، خاندان کی آبائی تلوار، اولمپک بیگ اور کیمرہ لے گئے تھے۔ بنگلورو پولیس نے اس معاملے میں دو ملزمان کو گرفتار کر کے چوری شدہ تمام تمغوں اور دیگر اشیا کو برآمد کر لیا ہے۔ 67 سالہ ایم ایم سومیا کے گھر میں یہ واردات اس وقت ہوئی جب وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ کرناٹک کے ضلع کوڈاگو میں واقع اپنے آبائی گاؤں گئے ہوئے تھے۔ خاندان 25 اکتوبر کو گھر سے روانہ ہوا تھا۔ واپسی پر انہیں گھر کا مرکزی دروازہ ٹوٹا ہوا ملا اور اندر سامان بکھرا ہوا تھا۔ اس کے بعد 28 اکتوبر کو اندرا نگر پولیس اسٹیشن میں چوری کی شکایت درج کرائی گئی۔ معاملے کی تفتیش کے لیے مشرقی ڈویژن کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس کی نگرانی اور ہلسورو سب ڈویژن کے اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس کی قیادت میں آٹھ ٹیمیں تشکیل



دی گئیں۔ مخبروں سے ملنے والی معلومات اور تفصیلی تفتیش کے بعد پولیس نے 9 نومبر کو رام نگر ضلع کے ہنگل ہلی کراس کے قریب سے دو ملزمان مانکیا اور بھارت کو گرفتار کیا۔ ان کی عمریں بالترتیب 31 اور 25 سال ہیں۔ پولیس کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران ملزمان نے ایک تیسرے ساتھی کے ساتھ مل کر چوری کی واردات انجام دینے کا اعتراف کیا۔ تفتیش میں انکشاف ہوا کہ انہوں نے ایک گولڈ اور ایک سلور میڈل راجا جی نگر میں واقع ایک گولڈ کمپنی کو فروخت کر دیا تھا، جبکہ باقی تمغے اور دیگر سامان ہوسکوٹے کے ایچ کراس علاقے میں ایک ملزم کے گھر میں رکھا تھا۔ پولیس نے گولڈ کمپنی سے دونوں تمغے اور ملزم کے گھر سے دیگر چھ تمغے، آبائی تلوار، اولمپک بیگ اور کیمرہ برآمد کر لیا۔ واردات میں استعمال ہونے والی دو پہیہ گاڑی بھی ضبط کی گئی ہے۔ برآمد شدہ تمغوں میں 1980 کے ماسکو اولمپکس کا گولڈ میڈل، 1982 کے ایشین گیمز کا سلور میڈل، 1986 کے سیول ایشین گیمز کا برونز میڈل اور 1982 میں ایمسٹرڈیم میں منعقدہ چیمپئنز ٹرافی کا سلور میڈل شامل ہیں۔

پرواسی بھارتیہ دیوس کانفرنس کی ویب سائٹ کا افتتاح

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر اور مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے بدھ کو یہاں انیسویں پرواسی بھارتیہ دیوس کانفرنس کی سرکاری ویب سائٹ کا افتتاح کیا۔ پرواسی بھارتیہ دیوس کانفرنس اگلے سال 7 سے 9 جنوری تک مغربی بنگال کی راج دھانی کولکاتا میں منعقد ہوگی۔ ویب سائٹ کے افتتاح کے ساتھ ہی کانفرنس میں شرکت کے لیے آن لائن رجسٹریشن بھی شروع ہو گیا ہے۔ اس کانفرنس کا انعقاد مغربی بنگال حکومت کے تعاون سے کیا جائے گا۔ تین روزہ پروگرام کا آغاز یوتھ پرواسی بھارتیہ دیوس سے ہوگا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کانفرنس کا افتتاح کریں گے، جبکہ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اختتامی اجلاس کی صدارت کریں گی اور پرواسی بھارتیہ سمان ایوارڈز پیش کریں گی۔ یہ ایوارڈ بیرون ملک مقیم ہندوستانی برادری کے ان افراد کو دیے جاتے ہیں، جنہوں نے اپنے اپنے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور عالمی برادری کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔



اس مرتبہ کانفرنس کا موضوع جڑوں کی طرف واپسی: بھارت کے ساتھ تارکین وطن کے تعلق کو دوبارہ مضبوط بنانا رکھا گیا ہے۔ اس کا مقصد بیرون ملک مقیم ہندوستانی برادری کے ہندوستان کے ساتھ تہذیبی، ثقافتی اور جذباتی رشتوں کو مضبوط کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بیرون ملک مقیم ہندنژاد نئی نسل کو اپنی جڑوں اور ہندوستان کی عصری شناخت سے دوبارہ جوڑنے پر زور دیا جائے گا۔ کانفرنس کے ساتھ بھارت کو جاننے کوئز کا خصوصی ایڈیشن بھی شروع کیا گیا ہے۔ یہ کوئز آج سے 20 دسمبر تک جاری رہے گا۔ اس میں غیر مقیم ہندوستانی، ہندنژاد افراد اور غیر ملکی شہری تین زمروں میں حصہ لے سکیں گے۔ تینوں زمروں کے فاتحین کو ملک کے دس روزہ دورے پر مدعو کیا جائے گا۔ انہیں کولکاتا میں پراواسی تقریب میں شرکت کا موقع بھی ملے گا۔

یہ کوئز بھارت ورش ایپ پر دستیاب ہے۔ اس کے ذریعے شرکاء کو ہندوستان کے ورثے، ثقافت، فن اور عصری کامیابیوں سے جوڑنے کے لیے کوئز، پہیلیاں، کراس ورڈ اور دیگر انٹرایکٹو سرگرمیاں فراہم کی گئی ہیں۔ کانفرنس کی ویب سائٹ پر پروگرام کے شیڈول، رجسٹریشن کے طریقہ کار، رہائش، نقل و حمل اور دیگر انتظامات سے متعلق معلومات دستیاب کرائی جائیں گی۔ یہ ویب سائٹ کانفرنس میں شرکت کے خواہش مند افراد کے لیے معلومات اور سہولت کا اہم ذریعہ ہوگی۔ پرواسی بھارتیہ دیوس ہر سال 9 جنوری کو منایا جاتا ہے۔ یہ دن مہاتما گاندھی کی 9 جنوری 1915 کو جنوبی افریقہ سے ہندوستان واپسی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ پرواسی بھارتیہ دیوس کانفرنس دنیا بھر میں مقیم ہندوستانی برادری کے افراد کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے اور ہندوستان کی ترقی میں ان کے تعاون کو فروغ دینے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

بحریہ کی سی ویجل مشق میں ملک بھر میں ساحلی سلامتی کا جائزہ لیا جائے گا

نئی دہلی، (یو این آئی) بحریہ کی قیادت میں پانچویں ملک گیر ساحلی دفاعی مشق سی ویجل-26 کے دوران پورے ملک میں ساحلی سلامتی کا جائزہ لیا جائے گا۔ وزارت دفاع نے بدھ کو بتایا کہ یہ مشق آئندہ 19 نومبر تک منعقد کی جا رہی ہے۔ اس کا مقصد ملک کی بحری سلامتی اور ساحلی دفاع کی تیاریوں کا جائزہ لینا ہے۔ یہ مشق دو مرحلوں میں ہوگی۔ پہلا مرحلہ 11 سے 17 نومبر تک اور دوسرا سمندری مرحلہ 18 اور 19 نومبر کو منعقد کیا جائے گا۔ یہ مشق ملک کی پوری ساحلی پٹی اور خصوصی اقتصادی خطے میں ہوگی۔ اس میں تمام ساحلی ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے شرکت کریں گے۔ اس کے علاوہ بحریہ، کوسٹ گارڈ، ساحلی سلامتی پولیس، کسٹمز محکمہ اور دیگر بحری ایجنسیاں بھی حصہ لیں گی۔ ماہی گیر اور ساحلی برادریاں بھی اس مشق میں شامل ہوں گی۔ سال 2018 میں شروع کی گئی اس مشق کا مقصد 26/11 ممبئی دہشت گردانہ حملوں کے بعد بحری سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے کیے گئے اقدامات کی جانچ کرنا ہے۔

بائک کی ٹکر میں تین نوجوانوں کی المناک موت، تین شدید زخمی

امبیڈکرنگر: 11 نومبر (پی این ایس) منگل دیررات امبیڈکرنگر میں جہانگیرگنج سی ایچ سی کے سامنے دو بائک آپس میں ٹکرا گئیں۔ ٹکراتنی شدید تھی کہ دونوں بائک پرسوار نوجوان سڑک پر گر گئے۔ حادثے میں تین نوجوانوں کی موت ہوگئی، جبکہ تین دیگر شدید زخمی ہو گئے۔ حادثے کے بعد جائے وقوعہ پر کہرام مچ گیا۔ زخمیوں کوفوری طور پر جہانگیرگنج کمیونٹی ہیلتھ سینٹر لے جایا گیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے بشن پور بسدہا کے رہنے والے راجکمار (22) اور سنجے نشاد (25) سمیت تین نوجوانوں کومردہ قرار دیا۔ ایک نوجوان سڑک کے کنارے ایک کھیت میں شدید زخمی حالت میں پڑا پایا گیا۔ حادثے میں زخمی ہونے والے تین دیگر نوجوانوں کو ابتدائی طبی امداد کے بعد ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ مرنے والوں نے ہیلمٹ نہیں پہنے ہوئے تھے۔ آلاپور کے سی او جتیندر کمار سنگھ نے بتایا کہ دو بائک کے درمیان تصادم میں تین نوجوانوں کی موت ہوگئی، جبکہ تین زخمیوں کو ضلع اسپتال ریفر کر دیا گیا۔

اکھلیش یادو کی نظر مغرب میں جاٹ، گرجر اور سینی برادریوں پر

آر ایل ڈی کے بی جے پی کے ساتھ اتحاد کے ساتھ، ایس پی کو مغربی اتر پردیش میں نئے سماجی اور سیاسی مساوات کو مارنے کا چیلنج درپیش ہے



سہارنپور، (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے مغربی اتر پردیش میں جاٹ، گجر اور سینی برادریوں پر توجہ مرکوز کی ہے، جن کا کسان پس منظر ہے۔ ان تینوں برادریوں کو مغربی اتر پردیش کی انتخابی حرکیات میں بااثر سمجھا جاتا ہے۔ ایس پی قیادت ان برادریوں کے سرکردہ لیڈروں کو پارٹی کے ساتھ جوڑ کر اپنی حمایت کی بنیاد کو مضبوط کرنے کی حکمت عملی پر کام کر رہی ہے۔ 2022 کے اسمبلی انتخابات میں ایس پی اور راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) نے اتحاد میں الیکشن لڑا تھا۔ اب دونوں پارٹیاں مختلف سیاسی راہوں پر چل رہی ہیں۔ آر ایل ڈی کے بی جے پی کے ساتھ اتحاد کے ساتھ، ایس پی کو مغربی اتر پردیش میں نئے سماجی اور سیاسی مساوات کو مارنے کا چیلنج درپیش ہے۔ 2022 میں اکھلیش یادو نے جینت چودھری کی پارٹی کو 33 سیٹیں دیں۔ بی جے پی کے ساتھ سیٹوں کی تقسیم کو لے کر آر ایل ڈی کی پوزیشن آنے والے دنوں میں واضح ہو جائے گی۔ مغربی اتر پردیش میں جاٹ، گجر اور سینی برادریوں کا کردار اہم سمجھا جاتا ہے۔ ایس پی قیادت ان برادریوں کے بااثر لیڈروں کو شامل کرکے اپنی انتخابی بنیاد کو بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ پارٹی کو مغرب میں مسلم ووٹروں کی حمایت بھی حاصل ہوئی ہے۔ اکھلیش یادو کی حکمت عملی مختلف سماجی طبقات کو اکٹھا کرنا ہے۔ ایس پی کے قومی ترجمان راجندر چودھری مغربی اتر پردیش میں پارٹی کے سب سے پرانے اور تجربہ کار لیڈروں میں شمار ہوتے ہیں۔ چودھری چرن سنگھ نے انہیں 1974 کے الیکشن میں غازی آباد سے بھارتیہ کرانتی دل (BKD) کے ٹکٹ پر کھڑا کیا، لیکن وہ ہار گئے۔ 1977 میں، چودھری چرن سنگھ نے انہیں دوبارہ ٹکٹ دیا، اور اس بار راجندر چودھری جیت گئے۔ وہ اکھلیش یادو حکومت میں کئی محکموں میں کابینی وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ اسی طرح مظفر نگر کے ایم پی ہریندر ملک نے چودھری چرن سنگھ اور چودھری اجیت سنگھ کے ساتھ کام کیا ہے۔ شاملی سے پروفیسر سدھیر کمار پنوار کو اکھلیش یادو نے پارٹی کا ترجمان مقرر کیا ہے۔ سدھیر پنوار کی پہل پر مظفر نگر کے سابق ضلع پنچایت صدر مہاراج سنگھ لاکھ اور بی جے پی لیڈر ہرویر ملک ایس پی میں شامل ہوئے۔ مغربی اتر پردیش میں ایس پی کی سیاست میں کیرانہ کے مسلم گجر خاندان کا بھی اہم کردار ہے۔ رکن اسمبلی اقرا حسن اور ان کے بھائی ناہید حسن پارٹی کی اہم شخصیات ہیں۔ سہارنپور میں، چودھری اندراسین اور چودھری رودرسین، چودھری یشپال سنگھ کے خاندان کے افراد بھی ایس پی کے اندر مضبوط سمجھے جاتے ہیں۔ تاہم آر ایل ڈی ایم پی چندن چوہان کے پارٹی سے الگ ہونے کو مغربی اتر پردیش میں اکھلیش یادو کے لیے سیاسی نقصان کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ سینی برادری کو راغب کرنے کی کوشش میں، اکھلیش یادو نے سہارنپور ڈویژن کے دو اہم لیڈروں، سہاب سنگھ سینی اور راج پال سینی کو ایس پی میں واپس لایا ہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق بی جے پی میں سیاسی مستقبل کے خواہاں کچھ دوسرے لیڈر بھی ایس پی سے رابطے میں ہیں۔ نتیجتاً، ایسے اشارے مل رہے ہیں کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل ایس پی کی مغربی اتر پردیش میں اپنی سماجی صف بندی کو مضبوط کرنے کی مہم تیز ہو جائے گی۔

ٹکٹ دکھانے میں تاخیر پر مسافر کی توہین: بتایا اَن پڑھ، تمہاری شکل سے نفرت، ہوئی معطل



جھانسی: 11 نومبر (پی این ایس) ویرانگنا رانی لکشمی بائی ریلوے اسٹیشن پر، خاتون ٹی ٹی ای سریتا ورما نے ٹکٹ دکھانے میں تاخیر کرنے پر ایک مسافر کی توہین کی۔ اس نے مسافروں کے سامنے ایک مسافر کی توہین کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تمہارے چہرے سے نفرت ہے۔ مزید برآں، اس نے مسافر کو ناخواندہ کہا اور اسے اسٹیشن چھوڑنے کو کہا۔ خاتون ٹی ٹی ای کے رویے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد ریلوے انتظامیہ حرکت میں آگئی۔ جھانسی ریلوے ڈویژن انتظامیہ نے ملزم خاتون ٹی ٹی ای کو فوری اثر سے معطل کر دیا۔ اس نے ٹکٹ چیکنگ اور دیگر مسافروں کا سامنا کرنے والے اسٹاف کو اپنے رویے کو بہتر بنانے کی بھی ہدایت کی۔ لکھنؤ کے رہنے والے شراون کمار اور دو ساتھی 6 نومبر کو آندھرا پردیش کے پینوکونڈہ سے کرناٹک ایکسپریس کے سلیپر کوچ میں سوار ہوئے۔ تینوں 8 نومبر کو جھانسی پہنچے۔ شرون کے مطابق، انہوں نے پینوکونڈہ کے کاؤنٹر پر ریزرویشن ٹکٹ خریدے تھے۔ ٹکٹوں پر ان کی ویٹنگ لسٹیں بالترتیب دو، تین اور چار تھیں۔ چارٹ تیار ہونے کے بعد، دو مسافروں کو کوچ S-2 میں RAC سیٹ نمبر 39 ملی، جب کہ تیسرے ساتھی کو اسی کوچ میں سیٹ نمبر 47 الاٹ کی گئی۔ شرون کا دعویٰ ہے کہ جھانسی اسٹیشن پر ٹکٹ چیکر سریتا ورما نے ان کا ٹکٹ مانگا۔ اس وقت ان کے بیگ میں کاؤنٹر کا ٹکٹ گم ہو چکا تھا۔ عورت اسے اپنے دفتر لے گئی۔ مسافر نے اسے بتایا کہ اس کے پاس ٹکٹ ہے، لیکن اسے نہیں مل سکا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پی این آر کی معلومات کو کوچ اور سیٹ نمبر کی بنیاد پر ریلوے سسٹم میں بازیافت کیا جا سکتا ہے۔ الزام ہے کہ خاتون ٹی ٹی ای نے ان کی بات سننے کے بجائے وہاں موجود اسٹاف کے سامنے ان کی توہین کرنا شروع کر دی۔ کچھ دیر بعد اس کے بیگ سے ٹکٹ برآمد ہوا لیکن اس کے باوجود خاتون ٹی ٹی ای کا رویہ بدستور برقرار رہا۔ یہ الزام ہے کہ اس نے مسافر کو اسٹیشن چھوڑنے کے لیے کہا، حالانکہ اسے لکھنؤ جانا تھا، جہاں اس نے اپنے موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے پہلے ہی آن لائن ٹکٹ بک کر رکھا تھا۔

وائرل ویڈیو میں سریتا ورما مسافر کو یہ کہتے ہوئے سنائی دے رہی ہیں، تم کچھ نہیں جانتے، تم ان پڑھ ہو، یہاں سے چلے جاؤ، اگر تمہیں دوبارہ اسٹیشن پر دیکھا گیا تو آپ مشکل میں پڑ جائیں گے۔ مسافر نے اسے بتایا کہ اسے لکھنؤ جانا ہے اور اس نے اپنے موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے اپنا ٹکٹ آن لائن بک کرایا ہے۔ جواب میں، خاتون ٹی ٹی ای کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا، دوبارہ، آپ بغیر ٹکٹ کے جا رہے ہیں... آپ جانتے ہیں کہ کنفرم ٹکٹ کے بغیر، آپ ٹرین میں سوار نہیں ہو پائیں گے۔ مجھے آپ کے چہرے سے نفرت ہے۔ اگر ہم ابھی بزی نہ ہوتے تو میں آپ کو دکھا دیتی کہ ہم کیا ہیں۔

ایس ایس پی نے پولیس لائن میں سپاہیوں کے طبی معائنے کی تیاریوں کا جائزہ لیا

ڈیوٹی پر تعینات تمام افسران اور اہلکاروں کو مقررہ وقت سے قبل ڈیوٹی کے مقام پر پہنچنے کی ہدایات





بلند شہر 11 نومبر (پریس ریلیز) سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بلند شہر دنیش کمار سنگھ نے پولیس لائن بلند شہر میں آرکشی (سول پولیس) کے طبی معائنے کے عمل کو بحسن وخوبی، شفافیت اور غیر جانبداری کے ساتھ مکمل کرانے کے مقصد سے معائنہ گاہ کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے طبی معائنے کے لیے کیے گئے انتظامات اور استعمال ہونے والے آلات کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ بعد ازاں ایس ایس پی نے پولیس لائن کے آڈیٹوریم میں طبی معائنے کی ڈیوٹی پر تعینات تمام پولیس افسران اور اہلکاروں کی بریفنگ کی۔ انہوں نے واضح ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ طبی معائنے کے پورے عمل میں شفافیت، نظم وضبط اور غیر جانبداری کو اولین ترجیح دی جائے۔ ڈیوٹی کے دوران کسی بھی سطح پر لاپروائی یا غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ ایس ایس پی نے ہدایت دی کہ حکومت کی جانب سے مقرر کردہ ضابطوں اور رہنما اصولوں کے مطابق طبی معائنے کا عمل مکمل غیر جانبداری اور شفافیت کے ساتھ انجام دیا جائے۔ معائنے میں استعمال ہونے والے تمام آلات اور ضروری وسائل کی پہلے ہی جانچ کر لی جائے تاکہ عمل کے دوران کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ڈیوٹی پر تعینات تمام افسران اور اہلکار مقررہ وقت سے قبل اپنی ڈیوٹی کے مقام پر پہنچیں اور پوری ذمہ داری، مستعدی اور فرض شناسی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں۔ طبی معائنے کے لیے آنے والے امیدواروں کے داخلے، دستاویزات کی جانچ، بیٹھنے اور انتظار کرنے کے مناسب انتظامات کیے جائیں تاکہ بھیڑ اور بدنظمی پیدا نہ ہو۔ اس کے علاوہ معائنہ گاہ پر مناسب حفاظتی انتظامات، صفائی، پینے کے پانی، روشنی اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے واضح کیا کہ طبی معائنے کے عمل میں کسی بھی قسم کی بے ضابطگی، لاپروائی یا ناجائز مداخلت کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ایس ایس پی نے تمام افسران اور اہلکاروں کو آپسی تال میل کے ساتھ کام کرنے اور کسی بھی مسئلے یا ہنگامی صورت حال کی اطلاع فوری طور پر اعلیٰ افسران کو دینے کی ہدایت دی۔

بلند شہر کی آواس وکاس کالونی میں دیوالی کی رات شہ زوروں کی غنڈہ گردی

آتش بازی چھوڑنے کی مخالفت کرنے پر دیا واردات کو انجام، واقعے کی ویڈیو وائرل



بلند شہر 11 نومبر (پریس ریلیز) بلند شہر صدر کوتوالی علاقے کے پوش علاقے آواس وکاس فرسٹ میں دیوالی کی رات بے خوف دبنگوں نے جم کر غنڈہ گردی کی۔ پٹاخے چھوڑنے کے تنازعہ پر پڑوسیوں کے درمیان شروع ہونے والا جھگڑا دیکھتے ہی دیکھتے پرتشدد تصادم میں تبدیل ہوگیا۔ ملزمان نے گھر میں گھس کر توڑ پھوڑ کی اور جم کر اینٹ پتھر برسائے۔ غنڈہ گردی کی یہ پوری واردات وہاں نصب سی سی ٹی وی کیمروں میں قید ہوگئی، جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق دیوالی کی رات مکیش پردھان اور اس کے بیٹے گھر کے باہر راکٹ پٹاخے چھوڑ رہے تھے۔ پڑوسی راکیش اروڑہ نے راکٹ اپنی طرف آنے اور حفاظتی نقطہ نظر سے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا۔ اسی بات سے ناراض ہو کر مکیش پردھان اور اس کے اہل خانہ نے آپا کھو دیا اور راکیش اروڑہ کے ساتھ گالی گلوج کرتے ہوئے مارپیٹ شروع کر دی۔ ہنگامہ بڑھتا دیکھ کر جب پڑوسی پشپیندر چودھری اور شوبھت اگروال بیچ بچاؤ کے لیے پہنچے تو دبنگوں نے ان پر بھی لاٹھی ڈنڈوں اور لوہے کی راڈ سے حملہ کر دیا۔ اس کے بعد ملزمان نے راکیش اروڑہ کے مکان کا مین گیٹ زبردستی توڑ دیا اور احاطے میں داخل ہو کر توڑ پھوڑ کی۔ دبنگوں نے مکان پر تابڑتوڑ اینٹ پتھر بھی برسائے، جس سے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ واقعے کی اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ متاثرہ فریق کی تحریر پر پولیس نے مکیش پردھان، اس کے بیٹے ابھیشیک، وویک، دیپک، نونیت، کنال اور رانی سمیت چند نامعلوم افراد کے خلاف متعلقہ دفعات میں ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے معاملے میں شامل پانچ ملزمان کو گرفتار کر کے بی این ایس کی دفعہ 170 کے تحت چالان کر دیا ہے۔ ایس پی سٹی ابھیشیک پرتاپ نے بتایا کہ سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر واقعے کی جانچ کی جا رہی ہے۔ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور دیگر نامزد و نامعلوم افراد کی گرفتاری کے لیے دبش دی جا رہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ امن وامان میں خلل ڈالنے والوں کو کسی بھی صورت میں بخشا نہیں جائے گا۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے نام پر جعلسازی

95 ویب سائٹس کو بند کرانے کا بنایا نقلی حکم نامہ، ایف آئی آر درج



پریاگ راج: 11 نومبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ کے نام پر فرضی حکم نامہ بنا کر ملک بھر میں 95 ویب سائٹس کو بند کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مطلوبہ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ ویب سائٹس کو بلاک کرنے کے لیے سرکاری ہدایت جاری کی گئی ہے۔ تاہم، تحقیقات سے پتہ چلا کہ ہائی کورٹ نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے، ہائی کورٹ کے جوائنٹ رجسٹرار این چندرا کی شکایت پر پریاگ راج کے کینٹ پولیس اسٹیشن میں ایک نامعلوم شخص کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ پولیس اور سائبر ٹیم اب اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ جعلی آرڈر کس نے بنایا اور اسے سرکاری ویب سائٹ پر کیسے پہنچایا گیا۔ پولیس نے تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 318(2)، 336(2)، 336(3)، 337، 338، اور 340(2) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں ہائی کورٹ کے حکم کا دعویٰ غلط پایا گیا ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق، 30 اکتوبر کو، رائٹرز نیوز کے انڈیا کے ٹیکنالوجی کے نمائندے، منصف وینگاٹل نے ہائی کورٹ کو ایک ای میل بھیجا، جس میں ایک مطلوبہ عدالتی حکم کی کاپی منسلک کی گئی۔ صحافی نے بتایا کہ اسے یہ آرڈر محکمہ ٹیلی کمیونیکیشن کی ویب سائٹ پر ملا ہے جس میں 95 ویب سائٹس کو بلاک کرنے کی حکومتی ہدایت تھی۔ وکیل کارتکیہ پانڈے کو اس مطلوبہ حکم کے بھیجنے والے کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ یہ حکم 14 اگست کا تھا اور اس میں الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس گریما پرساد کا نام بھی شامل تھا۔ پہلی نظر میں یہ ہائی کورٹ کا باضابطہ حکم معلوم ہوتا تھا، لیکن تحقیقات کے بعد، عدالت کی ویب سائٹ پر درخواست یا حکم کا کوئی ریکارڈ نہیں ملا۔ جس کے بعد چیف جسٹس ہائی کورٹ کی ہدایت پر رجسٹرار جنرل نے کیس کی کارروائی شروع کی۔ 5 نومبر کو جوائنٹ رجسٹرار این چندرا نے رجسٹرار جنرل کے حکم کی تعمیل میں ایف آئی آر درج کرائی۔

چھاپہ مار کارروائی کے دوران چار افراد گرفتار: جیل رسید



دیوبند، 11/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) ممنوعہ مویشی کے ذبیحہ کی اطلاع پر پولیس نے چھاپہ مار کارروائی کے دوران چار افراد کو گرفتار کر لیا۔ ملزمان مبینہ طور پر ایک ممنوعہ مویشی کو ذبح کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ پولیس نے ان کے قبضہ سے زندہ گائے، ذبح کرنے کا سامان، ایک پستول اور دو کارآمد کارتوس برآمد کئے ہیں۔ مخبر کی اطلاع پر پولیس کی ایک ٹیم نے میرگ پور گاؤں کے پل کے قریب گھیرابندی کرتے ہوئے ساپلہ کھتری گاؤں کے رہنے والے سرفراز، ذیشان عرف بریکی، عمران اور مہتاب کو گرفتار کر لیا۔ وہ مبینہ طور پر ایک گائے کو ذبح کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ تلاشی کے دوران ان کے قبضہ سے ایک 315 بور کا پستول، دو کارآمد کارتوس، دو چاقو، دو رسیاں، ایک لکڑی کا بلاک اور ایک زندہ مویشی برآمد ہوا۔ دیوبند کوتوالی انچارج سندیپ بالیان نے بتایا کہ گرفتار ملزمین کے خلاف گائے ذبیحہ روک تھام اور اسلحہ ایکٹ کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سرفراز کے خلاف اس سے قبل بھی دو مقدمات درج ہیں جن میں گینگسٹر ایکٹ بھی شامل ہے جبکہ ذیشان اور عمران کے خلاف بھی گائے ذبیحہ ایکٹ سمیت دیگر دفعات کے تحت مقدمات درج ہیں۔

پبلک گرلز انٹر کالج دیوبند میں یوم اردو کے عنوان سے پروگرام کا انعقاد



دیوبند، 11/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) عیدگاہ روڈ پر واقع تعلیمی ادارہ پبلک گرلز انٹر کالج میں یوم اردو جوش اور خروش سے منایا گیا۔ اس موقع پر اردو زبان کی تاریخ ادبی ثقافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی۔ پروگرام میں طالبات نے اردو زبان میں تقریر نظمیں اور دیگر ادبی و ثقافتی پروگرام پیش کئے۔ اسکول کی پرنسپل صبا حسیب صدیقی و دیگر ٹیچرز نے اردو زبان کے حوالہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام کا آغاز طالبہ لبیبہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور نعت پاک بشری، آمنہ، رحمت نے پیش کی۔ اس دوران طالبات نکہت، سدرا، لائبہ علمہ اور نبیہ نے تقاریر کیں۔ اشفیہ، ماہوم گروپ نے شاعر مشرق علامہ اقبال پر ڈراما پیش کیا۔ جبکہ ہمنا، زویا اور دیگر طالبات نے علامہ اقبال کے اشعار پیش کیے۔ رحمت، صدف گروپ نے قوالی پیش کی جبکہ عائشہ سعود کی خوبصورت نعت کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس دوران طالبات نے خوبصورت پینٹنگ اور کرافٹنگ کے ذریعے اردو زبان کی خوبصورتی کو اجاگر کرتے ہوئے اس کے فروغ اور تحفظ کا پیغام دیا۔ اس موقع پر پرنسپل صبا حسیب صدیقی نے طالبات کو قیمتی نصیحتیں کی اور اردو کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے گھروں میں اردو زبان کو زندہ کرنے اور اردو کا ماحول پیدا کرنے پر زور دیا اور کہا کہ اردو زبان کو نئی نسلوں تک پہنچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ایجوکیشن انچارج شبانہ صفوان نے بھی بچوں سے خطاب کیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ پروگرام کی نظامت زیبا ناہید نے کی۔ اس دوران ساجدہ، روبینہ، عرشی، روبی، رضیہ، شبانہ ذکی، ندا، شاہانہ، فہینہ، حیات، شاکرہ اور ضیا سمیت تمام ٹیچرز اور طالبات موجود رہیں۔

گورکھپور: دیوالی کے پٹاخوں سے شہر کی ہوا آلودہ، AQI چار دنوں میں تین گنا بڑھا

گورکھپور: 11 نومبر (پی این ایس) دیوالی کی آتش بازی کے اثرات اب شہر کی فضاؤں میں صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ پٹاخوں سے نکلنے والے دھوئیں اور آلودگی نے ہوا کا معیار خراب کر دیا ہے۔ AQI (ایئر کوالٹی انڈیکس) میں چار دنوں میں تین گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ AQI، جو ہفتہ کو 89 تھا، منگل کو بڑھ کر 273 ہوگیا۔ اس نے شہر کی ہوا کے معیار کو تسلی بخش زمرے سے خراب کیٹیگری میں دھکیل دیا ہے۔ فضائی آلودگی کی بڑھتی ہوئی سطح نے لوگوں کی صحت کے لیے خطرہ بھی بڑھا دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ہفتہ کو شہر کا AQI 89 تھا۔ اتوار کو یہ تیزی سے بڑھ کر 182 ہوگیا۔ پیر کو اے کیو آئی 261 ریکارڈ کیا گیا جبکہ منگل کو یہ بڑھ کر 273 ہوگیا۔ مسلسل چار دنوں سے بڑھتی ہوئی آلودگی تشویش کا باعث ہے۔ پٹاخوں کے دھوئیں میں موجود باریک ذرات اور زہریلی گیسیں سانس لینے سے نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ موسمی حالات اور گاڑیوں کا اخراج بھی آلودگی میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ کے معیارات کے مطابق، صفر سے 50 کا AQI اچھا، 51 سے 100 تسلی بخش، 101 سے 200 اعتدال پسند، 201 سے 300 غریب، 301 سے 400 بہت خراب، اور 401 سے 500 شدید سمجھا جاتا ہے۔ منگل کا AQI 273 بتاتا ہے کہ شہر کی ہوا خراب زمرے میں ہے۔ اس سطح پر آلودہ ہوا کے ساتھ طویل نمائش صحت مند لوگوں کے لیے بھی سانس لینے میں دشواری کا باعث بن سکتی ہے۔ دمہ، دل کی بیماری اور پھیپھڑوں کی بیماری میں مبتلا افراد کو قلیل مدتی نمائش کے باوجود بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ آنکھوں میں جلن، گلے میں خراش، کھانسی اور سانس کی تکلیف جیسے مسائل بھی بڑھ سکتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال کے معالج ڈاکٹر پرشانت سنگھ کے مطابق بچوں، بوڑھوں اور سانس اور دل کے مسائل میں مبتلا افراد کو اضافی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ ان لوگوں کو صبح وشام کھلے میں چہل قدمی یا ورزش کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ بالکل ضروری ہونے پر ہی باہر نکلیں اور اچھی طرح سے فٹ ہونے والا N-95 ماسک پہنیں۔ جسمانی طور پر سخت بیرونی سرگرمیوں سے پرہیز کریں۔ کھڑکیاں اور دروازے بند رکھیں، لیکن مناسب وینٹیلیشن برقرار رکھیں۔ اس کے علاوہ ضرورت سے زیادہ دھوئیں جیسے تمباکو نوشی، کوڑا کرکٹ جلانے اور اگربتی جلانے سے پرہیز کریں۔ اگر آپ کو کھانسی، سینے میں جکڑن، یا سانس لینے میں دشواری کا سامنا ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

بزمِ شاد نے منایا یومِ اُردو اور جشن علّامہ اقبال

اُردو ہماری تہذیب اقبال ہماری فکر کا چراغ: رئیس کمال



سہارنپور (احمد رضا) بزمِ شاد کے زیر اہتمام یومِ اُردو اور یومِ اقبال کی مناسبت سے ایک باوقار، خوب صورت اور یادگار مشاعرے کا انعقاد کوڑے بندان واقع گلشن تعلیم اسکول میں پروقار انداز میں کیا گیا جس میں اہلِ علم وادب، شعراء اور اُردو سے محبت رکھنے والے شائقین کی کثیر تعداد شریک رہی تقریب کا آغاز سابق وزیرِ اُتر پردیش جناب سیّد شکیل احمد کے خطاب سے ہوا۔ انہوں نے یومِ اُردو اور یومِ اقبال کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اُردو زبان سے اپنی محبت اور وابستگی کا اظہار کیا اور علامہ اقبالؒ کے افکار و نظریات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ مشاعرے کی صدارت جناب سکندر حیات کیلاش پوری نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض بزمِ شاد کے کنوینر جناب برکت اللہ شاد نے نہایت خوش اسلوبی اور عمدگی سے انجام دیئے اس موقع پر معروف شاعر اور سینئر صحافی ڈاکٹر رئیس کمال نے اپنے جامع اور فکر انگیز تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"دنیا میں جس قدر قیمتی علمی سرمایہ اردو زبان کے پاس موجود ہے وہ کسی دیگر زبان کے پاس موجود نہیں ہے اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنے سرمایہ یعنی اردو ادب اور اردو لٹریچر کی حفاظت اور تشہیر کریں تا کہ ہماری نسل نو ہمارے اکابرین اور بزرگوں کی زبان، تہذیب اور ثقافت سے روشناس ہو سکے جس قوم کو زندہ رہنا ہے اس قوم کی تہذیب، ادبی سرمایہ اور زبان کی حفاظت ہم سبھی پر لازم ہے، اردو ہماری تہذیب اور روشن مستقبل کی آواز ہے اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ہماری فکر کا چراغ ہیں آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اُردو کو محض تقریبات تک محدود نہ رکھیں بلکہ گھر گھر زندہ رکھیں اور علامہ اقبال کو صرف اشعار میں نہ ڈھونڈیں، بلکہ اپنی تہذیب آپنی زبانِ اور اُردو زبان کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے عمل سے زندہ رکھیں اور مسلسل فکرِ ڈاکٹر علّامہ محمد اقبال کو اپنے کردار سے عام کریں کیونکہ زندہ قومیں اپنے محسنوں کو صرف یاد نہیں کرتیں، بلکہ اُن کے افکار کو اپنا سرمایہ بناتی ہیں" انہوں نے مزید کہا کہ اُردو محض ایک زبان نہیں، بلکہ تہذیب کا حسن، محبت کا لہجہ، شائستگی کا پیکر اور دلوں کو دلوں سے جوڑنے کا ایک خوب صورت وسیلہ ہے۔ اس کے دامن میں ہماری تاریخ، ثقافت، ادبی ورثے اور تہذیبی شناخت کے انمول خزانے محفوظ ہیں۔ علامہ اقبالؒ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ اقبال محض شاعر نہیں، بلکہ ایک عہد ساز مفکر، صاحب بصیرت فلسفی اور ملت کے نبّاض تھے۔ اُن کے افکار نے سوئی ہوئی قوم کو بیداری، مایوسی کو امید، غلامی کو خودداری اور جمود کو حرکت وعمل کا پیغام دیا۔

غازی پور میں دن دھاڑے تاجر کا گولی مار کر قتل، تکلیف سے تڑپ رہا تھا نوجوان، فلم بناتی رہی بھیڑ

غازی پور: 11 نومبر (پی این ایس) یہاں کے پر ہجوم مشرابازار علاقے میں، ایک کار میں سوار بدمعاشوں نے موٹر سائیکل پر سوار تاجر محمد کیشان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ گولی لگنے کے بعد، وہ سڑک پر گر گیا اور لوگوں سے اسے ہسپتال لے جانے کی التجا کی، لیکن دیکھنے والوں نے اس کی بجائے اس کی فلم بندی جاری رکھی۔ پولیس موقع پر پہنچی اور اسے میڈیکل کالج لے گئی جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ 25 سالہ محمد کیشان ولد محمد داؤد سا کن مفتی گنج جوتوں کی دکان کا مالک تھا۔ وہ اپنی بائک پر مشرابازار پہنچے تھے کہ قریب ہی ایک کار رکی۔ کار میں موجود بدمعاشوں نے پستول نکالا، اسے للکارا اور دو گولیاں چلائیں، ایک گولی اس کے پیٹ میں اور دوسری گردن میں لگی۔ تاجر کے والد کی شکایت پر شہم چوبے سمیت تین لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ قتل کی وجہ پرانی دشمنی بتائی جا رہی ہے۔ کیشان اور شہم کے والد انیل چوبے کے درمیان 2025 میں ایک سابقہ مقدمہ بھی درج کیا گیا تھا۔ اس کیس میں ایک کیشیئر پر فائرنگ کا الزام شامل تھا، اور پولیس نے چارج شیٹ داخل کی تھی۔ پولیس شہم کی تلاش کر رہی ہے۔

پریاگ راج میں بنیادی تعلیم کے ڈائریکٹر کے خلاف ایف آئی آر

ملازم کی سروس بک کو بیک ڈیٹ انٹری کا ہے الزام

پریاگ راج: 11 نومبر (پی این ایس) بنیادی تعلیم کے ڈائریکٹر انل بھوشن چترویدی سمیت دو افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ دونوں پر اگزامینیشن ریگولیٹری اتھارٹی (PNP) کے دفتر میں ایک ملازم کی سروس بک میں پچھلی تاریخوں کے ساتھ منفی اندراجات کرنے کا الزام ہے۔ عدالت کے حکم کے بعد 8 نومبر کو کرنل گنج پولیس اسٹیشن میں کیس درج کیا گیا تھا۔ شکایت کنندہ ششی کمار یادو نے پی این پی کے دفتر میں 1995 سے 2022 تک کام کیا۔ اس نے اس وقت کے سکریٹری انیل بھوشن چترویدی اور سینئر اسسٹنٹ اشتھ دیو اپادھیائے پر اپنی سروس بک کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا الزام لگایا ہے۔ واقعہ کے وقت انیل بھوشن چترویدی سکریٹری تھے۔ ششی کمار کے مطابق، وہ یکم مارچ سے 31 مارچ 2021 تک طبی چھٹی پر تھے۔ ان کی تنخواہ کے ساتھ چھٹی 27 جولائی 2021 کو منظور ہوئی تھی۔ الزام ہے کہ اس دوران ان کی سروس بک میں 31 مارچ کو منفی اندراج کیا گیا تھا، حالانکہ اس وقت ان کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی زیر التوا نہیں تھی۔ شکایت کے مطابق 24 جون 2021 کو سینئر اسسٹنٹ اشتھ دیو اپادھیائے نے اس وقت کے مینیجنگ اسسٹنٹ سے اپنی اصل سروس بک اور ذاتی فائل لی اور اسے اپنے پاس رکھ لیا۔ اس وقت وہ صرف پرچیز اینڈ سیلز سیکشن کے انچارج تھے۔ ششی کمار کا دعویٰ ہے کہ 24 جون کو سروس بک میں کوئی منفی اندراج نہیں تھا، لیکن جب فائل جولائی میں واپس کی گئی تو اندراج 31 مارچ کا پایا گیا۔

اس نے 22 جون 2021 کی اپنی تصدیق شدہ سروس بک کی ایک کاپی بھی جمع کرائی جس میں کوئی منفی اندراج نہیں تھا۔ اس وقت کے مینیجنگ اسسٹنٹ، اروند کمار ساہو نے بھی 30 مئی 2022 کے اپنے حلف نامہ میں کہا تھا کہ اشتھ دیو اپادھیائے نے 24 جون کو سکریٹری کے زبانی حکم پر سروس بک اور فائل لی تھی۔ ششی کمار کے مطابق، آر ٹی آئی کے ذریعے حاصل کردہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ 31 مارچ کی تاریخ ہونے کے باوجود منفی داخلہ آرڈر 9 جولائی 2021 کو بھیجا گیا تھا۔ وصول اور ڈسپیچ سیکشن نے 31 مئی 2022 کو اطلاع دی کہ رجسٹر میں اس آرڈر کے لیے کوئی ڈسپیچ نمبر نہیں تھا۔ شکایت کنندہ نے یہ بھی سوال کیا کہ انیل بھوشن چترویدی کا تبادلہ 15 جون 2021 کو کیا گیا تھا، لیکن انہوں نے 29 جون کو چارج سنبھال لیا تھا۔ اسی دوران 24 جون کو ان کی سروس بک کی درخواست کی گئی۔ دیگر ملازمین کے تحریری بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے، ششی کمار نے بھی ہراساں کرنے اور ہیرا پھیری کا الزام لگایا۔

سوچھتا سرویکشن میں اتر پردیش کے شہروں کی شاندار کارکردگی

لکھنؤ، وارانسی اور غازی آباد نے قومی سطح پر اعزازات حاصل کیے



لکھنؤ۔نئی دہلی میں منعقدہ سوچھتا سرویکشن 2025-26 کی قومی اعزازاتی تقریب میں اتر پردیش نے شہری صفائی اور انتظام کے شعبے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک بھر میں اپنی منفرد شناخت قائم کی۔اس باوقار موقع پر صدرِ جمہوریہ دروپدی مرمو نے اتر پردیش کی نمایاں کارکردگی کے لیے ریاست کے شہروں کو اعزاز سے نوازا۔شہری ترقی اور توانائی کے وزیر اے کے شرما نے حکومتِ ہند کے سوچھتا سرویکشن 2025-26 میں اتر پردیش کے شہروں کی شاندار کامیابیوں پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے ریاست کے بدلتے شہری منظرنامے، بہتر انتظام اور اجتماعی کوششوں کا نتیجہ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ مشرقی اتر پردیش سے مغربی اتر پردیش تک کے شہر صفائی، خوب صورتی اور منظم شہری انتظام کے شعبے میں اپنی نئی شناخت قائم کر رہے ہیں۔سوچھتا سرویکشن میں ریاست کے شہروں کی قومی سطح پر نمایاں کارکردگی اتر پردیش کے لیے باعثِ فخر ہے۔وزیر اے کے شرما نے کہا کہ اس سال کے سوچھتا سرویکشن میں لکھنؤ نے ملک کے تین سب سے صاف ستھرے بڑے شہروں میں اپنی جگہ برقرار رکھی ہے۔وہیں روحانی اور ثقافتی شہر وارانسی نے ملک کے تین بہترین دریائی کنارے والے شہروں میں مقام حاصل کر کے اپنی منفرد شناخت کو مزید مضبوط کیا ہے۔اس کے ساتھ ہی غازی آباد ریاست کے سب سے صاف شہر کے طور پر ابھرا ہے۔یہ کامیابیاں ظاہر کرتی ہیں کہ اتر پردیش کے شہر اب صفائی اور شہری سہولتوں کے شعبے میں قومی معیار کے مطابق مسلسل بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔وزیر اے کے شرما نے ان کامیابیوں کے لیے صدرِ جمہوریہ کے تئیں دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے شہروں کو قومی سطح پر اعزاز سے نوازا جانا تمام شہریوں کے لیے فخر کی بات ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز صرف شہروں کا نہیں، بلکہ ان لاکھوں صفائی کارکنوں، میونسپل کارپوریشنوں، میونسپلٹیوں، نگر پنچایتوں کے ملازمین، عوامی نمائندوں اور انتظامی افسران کی انتھک محنت کا اعتراف ہے، جنہوں نے اپنی لگن اور عہد بستگی کے ساتھ شہروں کو صاف ستھرا اور خوب صورت بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔شہری ترقی کے وزیر نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے سوچھ بھارت مشن کے ذریعے ملک میں صفائی کو عوامی تحریک کی شکل دی ہے۔ان کی ترغیب سے صفائی اب محض سرکاری پروگرام نہیں، بلکہ عوامی شراکت داری اور شہری ذمہ داری کا موضوع بن چکی ہے۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی مؤثر قیادت اور رہنمائی میں اتر پردیش حکومت شہروں کو صاف، خوب صورت، منظم اور شہریوں کے لیے زیادہ سہولت بخش بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔مرکزی وزیر برائے ہاؤسنگ و شہری امور کی رہنمائی اور تعاون سے بھی شہری ترقی کی کوششوں کو نئی رفتار ملی ہے۔اے کے شرما نے کہا کہ ریاست کے شہروں کو صفائی کے ساتھ بہتر بنیادی سہولتوں، جدید شہری انتظام، ٹھوس فضلہ مینجمنٹ، کچرے کے سائنسی طریقے سے تصفیے، صاف عوامی مقامات اور شہری سہولتوں کے معیار کے معاملے میں مسلسل آگے بڑھایا جا رہا ہے۔حکومت کی کوشش ہے کہ ریاست کا ہر شہر صفائی اور منظم ترقی کی نئی مثال بنے اور یہاں رہنے والے شہریوں کو صاف، صحت مند اور بہتر زندگی کا ماحول میسر آئے۔وزیر اے کے شرما نے خصوصی طور پر صفائی کارکنوں کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ شہروں کی صفائی کے پیچھے ان کی محنت، لگن اور خدمت کا جذبہ سب سے بڑی طاقت ہے۔انہوں نے ریاست کے تمام شہری اداروں کے عوامی نمائندوں، افسران، ملازمین اور صفائی مہم میں شریک شہریوں کا شکریہ ادا کیا اور اس کامیابی کو برقرار رکھنے اور نئے ریکارڈ قائم کرنے کے لیے مسلسل کوششیں جاری رکھنے کی اپیل کی۔اس موقع پر لکھنؤ کی میئر سشما کھرکوال، پرنسپل سکریٹری پی گرو پرساد، سکریٹری/ڈائریکٹر شہری ادارہ جات انوج کمار جھا، میونسپل کمشنر گورو کمار سمیت دیگر سینئر افسران موجود رہے۔

بلرام پور میں سیاحتی ترقی کے چار بڑے منصوبے

8.97 کروڑ روپے سے مذہبی تاریخی اور دیہی سیاحت کو ملے گا فروغ

لکھنؤ۔اتر پردیش کے ترائی علاقے میں واقع ضلع بلرام پور کو روحانی، تاریخی اور دیہی سیاحت کے ایک اہم مرکز کے طور پر قائم کرنے کے لیے ریاستی حکومت اور ضلعی انتظامیہ نے ایک اہم منصوبہ بند طریقے سے عملی اقدامات شروع کیے ہیں۔ہندوستان-نیپال سرحد سے متصل اس سرحدی ضلع کے شاندار ثقافتی ورثے، قدیم مذہبی مقامات اور منفرد قدرتی وسائل کو قومی اور بین الاقوامی سیاحتی نقشے پر نمایاں شناخت دلانے کے مقصد سے مجموعی طور پر 8.97 کروڑ روپے کی لاگت سے چار اہم ترقیاتی منصوبوں پر کام کیا جا رہا ہے۔انتظامی سطح پر منظور شدہ ان چاروں منصوبوں کا بنیادی مقصد اہم مذہبی اور آثارِ قدیمہ کی اہمیت کے حامل مقامات پر اعلیٰ معیار کی شہری بنیادی سہولتوں کو وسعت دینا، رسائی کے راستوں کو بہتر بنانا، احاطوں کو خوب صورت بنانا اور سیاحوں کے لیے صاف ستھرا، محفوظ اور منظم ماحول تیار کرنا ہے۔بنیادی ڈھانچے کی اس ہمہ جہت جدید کاری سے جہاں عقیدت مندوں اور سیاحوں کا سفر آسان اور خوش گوار بنے گا، وہیں یہ پہل مقامی سطح پر روزگار، خود روزگار اور پائیدار ذریعۂ معاش کے امکانات کو بھی نئی توانائی فراہم کرے گی۔منصوبے کے تحت سب سے بڑی مالی معاونت مشہور مذہبی مقام تلسی پور نگر پنچایت کی مجموعی ترقی کے لیے مختص کی گئی ہے، جس کے لیے 443.04 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔تلسی پور میں واقع سدھ شکتی پیٹھ ماں پاٹیشوری دیوی پاٹن دھام ملک کے 51 شکتی پیٹھوں میں انتہائی مقدس مقام مانا جاتا ہے، جہاں سال بھر ملک کی مختلف ریاستوں کے علاوہ پڑوسی ملک نیپال سے بھی لاکھوں عقیدت مند درشن اور پوجا کے لیے پہنچتے ہیں۔خصوصاً چیت اور شردیہ نوراتری کے بڑے میلوں کے دوران یہاں عقیدت مندوں کی بڑی تعداد جمع ہوتی ہے۔اس منصوبے کے تحت نگر پنچایت کے اہم رابطہ راستوں کے دونوں جانب مربوط خوب صورتی، جدید سڑک روشنی کا نظام، نکاسیٔ آب کا انتظام، منظم فٹ پاتھ، دل کش داخلی دروازے اور آراستہ آرام گاہیں تعمیر کی جا رہی ہیں، تاکہ پورے شہری علاقے میں صفائی اور نظم وضبط کے اعلیٰ معیار قائم کیے جا سکیں۔ضلع کے تاریخی اور مذہبی اہمیت سے بھرپور گنوریہ علاقے کی منصوبہ بند ترقی کے لیے 42.337 لاکھ روپے کی لاگت سے ایک منصوبہ منظور کیا گیا ہے۔اس منصوبے کے تحت علاقے میں واقع قدیم شیو مندر کے احاطے، تاریخی کنڈوں اور متعلقہ مقامات کی مرمت اور مضبوطی کا کام کرایا جا رہا ہے۔عقیدت مندوں کی سہولت کے لیے جدید انتظار گاہ، صاف پینے کے پانی کا انتظام، معیاری صفائی ستھرائی، سبز پٹیوں (گرین بیلٹ) کی ترقی اور منظم روشنی کا نظام یقینی بنایا جا رہا ہے۔گنوریہ کی یہ بحالی نہ صرف مقامی روحانی شعور کو مضبوط کرے گی، بلکہ آس پاس کے دیہی علاقوں میں معاشی اور کاروباری سرگرمیوں کے نئے مراکز قائم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوگی۔مذہبی سیاحت کے فروغ کی کڑی میں ضلع کی گدھریا تحصیل میں واقع مندر کی خوب صورتی اور عوامی سہولتوں کو بہتر بنانے کے لیے 21.91 لاکھ روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔اس منصوبے کے تحت مندر کے احاطے کا سائنسی طریقے سے تحفظ، صحن کی پختگی، جدید روشنی کا انتظام، حفاظتی چہار دیواری اور عقیدت مندوں کے لیے قطار بندی کے نظام کو فروغ دیا جا رہا ہے۔اس کے ساتھ ہی مقام تک پہنچنے والے رابطہ راستوں کو آسان اور کشادہ بنایا جا رہا ہے، تاکہ بڑے تہواروں اور تقریبات کے دوران عقیدت مندوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔روایتی سیاحت سے آگے بڑھ کر دیہی اور ماحولیاتی سیاحت کو فروغ دینے کے لیے پچپڑوا ترقیاتی بلاک کے امیلیا کوڈر گاؤں میں 93.25 لاکھ روپے کا خصوصی منصوبہ نافذ کیا جا رہا ہے۔ترائی کا یہ خوب صورت خطہ تھارو قبائلی برادری کی منفرد ثقافتی شناخت، لوک روایات اور فن و ہنر کا اہم مرکز ہے۔ریاستی حکومت کی جانب سے یہاں قائم ریاستی سطح کے تھارو قبائلی میوزیم نے محققین اور سیاحوں کی توجہ وسیع پیمانے پر اپنی جانب مبذول کرائی ہے۔اس نئے منصوبے کے ذریعے سیاحوں کو قبائلی ماحول، روایتی طرزِ رہائش، دیسی کھانوں اور لوک فنون کا براہِ راست تجربہ فراہم کرنے کے لیے کمیونٹی ٹورزم پلیٹ فارم، بنیادی عوامی سہولتیں اور تشریحی مرکز تیار کیے جا رہے ہیں۔یہ ہمہ جہت ترقیاتی پہل بلرام پور کے وسیع سیاحتی منظرنامے کو ایک مربوط سرکٹ کی شکل دے گی۔

یوپی انتخابات سے قبل سماجوادی پارٹی کو جھٹکا

سابق رکن پارلیمنٹ اروند چودھری اور انل یادو بی جے پی میں شامل، سیکڑوں حامیوں نے بھی تھاما دامن



لکھنؤ۔سماجوادی پارٹی کو بدھ کے روز اس وقت جھٹکا لگا، جب بستی کے سابق رکن پارلیمنٹ اروند چودھری اور باندہ کے ایس پی لیڈر انل یادو نے اپنے سیکڑوں حامیوں کے ساتھ بی جے پی کی رکنیت اختیار کرلی۔بی جے پی کے ریاستی صدر اور مرکزی وزیر مملکت برائے خزانہ پنکج چودھری، جوائننگ کمیٹی کے صدر اور کابینی وزیر دھرم پال سنگھ، سابق ریاستی صدر اور کابینی وزیر سوتنتر دیو سنگھ اور وزیر مملکت برائے ٹرانسپورٹ (آزادانہ چارج) دیاشنکر سنگھ نے دونوں لیڈروں کو پارٹی کی رکنیت دلائی۔بی جے پی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ریاستی صدر پنکج چودھری نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک میں ترقی، بہتر حکمرانی اور عوامی فلاح و بہبود کے شعبوں میں کیے گئے کاموں کا ذکر کیا۔انہوں نے کہا کہ سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس کے منتر کے ساتھ بغیر کسی امتیاز کے کام کیا گیا ہے۔

یوپی میں اعتراضات کے پھیر میں نہ پھنس جائے ٹیچروں کا پرموشن!

بی ایس اے الگ الگ طریقوں سے جاری کر رہے ہیں سنیارٹی لسٹ

لکھنؤ: 11 نومبر (پی این ایس) ابتدائی طور پر بنیادی اساتذہ کی ترقی کے لیے سنیارٹی لسٹ جاری کرنے میں تاخیر ہوئی تھی۔اب، معیارات کو نظر انداز کرتے ہوئے، مختلف اضلاع میں بنیادی تعلیمی افسران (BSAs) من مانی طور پر سنیارٹی لسٹیں جاری کر رہے ہیں۔کچھ اضلاع میں، اصل تقرری کی تاریخ استعمال کی جا رہی ہے، جبکہ دیگر میں، تاریخ پیدائش اور انتخاب کا معیار استعمال کیا جا رہا ہے۔اس سے اساتذہ میں یہ خدشات پیدا ہو رہے ہیں کہ ان کے پرموشن پر اعتراضات نہ ہو جائیں۔گوتم بدھ نگر اور وارانسی میں، شمولیت کی تاریخ کی بنیاد پر سنیارٹی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔اگر شمولیت کی تاریخ ایک ہی ہے تو تاریخ پیدائش کو ترجیح دی جاتی ہے۔سدھارتھ نگر میں بھی شمولیت کی تاریخ کی بنیاد پر سنیارٹی لسٹ جاری کی گئی ہے۔لکھنؤ سمیت کچھ اضلاع نے سنیارٹی لسٹ جاری نہیں کی ہے۔یہاں تک کہ جہاں سنیارٹی لسٹیں جاری کی گئی ہیں وہیں پرموشن کے لیے خالی آسامیوں کی تفصیلات بھی جاری نہیں کی گئیں۔پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن لکھنؤ کے نائب صدر نربھے سنگھ نے کہا کہ ترقی کے لیے اساتذہ کی سنیارٹی لسٹ میں یکسانیت ہونی چاہیے۔قواعد کے مطابق، اصل تقرری کی تاریخ بنیاد ہونی چاہیے۔

مولانا آزاد کی تعلیمات آج بھی قومی اتحاد اور سماجی ہم آہنگی کے لیے مشعلِ راہ ہیں: ہیرا لال

مولانا آزاد میموریل اکیڈمی کے زیر اہتمام قومی یوم تعلیم کے موقع پر ''سد بھاونا میں سمبھاونا: خیر سگالی میں امکانات'' کے موضوع پر سیمینار کا انعقاد



لکھنؤ، 11 نومبر: مولانا آزاد میموریل اکیڈمی کے زیر اہتمام مفکرِ ہند مولانا ابوالکلام آزاد کے 138 ویں یوم پیدائش اور قومی یوم تعلیم کے موقع پر ''سد بھاونا میں سمبھاونا: خیر سگالی میں امکانات'' کے عنوان سے ایک اہم سیمینار منعقد ہوا۔اس موقع پر تین کتابوں کی اجرا کی رسم ادا کی گئی۔اس موقع پر مقررین نے مولانا آزاد کی تعلیمی، علمی، سیاسی اور قومی خدمات کو یاد کرتے ہوئے موجودہ دور میں ان کے افکار و نظریات کی معنویت پر روشنی ڈالی۔سیمینار کے مہمانِ خصوصی محکمہ قومی یکجہتی، اتر پردیش کے سکریٹری جناب ہیرا لال، آئی اے ایس نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج ہمارے معاشرے میں خیر سگالی اور باہمی ہم آہنگی کی بنیادیں کمزور ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔ہمیں اپنے گھروں اور سماجی زندگی میں محبت، رواداری اور اتحاد کا ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ آج تعلیم کا معیار صرف اعلیٰ ڈگریوں کے حصول تک محدود نہیں رہا، بلکہ عملی مہارت اور صلاحیت بھی اس کی اہم کسوٹی بن گئی ہے۔مصنوعی ذہانت (AI) اور جدید ٹیکنالوجی کے فروغ سے روزگار کے شعبے میں بڑی تبدیلیاں آنے والی ہیں، اس لیے نوجوانوں اور اہلِ علم کو ان تبدیلیوں کے حوالے سے سنجیدہ اور محتاط رویہ اختیار کرنا ہوگا۔انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ مولانا آزاد کی تعلیمات اور ان کی ہدایات کو محض یاد کرنے کے بجائے اپنی عملی زندگی میں اپنانا ضروری ہے۔پروفیسر جمشید قمر نے مولانا آزاد کی شخصیت، فکر اور علمی خدمات کے مختلف پہلوؤں پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ مولانا آزاد نے اپنی تحریروں میں قومی یکجہتی، مذہبی رواداری اور مشترکہ تہذیب کے حق میں جن تاریخی حوالوں اور شواہد کو پیش کیا ہے، ان کی عصری معنویت سے آج بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ان کا تصورِ خیر سگالی ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی وراثت اور قومی مستقبل کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔کرنل لکشمی نے مولانا آزاد کی قومی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج ملک کو مولانا آزاد کے افکار اور ان کی دوراندیشی کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔قومی اتحاد ایک مضبوط اور ترقی یافتہ ہندوستان کی اولین بنیاد ہے۔ہمیں تمام اختلافات سے بالاتر ہو کر ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ایک دیگر مقرر پروفیسر رینو پانڈے نے تاریخ، تعلیم اور سائنسی فکر کے فروغ میں مولانا آزاد کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ نئی نسل کو جدید تعلیم کے ساتھ اخلاقی اقدار اور انسانی ذمہ داریوں سے بھی آراستہ کرنا ضروری ہے۔تعلیم کا مقصد صرف ڈگریاں حاصل کرنا نہیں، بلکہ ایک باشعور، ذمہ دار اور باکردار معاشرے کی تشکیل بھی ہے۔نوجوانوں کو جدید علوم اور سائنسی ترقی سے جوڑ کر ملک کو ترقی کی راہ پر آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ڈاکٹر انیس انصاری نے مولانا کی علمی مذہبی و سیاسی بصیرت کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے وقت کا دور بین سیاستدان قرار دیا۔۔ اس موقع پر سابق ضلع جج جناب بی ڈی نقوی نے اپنے مخصوص شاعرانہ انداز میں علم، اتحاد اور بھائی چارے کا پیغام دیا۔انہوں نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام مختلف شہروں اور علاقوں میں مسلسل منعقد ہونے چاہئیں، تاکہ معاشرے میں نفرت اور تفریق کے بجائے محبت، رواداری اور باہمی احترام کو فروغ حاصل ہو۔ہمیں ایسا معاشرہ تشکیل دینا ہے جہاں ہر شخص کے لیے محبت اور اپنائیت کا ماحول موجود ہو۔سیمینار میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ موجودہ دور میں سماجی ہم آہنگی، سائنسی و تکنیکی ترقی اور اخلاقی تربیت کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے اثرات کے درمیان انسانی اقدار، دانش مندی اور سماجی ذمہ داریوں کو برقرار رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔پروگرام کے دوران مہمانِ خصوصی سمیت شہر کی ممتاز علمی، ادبی، تعلیمی اور سماجی شخصیات کو ان کی خدمات کے اعتراف میں یادگاری مومنٹو پیش کر کے اعزاز سے نوازا گیا۔سیمینار میں شہر کی متعدد معزز علمی، ادبی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔شرکاء نے مولانا آزاد کے 138 ویں یوم پیدائش اور قومی یوم تعلیم کے موقع پر اس طرح کے فکری اور تعمیری پروگراموں کے انعقاد کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔آخر میں منتظمین نے تمام مہمانوں، مقررین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔پروگرام کا اختتام قومی ترانے کے ساتھ ہوا۔

لکھنؤ ماڈرن اسکول کے ابھیگیان اور حذیفہ شطرنج ٹورنامنٹ کے چیمپئن



لکھنؤ۔لکھنؤ ماڈرن اسکول، علی گنج کے ابھیگیان کٹیار اور حذیفہ ابراہیم نے پہلے وائٹ اسٹالین چلڈرنز شطرنج ٹورنامنٹ میں اپنی بہترین کارکردگی کی بدولت اپنے اپنے زمروں میں چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔شیس کلب بلیک اینڈ وائٹ (سی سی بی ڈبلیو) کے زیر اہتمام شہر کے ایک نجی ہوٹل میں منعقدہ اس ٹورنامنٹ میں حذیفہ ابراہیم نے انڈر-10 اور ابھیگیان کٹیار نے انڈر-13 زمرے میں سب سے زیادہ 6.5-6-5.5 پوائنٹس حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی۔انڈر-7 زمرے میں سی ایم ایس مہانگر کے ویان کارتک اور سی ایم ایس گومتی نگر اول کے اوویان سریواستو 5.4-5-4.5 پوائنٹس کے ساتھ مشترکہ طور پر پہلے مقام پر رہے۔اسی طرح انڈر-10 زمرے میں سینٹ فرانسیس کے کوستوبھ مشرا چھ پوائنٹس کے ساتھ سرفہرست رہے، جب کہ انڈر-13 زمرے میں سی ایم ایس راجہ جی پورم کے ایشوریہ کمار نے 5.5 پوائنٹس حاصل کیے۔انڈر-16 زمرے میں غازی آباد کے ارندم شکلا چھ پوائنٹس کے ساتھ فاتح قرار پائے۔اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی وکٹری ہارس فارمز کے عظیم یوسف نے فاتح کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کیے۔انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ریس کورس میں گھوڑے اور شطرنج کے بورڈ پر نائٹ دونوں کے لیے صبر و تحمل انتہائی ضروری ہے۔انہوں نے بچوں کو پوری محنت اور دیانت داری سے کھیلنے اور بین الاقوامی سطح پر ملک کا نام روشن کرنے کی ترغیب دی۔

ایس آئی آر کے بعد یوپی میں لاکھوں ووٹروں کے نام غائب

لکھنؤ: 11 نومبر (پی این ایس) جب سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے بی جے پی کی ریاستی انتظامی کمیٹی کی میٹنگ میں دعویٰ کیا کہ اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کی وجہ سے اسمبلی ووٹر لسٹ سے 27.1 کروڑ سے زیادہ ہندو ووٹرز کے نام غائب ہیں، تو حکمراں اور اپوزیشن دونوں جماعتوں کے حکمت عملی سازوں کی تشویش بڑھ گئی ہے۔ووٹر لسٹوں کے ایک اندرونی سرکاری تنظیم کے جائزے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ووٹر لسٹ سے ایک قابل ذکر تعداد میں نام غائب ہیں، جو ممکنہ طور پر 2027 میں بی جے پی کے 'مضبوط' ووٹروں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔یوگی آدتیہ ناتھ کے دعوے کے بیچ اس کا بریک اپ بھی دیا گیا۔اندرونی تشخیص کے مطابق، 55 لاکھ سے زیادہ غیر اقلیتی ووٹرز، جن کی عمریں 18 سال سے زیادہ ہیں اور سرکاری اسکیموں سے مستفید ہونے والوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔تاہم ان کے نام اسمبلی ووٹر لسٹ سے غائب ہیں۔یہ تشویش کا باعث ہے کیونکہ بی جے پی نے روایتی ذات، علاقے یا مذہب کی رکاوٹوں سے بالاتر ہو کر فائدہ اٹھانے والوں کے طور پر ایک وقف ووٹر بیس تیار کیا ہے اور تقریباً ایک دہائی تک اس کے ساتھ کھڑا ہے۔تشخیصی رپورٹ کے مطابق، ووٹر لسٹ کی بنیاد پر تیار کی گئی، بی جے پی اپنی ووٹر لسٹ سے، مغرب سے مشرق تک، اور اودھ سے روہیل کھنڈ تک ممکنہ بنیادی ووٹروں کے نام غائب ہوتے دیکھ رہی ہے۔تقریباً 44 اضلاع میں غیر اقلیتی استفادہ کنندگان کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے، جن کے نام استفادہ کنندگان کی فہرست اور پنچایت ووٹر لسٹ میں درج ہیں، لیکن اسمبلی ووٹر لسٹ سے غائب ہیں۔ان اضلاع میں وہ اضلاع شامل ہیں جہاں 2022 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی اور اس کی حلیف جماعتوں کو مضبوط برتری حاصل تھی۔کچھ اضلاع ایسے بھی ہیں جہاں پارٹی کو سخت مقابلے کا سامنا کرنا پڑا۔مثال کے طور پر، صرف جونپور میں، بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کے پاس فی الحال نو میں سے پانچ سیٹیں ہیں، جب کہ سماج وادی پارٹی کے پاس چار ہیں۔یہاں، تقریباً 63.2 لاکھ ووٹر غائب ہیں۔یہاں ووٹر لسٹ سے تقریباً 63.2 لاکھ استفادہ کنندگان کے نام غائب ہیں۔ایودھیا اسمبلی حلقہ پر غور کریں، جو بی جے پی کی سیاسی توانائی کا ایک حصہ ہے اور فی الحال اس کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔2022 میں بی جے پی کی جیت کا مارجن 990,19 ووٹ تھا۔2024 کے لوک سبھا انتخابات میں یہ فرق کم ہو کر تقریباً 600,4 ووٹ رہ گیا تھا۔صرف اس حلقہ میں 000,16 سے زیادہ غیر اقلیتی استفادہ کنندگان ووٹر لسٹ سے غائب ہیں جب کہ پنچایت لسٹ میں درج تقریباً 000,3 نام اسمبلی لسٹ سے غائب ہیں۔یہ تعداد بی جے پی کی 2022 کی جیت کے مارجن سے تقریباً 4000 زیادہ ہے۔خامیوں کی نشاندہی کرنے کے بعد، بی جے پی اب 17 نومبر سے شروع ہونے والے خصوصی سمری ریویژن (SSR) کے عمل میں لاپتہ ووٹروں کو شامل کرنے کے لیے سخت محنت کرے گی۔پارٹی کے ایک سینئر رہنما کا کہنا ہے کہ خواتین، فائدہ اٹھانے والوں، بنیادی ووٹروں اور نوجوانوں کو شامل کرنے کے لیے بدھ سے ایک مہم شروع کی جائے گی۔الیکشن کمیشن نے بھی گمشدہ ناموں کی تلاش کے لیے کوششیں تیز کر دی ہیں۔اضلاع کو ہدایت دی گئی ہے کہ ووٹر لسٹ سے غائب رہنے والے اہل شہریوں کے نام پنچایت اور لوکل باڈی ووٹر لسٹوں کے ساتھ ساتھ راشن کارڈ کے ساتھ جوڑ کر شامل کریں۔قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش سمیت بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں اپوزیشن ایک بیانیہ تیار کر رہی تھی کہ ایس آئی آر کے بہانے اقلیتی ووٹروں کو باہر کرنے کی سازش رچی جا رہی ہے۔تاہم، حکومت اور تنظیم کا اندرونی جائزہ اتر پردیش میں ایک الگ کہانی بیان کرتا ہے۔اس کے مطابق ایس آئی آر کے بعد ووٹر لسٹ میں مسلم ووٹروں کی شمولیت 55.18 فیصد سے بڑھ کر 68.19 فیصد ہو گئی ہے۔SIR کے بعد جوڑے گئے کل ناموں میں ان کی شرکت 30 فیصد سے زیادہ ہے۔للت پور کے علاوہ ہر ضلع میں ان کی شرکت بڑھ گئی ہے۔

کولگام حملے کی شارق ادیب انصاری نے کی مذمت

قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ



لکھنؤ: آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی کارگزار صدر شارق ادیب انصاری نے جموں و کشمیر کے کولگام میں سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کے جوانوں پر ہوئے دہشت گردانہ حملے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔انہوں نے کہا کہ میر بازار کے قریب سکیورٹی چوکی پر دہشت گردوں کی فائرنگ میں سی آر پی ایف کے تین جوانوں کا زخمی ہونا انتہائی افسوس ناک اور تشویش ناک واقعہ ہے۔ملک کی سلامتی اور عام شہریوں کے تحفظ کے لیے تعینات جوانوں کو نشانہ بنانا بزدلی، غیر انسانی عمل اور بربریت کی علامت ہے۔شارق ادیب انصاری نے کہا کہ دہشت گردی انسانیت، امن اور ملک کی یکجہتی و سالمیت کی سب سے بڑی دشمن ہے۔دہشت گردی کا نہ کوئی مذہب ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا نظریہ، جسے مہذب معاشرے میں قبول کیا جا سکے۔تشدد اور خوف کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں کے لیے معاشرے میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔انہوں نے مرکزی حکومت اور متعلقہ سکیورٹی ایجنسیوں سے مطالبہ کیا کہ اس حملے میں ملوث قصورواروں کی فوری شناخت کر کے ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔انہوں نے کہا کہ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ ملک کی سکیورٹی فورسز اور جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ پوری مضبوطی سے کھڑا ہے۔دہشت گردی کے خلاف ملک کی یکجہتی، سالمیت اور اجتماعی عزم کو مضبوط بنائے رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔شارق ادیب انصاری نے زخمی جوانوں کی جلد صحت یابی کی دعا کرتے ہوئے ان کے اہل خانہ کے تئیں گہری تعزیت کا اظہار کیا۔انہوں نے ملک کی سلامتی کے لیے وقف تمام بہادر جوانوں کے حوصلے، فرض شناسی اور جذبۂ خدمت کو سلام پیش کیا۔آخر میں انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کبھی اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہوگی۔ہندوستان کی یکجہتی، طاقت اور پختہ عزم ہمیشہ دہشت گردی پر غالب رہے گا۔

ایس ٹی ایف نے 433 کلوگرام سے زائد گانجے کے ساتھ اسمگلر کو گرفتار کیا

ایودھیا: 11 نومبر (پی این ایس) (اتر پردیش اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے ایک بین ریاستی منشیات اسمگلنگ گینگ کے خلاف بڑے کریک ڈاؤن میں ایک سمگلر کو گرفتار کرنے میں اہم کامیابی حاصل کی ہے۔تقریباً 433.930 کلوگرام غیر قانونی گانجہ، جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمت تقریباً 1.25 کروڑ روپے (12.5 ملین روپے) ہے، ملزم سے برآمد کیا گیا۔یہ گرفتاری سلطان پور ایودھیا ہائی وے پر بھرت کنڈ ٹول پلازہ کے قریب کی گئی۔ایس ٹی ایف کے ذریعہ گرفتار ملزم کی شناخت محمد ارشاد) ولد جمیل ساکن گاؤں لوہنگا کلا، میوات، ہریانہ، عمر تقریباً 35 سال (کے طور پر کی گئی ہے۔برآمد شدہ اشیاء □ میں تقریباً 433.930 کلوگرام غیر قانونی چرس (جس کی قیمت 1.25 کروڑ ہے)، ایک 14 پہیوں والا ٹرک (نمبر RJ-32-GC-0487)، ایک موبائل فون اور ایک سم کارڈ، اور ڈرائیور کا لائسنس (DL) شامل ہے۔اتر پردیش اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف (کو کافی عرصے سے ریاست میں منشیات کے اسمگلروں کے بارے میں مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں۔جواب میں، انٹیلی جنس اکٹھے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ٹی ایف، لکھنؤ)، اونیشور چندر سریواستو کی نگرانی میں کیا جا رہا تھا۔اس سلسلے میں، سب انسپکٹر فیض الدین صدیقی (ہیڈ کانسٹیبل راما شنکر چودھری، شیلیندر راپادھیائے، سنیل مشرا، چیتن سنگھ، اور کانسٹیبل سدھیر کمار (کی قیادت میں ایک ٹیم سلطان پور ضلع کے علاقے میں سرگرم تھی۔

فیروز آباد کے 13 کھلاڑی قومی جونیئر ایتھلیٹکس میٹ کے لیے منتخب

فیروز آباد: 11 نومبر (پی این ایس) کہا جاتا ہے کہ ٹیلنٹ کا انحصار حالات یا سہولیات پر نہیں ہوتا۔فیروز آباد کے ہونہار نوجوانوں نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے۔محنت اور جذبے سے اپنے لیے ایک جگہ بنانے والے ان کھلاڑیوں کو نہ تو مناسب تربیت ملی اور نہ ہی سرکاری مدد۔اب، ان ہونہار نوجوانوں کو حیدر آباد میں ہونے والے 20 ویں قومی بین ڈسٹرکٹ جونیئر ایتھلیٹکس میٹ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔یہ کون کھلاڑی ہیں جو سہولیات کی کمی کے باوجود آنکھوں میں بڑے خواب اور دلوں میں نئی امید لیے میدان میں پسینہ بہاتے رہتے ہیں۔دراصل حکومت کھیلوں اور کھلاڑیوں پر بے پناہ رقم خرچ کرتی ہے۔کھیلوں کے میدانوں کی ترقی سے لے کر کھلاڑیوں کی خوراک تک، کھیلوں کے میدانوں کی ترقی سے لے کر کھلاڑیوں کی خوراک تک ہر چیز پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔اس کے پیچھے حکومت کا مقصد کھلاڑیوں کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر ملک اور ریاست کا نام روشن کر سکیں۔اس سب کے باوجود فیروز آباد ضلع کے کھلاڑی اب بھی سرکاری سہولیات کے منتظر ہیں۔اس کے باوجود یہاں کے 13 باصلاحیت کھلاڑی مختلف کھیلوں میں قومی سطح پر اپنی شناخت بنا چکے ہیں۔چھٹا ڈسٹرکٹ ایتھلیٹکس جونیئر میٹ اور قومی انتخابی مقابلہ حال ہی میں جسرانہ علاقے کے ایک کالج میں منعقد ہوا۔دوڑ، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، شاٹ پٹ اور جیولین تھرو کے مقابلے منعقد ہوئے۔اس مقابلے کے ذریعے حیدر آباد، تلنگانہ میں منعقد ہونے والے 20 ویں قومی بین الاضلاع جونیئر ایتھلیٹکس میٹ کے لیے 13 کھلاڑیوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔